اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہ

بے شک حاکمیت اللہ کے لیئے ہے

اطیعو اللہ واطیعو الرّسول

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو



بابا جی عنایت اللہ



دہشت گرد کون ہیں؟


بسم الله الرحمن الرحيم

بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

حمد باری تعالیٰ

تو عقل و خرد سے ہے ماورا، تو زمان و مکاں میں ہے جا بجا	تو عظیم ہے اور عظیم تر۔تیری ذات جل جلال ہو
تو ذات و صفات میں ہے یکتا، تو ہر عیب سے ہے منزہ	تو لا شریک ہے با خدا۔تیری ذات جل جلال ہو
تو بحر و بر میں ہے ہر جگہ، نہ کوئی حدود ہے نہ انتہا	تو کیسے ہو منکشف اے خدا، تیری ذات جل جلال ہو
تیری صورتیں تیرے نقش و نگار، تیرا معمار خانہ ہے لا جواب	اے مصور با کمال ، تیری ذات جل جلال ہو
تیرے اسمائے حسنہ کی بات کیا، یہ خوب سے ہیں خوب بجا	تو جمیل ہے اے حسن جمال ، تیری ذات جل جلال ہو
جو ذکر و فکر میں ڈھل گیا، اسے موت سے ہے کیا واسطہ	تیری ذات عالی ہے بر ملا، تیری ذات جل جلال ہو
تیری تسبیح چرند پرند کریں، تیرے سامنے تسلیم و خم کریں	اے صورت گر اے سیرت نواز، تیری ذات جل جلال ہو
مجھے حمد و ثنا کا ساز دے، میرے ہمنوا میرا ساتھ دے	مجھے قلب و نظر بیدار دے، تیری ذات جل جلال ہو
تجھے جس نام سے بھی پکار لوں، تو منور ہے ہر صفات میں	تو جلال و جمال سے ہے آراستہ، تیری ذات جل جلال ہو
مجھے احسن تقویم کی خیرات دے، مجھے عظیم و قدیم کی بات دے	مجھے کون و مکاں سے نواز دے، تیری ذات جل جلال ہو
مجھے رحم و کرم کی بھیک دے، مجھے حسن عمل کی توفیق دے	میرے غمکدے کو ثبات دے، تیری ذات جل جلال ہو
مجھے ادب جہاں کا نور دے، مجھے الفت نبی کریم دے	مجھے ورد آل درود دے ،تیری ذات جل جلال ہو
میرے دکھ سے ہے تو آشنا ،میرے درد کو کر عطا شفا	تو ورد عنایت عام کر ، تیری ذات جل جلال ہو

بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نعت شریف

دہر میں پھیلی ہوئی ہے ہر سو یہی اک صدا — شمس و قمر کی روشنی ، تپش و تسکیں جا بجا

صلِ علیٰ فغاں فغاں، صلِ علیٰ محمد

شب صحرا، کوہ و دمن، محو ترنم حمد و ثنا، — باد نسیم ، باد شمیم، دے رہی ہیں یہی ندا

صلِ علیٰ میں بڑا مزا صلِ علیٰ محمد

نور ہیں پرنور ہیں آب و گل فشاں فشاں — کوہ و بیاباں کی خموشی، ان پہ ہوئی ہے فدا

صلِ علیٰ ے مدنی پلا صلِ علیٰ محمد

ہنگامہ ہائے کائنات میں تیری نوا تیری نوا — تیرے فقیروں کو ملی شب بیداری کی عطا

صلِ علیٰ ہے سب کی نوا صلِ علیٰ محمد

ملے فضل و کرم ہوں دور الم، نگر نگر پھرے تیرا گدا — ید بیضا ہو مسیحائی ہو اور رحمتِ عالم کی شفا

صلِ علیٰ ذرا سنتا جا ، صلِ علیٰ محمد

کبھی لذت وصل مسیحا بنی کبھی سوز جدائی میں تڑپتا رہا — کبھی باب العلم پہ جھکا رہا کبھی در رحمت پہ کھڑا ہوا

صلِ علیٰ ذرا مکھڑا دکھا صلِ علیٰ محمد

تیرے فقیر روشن ضمیر، مے وصل کے ہیں گدا — آغوش میں ان کی تجلیاں، فکر میں محشر بپا ہوا

صلِ علیٰ ہر دکھ کی دوا صلِ علیٰ محمد

کوہ وبیاباں ہیں جلوہ گاہ ، خلوتوں میں یوں چپ ہوا — چراغ نور منزل بہ منزل راہ راست روشن ہوا

صلِ علیٰ درود و صلوۃ صلِ علیٰ محمد

واصفؔ کو دیا واصفؔ نے پیا جھوما اور مستی میں کہا — عنایتؔ بھی کھڑا چپ سادھ رہا جب نظر پڑی انمول ہوا

صلِ علیٰ ہے داستان خدا صلِ علیٰ محمد

انتساب

جناب

علامہ محمد اقبالؒ اور قائداعظم محمد علی جناحؒ

کے نام

بابا جی عنایت اللہ



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

عرضِ مصنف

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

الفاظ کی حرمت اور انکی پاسداری خالق کونین کا عطیہ ہے۔ الفاظ خیال کا لباس ہے۔ خیال کی دلہن کو انہی سے سجایا اور سنوارا جاتا ہے۔ دلنوازی کا پیغام انہی الفاظ سے انسانی قلب و روح تک پہنچایا جاتا ہے۔ خیر کی دنیا انہی سے تابندہ اور پائندہ ہوتی ہے۔ خیر اور شر، نیکی اور بدی کی پہچان الفاظ کے دم سے ہی قائم ہے۔ گلستان حیات کا حسن، الفاظ سے ہی جلوہ آرا ہوتا ہے۔ الفاظ جمال کی روشنی اور نوع انسانی کے روح کا خامہء دلنواز ہوتے ہیں۔ دلنوازی، دلسوزی اور دلربائی کے میخانے کا مست، مستی کے جام ہمہ دم اور دمادم جاری کرنے والا کسی صحراو بیاباں میں تنہائی کی چادر اوڑھے بیٹھا ہے۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ الفاظ کے میخانے میں مستیء کردار کی ستار خاموش کسی صاحب اعجاز کی منتظر بیٹھی ہے کہ وہ آئے اور خوابیدہ ملت کو جگائے۔ وہ عظیم ملت بے بس، غمگین، اداس، پریشان حال اذیتوں سے لاچار، تڑپتی، سسکتی، دم توڑتی، دین محمدی ﷺ کی دوری کی سزا میں بتلا کردی گئی ہے، ملت جمہوریت، بادشاہت اور آمریت اور دین محمدی ﷺ کے نظریاتی تضاد کا شکار ہو چکی ہے۔ کاروان ملت کو حرم سے بدگماں کیا جارہا ہے، پاکستان میں سولہ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان کو نان کرپچن جمہوریت کے پنجرے میں بند، اسکے نظام حیات اور ضابطہ حیات کا قیدی بنا رکھا ہے۔ ملت ایک دردناک المیہ کی شکار ہو چکی ہے۔ وہ حیات و ممات کی کشمکش کی اذیتوں میں دم توڑے جا رہی ہے۔ جب دین محمدی ﷺ کا دامن ہی ہاتھ میں نہ ہوگا تو ملت کہاں سے تیار ہوگی۔ دین محمدی ﷺ کی سرفرازی اور بالادستی ہی ملت کی فلاح اور نجات کا ذریعہ ہے۔ اس وقت ملت درد سے چور، سانس لینے پر مجبور، حیات و ممات کی کشمکش میں بیجان ہوئی پڑی ہے۔ اسکی حالت دگرگوں ہوتی جا رہی ہے، اسکی حیات جاوداں جمہوریت، بادشاہت آمریت کی نجات اور دین محمدی ﷺ کی اطاعت میں مضمر ہے۔ چشم ملت اس منظر کو دیکھنے کیلئے بڑی دیر سے منتظر کھڑی ہے۔

بابا جی عنایت اللہ



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



مسلم امہ کا الگ ملک پاکستان حاصل کرنے کے واقعات اور محرکات کیا تھے

نمبر۱۔ ہندوستان کی آزادی اور مسلمانوں کا الگ ملک پاکستان کو حاصل کرنے کے کیا جواز کیا وجوہات، کیا واقعات اور کیا محرکات تھے کہ ہمارے اقابرین، ہمارے بزرگان، ہمارے اہل بصیرت رہنما علامہ محمد اقبالؒ جیسے دیدہ ور اور قائداعظم محمد علی جناحؒ جیسے دانشور رہنماؤں نے مسلمانوں کیلئے ایک الگ ملک حاصل کرنے کا راستہ اختیار کیا۔ وہ کون سی وجوہات اور کون سے دلائل اور جواز پیش کیئے تھے۔ جس سے انگریز اور ہندو قیادت مجبور ہوگئی تھی، جنکی بنا پر پاکستان معرض وجود میں آیا۔

نمبر۲۔ علامہ محمد اقبالؒ اور قائداعظم محمد علی جناحؒ نے انگریز اور ہندو قیادت کو بتایا کہ ہندوستان میں دو بڑی اقوام ہندو اور مسلمان ہیں۔ انکے نظریات، عقائد ایک دوسرے سے مختلف ہی نہیں بلکہ ایک دوسرے کے متضاد اور ایک دوسرے کا کفر ہیں۔ ہندو بت پرست اور مسلمان بت شکن اور توحید پرست ہیں۔ ہندوؤں کی عبادت گاہ مندر اور مسلمانوں کی مسجد شریف ہے۔ دونوں اقوام کی عبادات کے طریقے ایک دوسرے کے متضاد اور مختلف ہیں۔

نمبر۳۔ انکا ازدواجی زندگی کا نظام بھی مختلف ہے۔ مسلمان بیوہ کو دوسری شادی کرنے کے نظریات کے وارث اور ہندو بیوہ کو پتی کی ارتھی کے ساتھ چتا میں جل مرنے کے نظریات اور رسومات کے پابند ہیں۔

نمبر۴۔ ہندو انسانی ارتھی کو جلاتے اور مسلمان مردہ انسانی جسم کو دفن کرتے ہیں۔

نمبر۵۔ مسلمان گائے کا گوشت کھاتے اور ہندو گائے ماتا کی پرستش کرتے ہیں۔ ہندوؤں کا دستور حیات اور مسلمانوں کا دستور حیات مختلف اور متضاد ہے جو وجہ عناد ہے۔

نمبر۶۔ ہندو چار قومیتوں براہمن، کھتری، کھشتری، شودر کے طبقات میں منقسم ہیں۔ جسکے تحت براہمن شودروں سے نفرت وحقارت کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ وہ مسلمانوں سے نفرت ہی نہیں بلکہ انکو شودروں سے بھی بدتر اور اپنا دشمن تسلیم کرتے ہیں۔ ان میں برابری اور مساوات کے شعور کا فقدان ہے، اسکے برعکس مسلمانوں میں کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہ ہے۔ مسلمان چار طبقات، براہمن وشودر کے نظریات کو تسلیم نہیں کرتے۔ ہندوؤں کی شادی کی رسومات اور مسلمانوں کی رسومات بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

مسلم امہ کا الگ ملک پاکستان حاصل کرنے کے واقعات اور محرکات کیا تھے

نمبر۷۔ مسلمان قرآن حکیم کے آئین نظریات تعلیمات کی روشنی میں پاکستان میں اسلامی نظام مملکت چلانے کیلئے افراد کے چناؤ اسلامی نظام سلیکشن کے ذریعے کرنے کے پابند ہونگے۔ جو اسلامی نظام مملکت، اسلامی دستور حیات، اسلام کی روشنی میں جدید علوم پر مشتمل ایک تعلیمی نصاب، ایک معیار کے تعلیمی ادارے رائج کر کے اسلامی کردار و تشخص، اسلامی تہذیب و تمدن اور قرآن حکیم کی تعلیمات کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا نظام رائج کریں گے۔

نمبر۸۔ یہ وجوہات، یہ نقاط تھے جنکی وجہ سے انگریز اور ہندو قیادت کے ساتھ جنگ آزادی لڑی گئی۔ ہمارے اہل بصیرت رہنما۔۔۔! اپنے موقف کو درست ثابت کرنے میں کامیاب ہوئے۔ ایک الگ ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نام پر حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے

نمبر۹۔ کیا وجہ ہے کہ ۷۰ سال گذرنے کے بعد بھی پاکستان میں قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، دینی اقدار، دینی دستور حیات، نظام مملکت، نظام سلیکشن کی سرکاری سرفرازی قائم کرنے اور قومی زبان اردو کا نفاذ کرنے کی بجائے انگریز کا مسلط کیا ہوا مذہب کش، مغربی جمہوریت کا باطل، غاصب کفر کا مجرمانہ استحصالی نظام حکومت اور انگریزی زبان کی سرکاری سرفرازی آج بھی جاری ہے۔

نمبر۱۰۔ انگریز رخصت ہوا، تو انگریز کا ہی پروردہ، پسندیدہ اور زر خرید جاگیردار سرمایا دار ٹولہ، جن کی ہمدردیاں اور وفائیں انگریز نے جاگیریں اور سرمایا دے کر خرید کی تھیں۔ جو ملکی غدار، ملک دشمن، عوام دشمن اور انگریز کی اطاعت اور ملک کے عوام پر حکمرانی اور انگریز کی حکومت کو جاری رکھنے کے جرائم میں برابر کے شریک تھے۔ جسکی وجہ سے انگریز نے انکو، انکی اولادوں کو اپنے حکومتی ایوانوں حکومتی اداروں میں شامل کر رکھا تھا۔ جو وہ انگریز کے حکم کے مطابق عوام الناس پر ہر قسم کا ظلم و تشدد، تھانے اور جیلوں میں سخت اذیتیں دیتے، انکو معذور بناتے اور قتال کرتے رہتے اور انگریز کی حکومتی رٹ کو جاری رکھتے تھے۔ انگریز رخصت ہوتے وقت پاکستان اس وقت کے جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کے جلادوں کے سپرد کر گیا۔

نمبر۱۱۔ جو آج تک پاکستان کی مسلم امہ اور انکی نسلوں پر مارشل لا کی گن پوائنٹ پر ظلم و جبر، تھانے اور جیلوں میں اذیتناک تشدد کرتے، پاکستان میں معاشی معاشرتی دینی قتال کرنے، ملک دولخت کرنے، پاکستان میں مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت بنانے،





مسلم امہ کا الگ ملک پاکستان حاصل کرنے کے واقعات اور محرکات کیا تھے

اپنی مستورات کو ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر حکومتی ایوان اور حکومتی ادارے مہیا کرنے، ملکی وسائل اور خزانہ پر شب خون مارنے۔ انکی شاہی طبقاتی تفاوتی تنخواہوں اور شاہی مراعات کے ذریعے ملک لوٹنے، رشوت، کمیشن، کرپشن کی چتا جلانے، انکے شاہی اخراجات کی بات کرنے اور انکی اس حکومتی رٹ کے خلاف احتجاج کرنے اور ۱۸۔ ۲۰ کروڑ مسلم امہ انکی نسلوں کو حکومتی ایوانوں اور حکومتی اداروں سے محروم کرنے کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو طالبان اور دہشت گرد کا نام دے کر انکا انفرادی، اجتماعی قتال کرتے اور اپنی حکومتی رٹ کو جاری ساری رکھے ہوئے ہیں۔

نمبر ۱۲۔ انگریز نے ہندوستان کی سرزمین کو فتح کرنے کے بعد ملک میں عربی، فارسی حکومتی زبان کو ختم کر کے انگریزی زبان کو سرکاری زبان کا درجہ دیدیا۔ انگریز نے ہندوستان کی مفتوحہ اقوام کو قابو کرنے کیلئے ملک میں مغربی جمہوریت کا باطل، غاصب کفر کا مجرمانہ استحصالی نظام حکومت قائم کیا۔ اسکا نظام وسسٹم چلانے کیلئے انگریزی زبان کے اچی سن کالج نما کالجوں کا جال پورے ہندوستان میں بچھادیا۔ جہاں سے انگریزی زبان کے حکومتی ایوانوں اور حکومتی اداروں کا نظم ونسق چلانے والا حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی منصف شاہی، افسر شاہی کے سکالر تیار ہوتے۔ جن کو برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا اور جیوری پروڈینس کے تعلیمی نصاب کے قوانین وضوابط اور ملک کے نظام وسسٹم کے سکالر بنایا جاتا جو ملک کا نظم ونسق چلاتے۔ انگریز کی حکومتی رٹ جاگیردار سرمایادار حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی منصف شاہی، فوج شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ ملکی عوام کا معاشی معاشرتی قتال کرتا رہتا

نمبر ۱۳۔ انگریز کے رخصت ہونے کے بعد انکی باقیات کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے انگریز کے ہی مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی معاشی معاشرتی، دینی قتال کے نظام حکومت کو جاری رکھا۔ اس نظام حکومت کے خلاف بات کرنا، احتجاج کرنا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے کفر کے نظام حکومت کی رٹ کو تسلیم نہ کرنا جرم بنادیا گیا ہے۔ طالبان یا دہشت گرد کون ہیں اور قتال کن کا جاری ہے۔

نمبر ۱۴۔ اگر پاکستان کی آزاد مملکت حاصل کرنے کا مقصد صرف معاشی ترقی، ایٹمی ترقی، میگا پروجیکٹس کی ترقی اور عالمی طاقتوں اور ملکی حکمرانوں کی فرمانبرداری اور اسی حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی اجارہ داری ہی مسلط رکھنی تھی تو اس وقت کی برطانیہ جیسی ترقی یافتہ عالمی طاقت سے بہتر کون سی اور عالمی طاقت تھی۔

مسلم امہ کا الگ ملک پاکستان حاصل کرنے کے واقعات اور محرکات کیا تھے

انگریز نے ہندوستان میں سڑکوں کا جال، ریل گاڑی کی پٹڑیاں، لوہے کی لائینیں بچھا دیں۔ ریل چلا دی اور ریلوے اسٹیشن تعمیر کروا دیئے۔ ذرائع آمد و رفت کو کہیں بہتر بنا دیا۔ نہریں، بجلی گھر اور صنعتی انقلاب تو اسکے دور حکومت میں انڈیا میں جاری ہو چکا تھا۔ لیکن اسکے باوجود ہمارے اکابرین نے الگ ملک کیوں حاصل کیا۔ ان ملکی غداروں کی اجارہ داری جاری رکھنے یا قرآن حکیم کی روشنی میں دینی اقدار کو نافذ العمل کرنے کیلئے یہ ملک پاکستان حاصل کیا گیا تھا

نمبر ۱۵۔ یہ جنگ آزادی تو مسلمانوں نے اپنی آزادی، اپنے دین، اپنی دینی اقدار، اپنی تاریخ، اپنی قومی زبان اور اللہ تعالیٰ کی الہامی کتاب قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات کی روشنی میں اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت قائم کرنے، ترقی یافتہ ممالک کی زبانوں کے سکالر تیار کرنے، انکے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے علوم کو اپنی قومی زبان میں منتقل کرنے کا عمل جاری کرنا تھا۔ لیکن جاگیردار، سرمایادار ٹولہ اور چار فوجی ڈکٹیٹرز اور انکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کم وبیش پچھلے ستر سالوں سے ان مقاصد کے حصول میں بری طرح حائل ہوتا آرہا ہے۔

نمبر ۱۶۔ انگریز کا پروردہ چھ سات ہزار جاگیردار سرمایادار حکومتی ٹولہ یا مارشل لا کے چار فوجی ڈکٹیٹرز یا انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کے ایچی سن نما انگلش میڈیم شاہی اخراجات والے تعلیمی اداروں کے انگریزی زبان کے سکالرز یا انکا مذہب کش مغربی جمہوریت کا باطل، غاصب کفر کا مجرمانہ استحصالی نظام حکومت یا اس کفر کے نظام حکومت کو چلانے والے ملک کے مجرم اور دین کے باغی ہیں یا ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلیں اسلامی نظام مملکت کے نفاذ کی بات کرنے اور قومی زبان کے نفاذ کی آواز اٹھانے والے طالبان اور دہشت گرد ہیں۔ پاکستان کے قلم کار ٹی وی اینکرز تجزیہ نگار، اہل دانش، اہل بصیرت، حق گوئی و بیباقی کے وارث، دین کی شمع کو روشن کرنے والے اہل وطن مسلم امہ کو آگاہ کریں اور اسلامی نظام مملکت کے نفاذ کا راستہ بتائیں اور انکی منزل کی رہنمائی بھی فرمائیں۔

نمبر ۱۷۔ کیونکہ اہل وطن مسلم امہ نے تو آزادی، پاکستان میں قرآن حکیم کے آئین، نظریات اور تعلیمات کے مطابق دستور حیاتِ، اقدار حیات، امانت و دیانت، اخوت و محبت، عفوودرگذر، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف پر مشتمل نظام مملکت رائج کرنا تھا۔ اسلامی کردار و تشخص تیار کرنا تھا۔





مسلم امہ کا الگ ملک پاکستان حاصل کرنے کے واقعات اور محرکات کیا تھے

جدید علوم پر مشتمل ایک تعلیمی نصاب، غیر طبقاتی تعلیمی ادارے، غور و فکر کے نامور سپوت، محنت و ہمت کے پیکر، نئی ایجادات کے موجد، ایک جیسا محنت کا عوضانہ، ایک جیسی سادہ ضروریات حیات، سادہ زندگی سادہ سی رہائشی کٹیا، ایک جیسا محنت کا عوضانہ کے اصول وضوابط، ایک جیسی پبلک ٹرانسپورٹ، ایثار و نثار کے جذبوں سے سرشار معاشرہ، حقوق فرائض سے آشنا اور آگاہ معاشرہ تیار کرنا تھا۔ کب تک این آر او کے مجرموں، معاشی معاشرتی، دینی قاتلوں سے اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کو رہائی اور نجات مل سکے گی۔

نمبر ۱۸۔ اب انگریز تو ملک سے رخصت ہو چکا ہے۔ لیکن اسکا نظام حکومت، اسکے پرورده جاگیردار، سرمایادار اور فوجی ڈکٹیٹرز اور انکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی، نوکر شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ہاتھ لگ چکا ہے۔ جو پاکستان کے عوام کا بہت بڑا المیہ تھا اور ہے۔ انگریز کا مفتوحہ ملک کی عوام پر مسلط کیا ہوا استحصالی نظام حکومت، اسکا مکمل سیٹ اپ تمام انتظامیہ اور عدلیہ کا نظام اور سسٹم اسی طرح جاری ہے۔ اب انگریز کی جگہ انگریز کا پرورده جاگیردار سرمایادار ملکی غدار، عوام دشمن ٹولہ اور انکے مارشل لا کے چار فوجی ڈکٹیٹرز، انکا فوجی سیاسی حکومت ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل ملک کے افسر شاہی، فوج شاہی منصف شاہی ، کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی افواج اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کی کمانڈ انکے ہاتھ لگ چکی ہے۔

نمبر ۱۹۔ سب سے بڑھ کر ملک وملت کا المیہ یہ ہے کہ ملک کے جاگیردار سرمایادار حکومتی ٹولہ کے ساتھ ملک کے علما کرام، مشائخ کرام جو قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، اسلامی دستور حیات کے وارث ہیں وہ بھی مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کے حکومتی ٹولہ، اسکے نظام حکومت، دستور حیات، اسکے سیاسی نظام، اسکے سیاسی نظام الیکشن اور حکومت کا حصہ بن چکے ہیں۔ قرآن حکیم کے آئین کو ترک کر کے انسانوں کا تخلیق کیا ہوا برٹش لا، انڈین لا، امریکن لا، جیوری پروڈینس کے تعلیمی نصاب، اسکی روشنی میں تیار کیئے ہوئے قوانین وضوابط اور انکے انگلش میڈیم طبقاتی تعلیمی اداروں کے تیار کیئے ہوئے افسر شاہی منصف شاہی، فوج شاہی، نوکر شاہی کے حکومتی طبقاتی سکالرز تیار کرتے جو ملک کے انتظامیہ، عدلیہ افواج پاکستان کے ملکی اداروں کا نظام اور سسٹم چلاتے ہیں۔





مسلم امہ کا الگ ملک پاکستان حاصل کرنے کے واقعات اور محرکات کیا تھے

نمبر۲۰۔ پاکستان کے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو چار فوجی ڈکٹیٹرز، انگریز کا پروردہ جاگیردار سرمایادار ٹولہ، ملک کا علما کرام اور مشائخ کرام کا دینی ٹولہ اس مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کے مخلوط حکومتی اسمبلیوں کے مجرم کدہ میں رقصِ کفر میں مسحور نظر آتے ہیں۔ ان علما اور مشائخ کرام سے پوچھ لینا بہتر ہوگا کہ وہ مانتے تو قرآن حکیم، اسکے آئین، نظریات، تعلیمات، دستور حیات کو ہیں اور پیروی مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت جو انسانی تخلیق کیئے ہوئے برٹش لا، انڈین لا، امریکن لا اور جیوری پروڈینس پر مشتمل ہے کی کرتے ہیں۔ کیا کمال ہے کہ اطاعت اور حکمرانی کفر کے اس نظام حکومت کی کرتے ہیں اور تبلیغ اسلام کی کرتے ہیں۔ آپ اسلامی مبلغ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو بتادیں کہ آپ کو کس نام سے پکارا جائے۔ مسلمان یا منکر، کافر یا منافق۔ اپنا جواب ۱۸۔۲۰ کروڑ اہل وطن مسلم امہ کو مختصر اور جامع دیں۔ تاکہ آئیندہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، علما اور مشائخ کرام کا ٹولہ اور انکی اولادوں یعنی افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو اس نام سے پکارا جاسکے۔

نمبر۲۱ پاکستان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی انگریزی زبان کے لکھنے، پڑھنے کی فوقیت پر انکی اہلیت ناپی تولی جاتی ہے۔ ملک کے حکومتی اداروں کے ذریعے انہی کے ظلم وجبر اور معاشی معاشرتی، دینی قتال اور عوام الناس کو تھانے کچہریوں کی اذیتوں سے دوچار کر کے ۹۰ سال تک انگریز نے اپنی مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کو اسی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی وجہ سے قائم ودائم رکھا۔ انگریز سے آزادی حاصل کرنے کے بعد ملک آزاد ہوگیا۔ انگریز کی بجائے پاکستان کا جاگیردار سرمایادار ٹولہ چار فوجی ڈکٹیٹرز کا ٹولہ، علما اور مشائخ کرام کا قرآن حکیم اور اسکے مبلغوں کا مذہبی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی، نوکر شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کیلئے ایک کینسر بن چکا ہے۔

نمبر۲۲۔ مارشل لا کے چار فوجی ڈکٹیٹروں، انکے چند کور کمانڈروں کی تعداد گن لو اور دوسری طرف پیپلز پارٹی، مسلم لیگ نون، ایم کیو ایم، مسلم لیگ ق، عوامی لیگ اور انکی دوسری اتحادی مذہبی سیاسی جماعتوں کے اسمبلی ممبران، حکومتی عہدہ داروں اور انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کے شاہی طبقہ کی تعداد گن لو اور انکا ملکی وسائل ذرائع آمدن، تجارت، رشوت، کرپشن، کمیشن جیسے جرائم سے اکٹھی کی ہوئی دولت اور وسائل،





مسلم امہ کا الگ ملک پاکستان حاصل کرنے کے واقعات اور محرکات کیا تھے

انکی شاہی تنخواہوں، شاہی ایوانوں، شاہی رہائشوں، قیمتی سرکاری گاڑیوں، سرے محلوں رائیونڈ ہاؤسوں بنی گالا ہاؤسوں، شاہی پیلسوں کا ۱۸۔۲۰ کروڑ پر مشتمل کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں کی دولت اور وسائل اور سادہ سی رہائشی کٹیا سے موازنہ کرلو، تو حقائق واضح ہوجائیں گے کہ ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام کا استحصال کون کرتا آرہا ہے اور دہشت گرد کون ہیں۔ اگر پاکستان میں اعتدل ومساوات اور عدل وانصاف کا اسلامی نظام مملکت رائج کرنا ہے تو رائج الوقت مذہب کش مغربی جمہوریت کا باطل، غاصب کفر کا مجرمانہ استحصالی نظام حکومت، اسکا غاصب حکومتی ٹولہ اور باطل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو ختم کرنا ہوگا

نمبر۲۳۔ اگر ان مجرموں سے ملک بچانا ہے تو افواج پاکستان کی نو لاکھ سپاہ، کروڑوں اردو میڈیم اور دینی درسگاہوں کے ملکی طلبا، طالبات، انکے معلموں اور ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں، نچلے طبقہ کے ملازمین کو ایک مرکز پر اکٹھا ہونا ہوگا۔ اہل وطن مسلم امہ کو انگریز کے پروردہ، ملکی غدار جاگیردار سرمایادار ٹولہ پر مشتمل سیاستدانوں انکے مارشل لا کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت، نظام الیکشن، انکے سیاسی جماعتوں کے مختلف نظریات، انکے منشوروں، انکی سیاسی جماعتوں کے مختلف سیاسی فرقوں اور مسلم امہ کی ملی جمعیت کو بکھیرنے کے نظام کو ختم کرنا ہوگا۔

نمبر۲۴۔ قرآن حکیم کے نظریات کی وحدت کو مختلف متضاد نظریات کے منشوروں میں تقسیم کرنے کا سسٹم، پاکستان کا قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف طبقاتی مخلوط تعلیمی نظام، طبقاتی مخلوط تعلیمی ادارے، طبقاتی مخلوط حکومتی ٹولہ، طبقاتی مخلوط افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ، براہمن وشودر تیار کرنے والا طبقاتی مخلوط تعلیمی نظام، طبقاتی مخلوط معاشرہ، طبقاتی مخلوط معاشی تقسیم، مارشل لا کا مذہب کش مغربی جمہوریت کا باطل، غاصب کفر کا مجرمانہ استحصالی نظام حکومت، انکا فوج شاہی، افسر شاہی منصف شاہی، نوکر شاہی کا مراعات یافتہ شاہی سرکاری طبقہ، انکی باقیات دوسری طرف ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کیلیئے دینی درسگاہوں دینی مدرسوں جو خیرات صدقات چندوں کے ذریعے کسانوں مزدوروں محنت کشوں، ہنرمندوں، بیروزگاروں محتاجوں، مفلوجوں، یتیموں بیواؤں کی اولادوں پر مشتمل قرآن حکیم اسکے نظریات تعلیمات جنکے ذریعے دینی تہذیب دینی معاشرہ تیار ہوتا ہے۔ ان کیلیئے انگریزی کلچر کے کفر کے حکومتی ایوان، حکومتی ادارے شجر ممنوع بنادیئے گئے ہیں۔





باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

مسلم امہ کا الگ ملک پاکستان حاصل کرنے کے واقعات اور محرکات کیا تھے

نمبر۲۵۔ انگلش میڈیم مخلوط طبقاتی حکومتی تعلیمی اداروں، اردو میڈیم اور دینی تعلیمی اداروں کا تعلیمی نصاب کا تضاد، انگریزی زبان کی حکومتی بالادستی، قومی زبان اردو کی حکومتی محرومی، مارشل لا کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے اسمبلی ممبران کا تخلیق کیا ہوا مذہب کش مغربی جمہوریت کا باطل، غاصب کفر کا مجرمانہ استحصالی نظام حکومت اور اسلامی نظام مملکت کے نظام حکومت کا تضاد پاکستان میں وجہ عناد اور دہشت گردی کی بنیاد بنا پڑا ہے۔ مارشل لا کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی باقیات کفر کے نظام حکومت، حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں اور نہ ہی ملکی وسائل اور خزانہ پر اپنی اجارہ داری ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ان ملکی ملی جرائم، انکے حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ، انکے لواحقین کو ختم کرنا، ملکی وسائل اور معاشیات کی دیمک کو ختم کرنے کے برابر ہے۔ اس سے ملک، ملکی عوام انکی معاشی معاشرتی دینی دہشت گردی اور قتال سے بچ سکے گی۔

نمبر۲۶۔ کیا انگریز اور ہندو قیادت سے جنگِ آزادی ہمارے اہل بصیرت رہنماؤں علامہ محمد اقبالؒ اور قائداعظم محمد علی جناحؒ نے پاکستان کے چار فوجی ڈکٹیٹروں، انکے چند کور کمانڈروں، انکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی باقیات کیلئے معرض وجود میں لایا تھا یا قرآن حکیم کے آئین نظریات، تعلیمات، دینی اقدار کو رائج کرنے کیلئے الگ ملک حاصل کیا تھا۔ جنکی اجارہ داری سے نہ کوئی اہل وطن اسمبلی ممبر بن سکتا ہے۔ نہ حکومتی ایوانوں تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ نہ انکے اسمبلی ممبران کے پاس کردہ استحصالی قوانین کو روک سکتا ہے۔ نہ انکی باطل غاصب حکومتی رٹ کو چیلنج کر سکتا ہے۔ نہ ملک کو دولخت کرنے سے روک سکتا ہے۔ ان ملک دشمن مجرموں نے یہ ملکی جرائم رواں دواں کر رکھے ہیں

نمبر۲۷۔ فوجی ڈکٹیٹرز اور انکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی باقیات کے ملک دشمن، ملکی آئین توڑنے، ملک دشمن پالیسیاں نافذ کرنیوالوں، ملکی غداروں جن کو تختہء دار پر لٹکنا تھا، انکے اذیتناک ملکی وسائل اور خزانہ کے لوٹنے کے بھیانک ڈاکے، احتجاج کرنے والوں کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دیکر ان کا حشر نشر کرنے اور عوام الناس کا معاشی معاشرتی، دینی اور فزیکل قتال کرنے اور ملک کے وسائل اور خزانہ کو لوٹنے اور بیرون ممالک مختلف بنکوں میں ٹرانسفر کرنے اور مختلف اقسام کی جائیدائیں بنانے کے سیاہ باب موجود ہیں جو وہ بدقسمتی سے رقم کرتے جا رہے ہیں۔





کیا اسلام دنیا کو نظام دین دینے یا بے دین نظام کی اطاعت کرنے آیا ہے

نمبر۱۔ معظم و محترم جناب مولانا مودودی صاحب، مولانا مفتی محمود صاحب، مولانا شاہ احمد نورانی صاحب، اہل تشیع کے علما کرام اور انکی باقیات اور انکی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے ملتجی ہوں وہ اہل وطن مسلم امہ، انکی نسلوں اور اپنے ورکروں کو آگاہ کریں کہ موجودہ نظام حکومت اسلامی یا غیر اسلامی ہے۔ اگر غیر اسلامی ہے تو ہم کون۔ !مسلمان، منکر، کافر یا منافق ہیں۔!

نمبر۲۔ کیا اسلامی جمہوریہ پاکستان لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا یا انگریز کے مفتوحہ ملک کی عوام کو غلام، قیدی، محکوم بنانے کیلیئے انگریز کا مسلط کیا ہوا مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کو جاری رکھنے کیلیئے پاکستان کا الگ ملک حاصل کیا گیا تھا۔

نمبر۳۔ کیا پاکستان قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کے دستور حیات کی روشنی میں اسلامی کردار و تشخص تیار کرنے اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنے کیلیئے وجود میں لایا نہیں گیا تھا۔

نمبر۴۔ کیا پاکستان میں اسلامی نظام مملکت چلانے کیلیئے اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت، اسلامی نظام سلیکشن کے سلیکٹ کیئے ہوئے اسلامی نمائندے موجود ہیں جو اسلامی نظام مملکت چلا سکیں۔ اگر پاکستان میں انگریز کا نافذ کیا ہوا (مذہب کش مغربی جمہوریت کا باطل، غاصب کفر کا مجرمانہ استحصالی) نظام حکومت اور اسکا نظام الیکشن جاری ہے تو اس کے کون ذمہ دار ہیں۔ جاگیر دار سرمایا دار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ یا ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ یا انکی نسلیں مجرم ہیں۔

نمبر۵۔ کیا اسلام دنیا کو نظام مملکت، اسکا نظام سلیکشن دینے کیلیئے آیا ہے یا بے دین اور لادین انسانوں کے تخلیق کیئے ہوئے مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کی پیروی یا اطاعت کرنے کیلیئے آیا ہے۔

نمبر۶۔ کیا عالم دین اسلامی نظام مملکت کے اسلامی نظام سلیکشن اور مغربی جمہوریت کے نظام الیکشن کے فرق سے آشنا نہیں۔ پھر یہ اسلامی سیاسی جماعتیں کفر کے نظام حکومت میں شامل کیوں!۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

کیا اسلام دنیا کو نظام دین دینے یا بے دین نظام کی اطاعت کرنے آیا ہے

نمبر۷۔ کیا اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت اسکا نظام سلیکشن اور مغربی جمہوریت کا نظام حکومت اور نظام الیکشن ایک دوسرے کے متضاد اور ایک دوسرے کا کفر نہیں ہے۔

نمبر۸۔ کیا یہ درست ہے کہ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کو چلانے والوں کا چناؤ مخصوص علاقہ، اہل محلہ، یونین کونسل کی سطح پر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ آبادی کا ہر فرد کم وبیش ایک دوسرے کے کردار اور اہلیت سے آشنا ہوتا۔ وہ آپس میں بہتر اوصاف کے افراد کا چناؤ کرتے ہیں جو اسلامی نظام مملکت کو احسن طریقہ سے چلانے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کیلئے کوئی فرد اپنے کاغذات نامزدگی برائے ممبر شپ کی سلیکشن کیلئے پیش نہیں کرتا

نمبر۹۔ اگر یونین کونسل کے افراد کی کل تعداد نو ہزار افراد پر مشتمل ہے تو تمام افراد الیکشن یا سلیکشن کے خاموش امیدوار ہوتے ہیں۔

نمبر۱۰۔ اہل علاقہ کا دینی فرض بنتا ہے کہ وہ ایسے فرد کا چناؤ یا انتخاب کریں جو ان میں سے قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں اعلیٰ وافضل اہلیت کا مالک ہو۔ بہتر و بہترین کردار و تشخص کا وارث ہو۔ یعنی جس فرد کی زندگی سادگی، شرافت، اسوہ حسنہ حسن خلق، امانت و دیانت، شرم وحیا، عدل وانصاف نبی کریم ﷺ کے دستور حیات کے قریب ترین ہو اور اعلیٰ اوصاف اور بہترین اہلیت کا مالک ہو، سادگی و شرافت کا وارث ہو، ایسے افراد کا چناؤ کیا جاتا ہے اور ملک کا نظام مملکت انکے سپرد کیا جاتا ہے۔

نمبر۱۱۔ اسلامی جمہوریت کے ممبران اور امیر المومنین کی اپوزیشن کے فرائض اہل علاقہ، اہل حلقہ اور اہل وطن کے تمام افراد ادا کرتے ہیں۔ ہر فرد نظام مملکت کے ممبر سے لیکر امیر المومنین سے پوچھ سکتا ہے کہ یہ کرتہ کیسے بنا ہے۔ وہ اسکے جواب دہ ہوتے ہیں۔

نمبر۱۲۔ ملک یا ریاست کا نظام مملکت مسجد شریف میں بیٹھ کر قرآن حکیم کی روشنی میں باہمی مشاورت سے اجتماعی طور پر تیار اور نافذ کیا جاتا ہے۔

نمبر۱۳۔ اسلامی جمہوریت کے ممبران کی سلیکشن کو سمجھنے کیلئے کسی ارسطو کی ضرورت نہیں۔ ممبران کے چناؤ کا نظام وسسٹم نہائیت سادہ، سلیس، عام فہم اور بغیر کسی اخراجات کے عمل میں لایا جاتا ہے۔ اس نظام مملکت میں نہ کوئی سیاسی جماعت ہوتی ہے اور نہ مسلم امہ کی جمعیت کو سیاسی جماعتوں کے کفر کے منشوروں اور فرقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

کیا اسلام دنیا کو نظام دین دینے یا بے دین نظام کی اطاعت کرنے آیا ہے

نمبر۱۴۔ نہ ملک کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات کے متضاد کفر کے نظام حکومت پر پانچ چھ ہزار جاگیردار سرمایا دار یا چار فوجی ڈکٹیٹرز اور انکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری مسلط ہوتی ہے۔ نہ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کو ووٹر بنا کر مغربی جمہوریت کی طرح الیکشنوں کے چناؤ اور حکومتی ایوانوں کے ملکی فرائض ادا کرنے سے محروم کیا جاسکتا ہے۔ اسلامی نظام مملکت میں ظلم وجبر اور عدل کشی کا خاتمہ ہوتا ہے

نمبر۱۵۔ نہ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے اسمبلی ممبران کے چناؤ یا سلیکشن کیلئے کسی جاگیردار، سرمایا دار کی اجارہ داری مسلط ہوسکتی ہے۔ نہ ٹی وی، اخبارات یا دوسرے ذرائع ابلاغ کے ذریعے اپنی سیاسی جماعتوں کے منشوروں، ذاتی خوبیوں، اعلیٰ اہلیت، جھوٹے وعدوں، مکر وفریب، دغا ودھوکہ کی سیاست اور مادی وسائل اور افرادی قوت کو بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔ ہر فرد آزادی کے ساتھ اپنی ضمیر کے مطابق اعلیٰ اہلیت کے فرد کا چناؤ کرتا ہے۔

نمبر۱۶۔ نہ ووٹ مال وزر سے خرید کئے جاسکتے ہیں۔ نہ صندوقچیاں جعلی ووٹ سے بھری جاتی ہیں۔ نہ گلی محلوں میں سڑکیں تعمیر کرنے، بجلی، گیس، پانی کی سپلائی مہیا کرنے کی جھوٹی تشہیر کے ذریعے ووٹ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ نہ اسلامی جمہوریت کے ممبر شپ کے چناؤ کیلئے کسی قسم کی سیکورٹی یا کسی قسم کے اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے۔

نمبر۱۷۔ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ پاکستان میں ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں پر انگریز کا تخلیق کیا ہوا، مذہب کش مغربی جمہوریت کا باطل، غاصب کفر کا مجرمانہ استحصالی نظام حکومت نظام الیکشن اہل وطن مسلمانوں پر آج تک مسلط اور جاری ہے۔ مسلم امہ کو سیاسی جماعتوں کے کفر کے سیاسی فرقوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔

نمبر۱۸۔ انگریز نے یہ نظام حکومت ایک مفتوحہ ملک کی عوام کو بے بس، مجبور، قیدی، غلام محکوم اپاہج بنانے، اپنی اجارہ داری قائم رکھنے کیلئے انتظامیہ، عدلیہ یعنی تھانے، کچہریوں کا جابرانہ اذیتناک استحصالی حکومتی نظام اور سسٹم اپنی حکومتی رٹ جاری رکھنے کیلئے مسلط کر رکھا تھا۔

نمبر۱۹۔ پاکستان آزاد ہونے کے بعد ملک پر انگریز کا پروردہ وہی پانچ، چھ ہزار جاگیردار سرمایا دار ٹولہ نظام حکومت اور نظام الیکشن کا وارث بن گیا۔ اہل وطن ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو اس نظام حکومت اور نظام الیکشن کے انتخاب میں ووٹر کی حیثیت جاری رکھی۔





کیا اسلام دنیا کو نظام دین دینے یا بے دین نظام کی اطاعت کرنے آیا ہے

نمبر۲۰۔ پہلے وہ انگریز کے نظام حکومت، نظام الیکشن کے پابند، انکے انتظامیہ، عدلیہ کے اذیتناک، عبرتناک معاشی معاشرتی نظام قتال کے ذریعے غلام، قیدی، محکوم، معذور بنالئے گئے تھے۔ انگریز کے رخصت ہونے کے بعد انگریز کے پروردہ پانچ، چھ ہزار جاگیردار سرمایادار ٹولہ پر مشتمل کالے انگریزوں نے پاکستانی عوام کو انگریز کے رائج الوقت نظام حکومت، نظام الیکشن کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے باطل، غاصب، مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کے ذریعے مارشل لا کے چار ڈکٹیٹرز، انکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان کو قیدی، غلام، محکوم، بے بس، مجبور، معذور بنا رکھا ہے

نمبر۲۱۔ اس درندہ صفات، خون خوار، سفاک انگریز کے پروردہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے پاکستان کو جیل، ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کو بے بس، مجبور، قیدی، غلام، محکوم بنا کر رکھ دیا ہے۔ اس جاگیردار سرمایادار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انکے نظام حکومت، نظام الیکشن کے علاوہ مختلف دھاندلیوں کے ذریعے حکومتی ایوانوں تک رسائی کا شور دنیا بھر میں سنائی دیتا ہے۔

نمبر۲۲۔ اس حکومتی دھاندلی کے خلاف سیاسی جماعتیں، انکے ورکر صوبائی حکومتی ایوانوں سے لیکر وفاقی حکومتی ایوانوں تک گھیراؤ کرتے، دھرنے دیتے، حکومتی ایوانوں میں گھستے، ملکی نظام کو درہم برہم کرتے، مفلوک الحال عوام کو بیروزگاری، تنگ دستی سے دوچار کرتے آرہے ہیں۔ انکی وجہ سے پاکستان میں دہشت گردی اور خانہ جنگی جاری ہے۔

نمبر۲۳۔ دنیا بھر میں پاکستان کی شہرت کو خراب کرتے، ملکی تجارت اور کاروبار کو بدتر حالات سے گذارتے، بار بار الیکشن کرواتے، ملکی وسائل اور خزانہ کا بری طرح نقصان کرتے، حکومتی ایوانوں تک رسائی حاصل کرنے کیلئے تمام این آر او کے مجرموں کو اپنی سیاسی جماعت کا حصہ بناتے، حکومتی کھیل آپس میں جاری رکھتے، عوام الناس کو آپس کی دھاندلیوں، ملکی وسائل، خزانہ لوٹنے، سوئس بنکوں میں پڑی دولت کے انکشافات کرنا اور عوام دشمن دھاندلی اور ملک دشمن دھاندلیوں کے انکشافات کرنا انکا معمول بن چکا ہے۔

نمبر۲۴۔ جب کوئی انتظامیہ، عدلیہ کا ملکی ادارہ یا فوج انکے خلاف کاروائی کرنا چاہتی ہے تو ملک کے تمام اسمبلیوں کے ممبران حکومتی مجرم، دہشت گرد، اسمبلی ایوانوں میں اکٹھے ہو جاتے ہیں اور خود ساختہ آئین کی روشنی میں ہر قسم کی کاروائی کو روک دیتے ہیں۔





کیا اسلام دنیا کو نظام دین دینے یا بے دین نظام کی اطاعت کرنے آیا ہے

نمبر۲۵۔ کتنی حیرت کی بات ہے نہ عوام الناس اسمبلیوں تک پہنچ سکیں اور نہ انکے این آر او جیسے قوانین کو بدل سکیں اور نہ ان مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچا سکیں۔ اہل وطن کیساتھ کتنا بڑا دھاندلہ، کتنا بڑا دھوکہ، کتنا بڑا فریب مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرمانہ باطل، غاصب، استحصالی نظام حکومت کے روپ میں رائج اور جاری ہے۔

نمبر۲۶۔ پاکستان لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا۔ جہاں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنا تھا۔ جہاں قرآن حکیم کے آئین، نظریات تعلیمات، دستور حیات کو رائج کرنا تھا۔ جہاں قرآن حکیم کے نظریات کی روشنی میں اسلامی نظام مملکت کے ممبران کی سلیکشن کا طریقہ کار عمل میں لانا تھا۔ جہاں انگریز کا مسلط کیا ہوا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا ملکی غدار جاگیردار سرمایادار ملکی ملی مجرم حکومتی ٹولہ کی معاشی معاشرتی اجارہ داری کو ختم کرنا تھا۔ جہاں معاشی معاشرتی، طبقاتی، تفاوتی سرکاری نظام حکومت کو ختم کرنا تھا۔ جہاں ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے کسان مزدور محنت کش ہنر مند معلم، پاکستان کے سرکاری ملازمین کا معیار حیات ضروریات حیات میں اعتدل و مساوات اور عدل قائم کرنا تھا۔

نمبر۲۷۔ جہاں دین کی روشنی میں ایک تعلیمی نصاب اور ایک جیسے تعلیمی ادارے، ایک جیسی بنیادی تعلیمی سہولتیں اہل وطن کو مہیا کرنی تھیں۔ جہاں انکے باطل، غاصب نظام حکومت اور رائج الوقت استحصالی طبقاتی نظام تعلیم، استحصالی نظام الیکشن کو ختم کرنا تھا جو اسلامی نظام سلیکشن کے متضاد ایک دوسرے کی ضدیں ایک دوسرے کا کفر ہے۔ جہاں فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انکی باقیات مارشل لا کی گن پوائنٹ پر کفر کا مخلوط مجرمانہ استحصالی نظام حکومت اور اسکے کفر کی حکومتی رٹ کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ملک کے حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا ملکی وسائل اور خزانہ پر مجرمانہ قبضہ، انکی اجارہ داری کا تدارک وقت کی ضرورت اور ملک کی بقا کیلئے ضروری ہے۔





مسلم امہ کے تمام سیاسی ورکرز کا سوال ہے کہ طالبان، دہشت گرد کون ہیں!

نمبر۱۔ پاکستان کے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان، ستر فیصد کسانوں اور انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں، عوام الناس، تمام سیاسی جماعتوں، تمام مذہبی سیاسی جماعتوں کے محبّ وطن ورکرز، ملک کی تمام افواج کی ۹ لاکھ انمول فوجی سپاہ، ملک کی عدلیہ، انتظامیہ کے شودر طبقہ کے نچلے درجہ کے ملازمین، پاکستان کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے ذرائع ابلاغ کے مبلغ ٹی وی اینکرز تجزیہ نگاروں قلم کاروں اخبار نویسوں کالم نگاروں سے سوال پوچھتے ہیں کہ انکو حالات وواقعات کی روشنی میں آگاہ فرمادیں کہ طالبان اور دہشت گرد کون ہیں!۔

نمبر۲۔ ملک کا آئین توڑنے والا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈر اور اسکا جاگیردار، سرمایادار سیاسی حکومتی ٹولہ ملکی غدار، ملک دشمن پالیسیاں نافذ العمل کرنے والا ملکی ملی مجرم، مارشل لا نافذ کرنے والا فوجی سیاسی دہشت گردوں کا حکومتی ٹولہ ہے یا ۱۸۔۲۰ کروڑ محکوم، غلام، قیدی، بے بس۔ مجبور، معذور اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلیں دہشت گرد ہیں۔

نمبر۳۔ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر ملک کے بجٹ کا ۵۱ فیصد خزانہ حکومتی ٹولہ کی مستورات کو ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر، مشیر، وزیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، سفیر، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے حکومتی عہدے مہیا کرنے، انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کی مستورات کے اخراجات کا ۵۱ فیصد اضافی بجٹ انکے لئے وقف کرنا۔ حکومتی ٹولہ انکی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کو حکومت اور حکومتی خزانہ کی لوٹ مار میں شامل کرنا، مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت کے ذریعے ملک کو ریڈ لائیٹ ایریا بنانا، ملک میں مخلوط طبقاتی تعلیم مخلوط طبقاتی معاشرہ مخلوط طبقاتی حکومت کی اجارہ داری کے ذریعے قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات اور اسلامی تہذیب وتمدن کو کچلنے والا، ملکی وسائل خزانہ لوٹنے والا حکومتی ٹولہ طالبان اور دہشت گرد ہے یا ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان قرآن حکیم کے باغی اور اسلامی نظام مملکت کے قاتل، مجرم، ملک دشمن، عوام دشمن، اسلام دشمن ہیں۔

نمبر۴۔ پاکستان میں ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے اس مجرمانہ قانون کے نفاذ کے خلاف لال مسجد کے، مدرسہ حفصہ کے سات ہزار طلبا، طالبات نے احتجاج کیا، مارشل لا کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے لال مسجد کا گھیراؤ کیا۔ رینجر اور فوج کے ذریعے ان میں سے بیشتر کا قتال کردیا جو پاکستان میں خانہ جنگی کی وجہ بنا





مسلم امہ کے تمام سیاسی ورکرز کا سوال ہے کہ طالبان، دہشت گرد کون ہیں!

فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی ملک بھر کی دینی، تعلیمی درسگاہوں کے طلبا طالبات کو طالبان، دہشت گرد کا نام دیا، افغانستان کے خلاف، اہل وطن پاکستانی مسلم امہ کی مرضی کے متضاد امریکہ کو شمسی ائیربیس دیا، پاکستان کو امریکہ کی فوجی چھاؤنی اور ملک دشمن فارن پالیسیاں بنانے جیسے گھناؤنے جرائم مارشل لا کی حکومت کا حصہ تھے۔ کیا ان جرائم کا مرتکب فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ تھا یا ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے قیدی، غلام محکوم، مجبور، بے بس، اپاہج فرزندان تھے۔

نمبر۵۔ افغانستان جیسے مسلم ہمسائے ملک کے پانچ چھ لاکھ معصوم و بیگناہ افراد کا قتال کروانا، دو تین لاکھ انسانوں کے اعضا فضا میں بکھیرنے کے جرائم جاری رکھنا، پاکستان کے شمالی علاقہ جات پر ڈرون حملوں کے ذریعے بیگناہ معصوم بچے بچیوں، مرد و زن کا قتال کروانا، افغانستان میں قرآنی نظریات اور اسلامی جمہوریت، اسکے نظام مملکت، اسکے تہذیب و تمدن کو کچلنا، اسکے دینی تعلیمی ادارے بند کرنا، انکی جگہ سکول کالجز یونیورسٹیوں کے ذریعے مخلوط تعلیم اور مغربی مخلوط کلچر کو فروغ دینا۔ پاکستان کو امریکہ اسکے اتحادی ممالک کی فوجی چھاؤنی بنانا۔ انڈیا کی را، اسرائیل کی مساد، امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر جیسی خفیہ فوجی ایجنسیوں کا پاکستان میں داخل ہونا یہ تمام جرائم مارشل لا کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ یا اہل وطن مسلم امہ نے کیئے ہیں۔

نمبر۶۔ نواب بگٹی انکے عزیز و اکارب کا قتال کروانا بے نظیر کو قتل کروانا، عافیہ صدیقی پاکستان کی بیٹی کو امریکہ کے حوالے کرنا، ڈاکٹر بشیر الدین محمود ایٹمی سائنس دان اور ملک کو ایٹمی طاقت بنانے والے ڈاکٹر قدیر صاحب جیسے نامور سائنس دان کو پابند سلاسل رکھنا اور شمالی علاقہ جات کے مذہب پرست عوام کو طالبان، دہشت گرد بنانا اور انکا قتال کرنا، لاکھوں انسانوں کو ہجرت کی اذیتوں میں گذارنا، بھوک ننگ اور فاقوں سے دوچار کرنا، ان جرائم کے خلاف آواز اٹھانے والوں کا قتال کرنا، ملک میں خانہ جنگی کو مسلط کرنا، مشرقی پاکستان کی طرح صوبوں میں نفاق ڈالنے کا ظلم اور جرم رائج کرنا، فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈرز، اسکے مسلم لیگ ق کے وزیر اعظم شوکت عزیز، چوہدری شجاعت حسین، چوہدری پرویز الٰہی، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی مسلم لیگ کے اکلوتے ممبر اور اکلوتے رہنما شیخ رشید اور انکی اتحادی سیاسی جماعتوں کے صوبائی، وفاقی اور سینٹ کے حکومتی مرد و زن، ملک دشمن ملکی ڈاکو اسمبلی ممبران، ملک پر نو سال تک فوج کی گن پوائنٹ پر ملک لوٹنے والے رہزن، ملکی آئین توڑنے والے ملکی غدار، ملک دشمن پالیسیاں، مجرمانہ قوانین مسلط کرنے والے ملکی دہشت گرد معاشی، معاشرتی، دینی قتال کرنے والے بے رحم بے دین حکومتی طالبان ملکی ملی مجرم ہیں یا اہل وطن ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ طالبان اور دہشت گرد ہیں۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

مسلم امہ کے تمام سیاسی ورکرز کا سوال ہے کہ طالبان، دہشت گرد کون ہیں!

نمبر۷۔ ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر قدیر صاحب کے مطابق ایٹمی نایاب مشینری کو امریکہ کے حوالے کرنا، پاکستان کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ اس انمول قیمتی اثاثہ کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔ یہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے اقتدار اور حکومت کے جرائم کی اذیتناک داستان ہے۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکا فوجی سیاسی ملک دشمن، عوام دشمن، ملکی غدار حکومتی ٹولہ، اسکی باقیات مجرم ہے یا اسکے خلاف آواز اٹھانے والے اہل وطن مسلم امہ کے دینی درسگاہوں کے طلبا، طالبات یا عوام الناس ملک کے طالبان اور دہشت گرد ہیں۔

نمبر۸۔ مارشل لا کے نو سال کے طویل عرصہ تک ملکی عوام کو قیدی اور پاکستان کو جیل میں بدلنے، ملکی خزانہ کی لوٹ مار، غبن، رشوت کمیشن، کرپشن کے جرائم کے مجرم، ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، شاہی ایوانوں، حکومتی اداروں پر قبضہ کرنے کے مجرم، ملکی غیر ملکی قرضوں اور ملک کے تمام مجرموں کے سرے محل، سوئس بنکوں میں پڑے ہوئے ڈالروں، ملک، بیرون ممالک ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں کے قرضوں کی معافی، اندرون ملک بیرون ممالک میں لوٹ مار کی دولت سے تیار کی ہوئی تمام جائیدادوں ملکیتوں کی معافی کے جرائم، ایک خود ساختہ پاکستان کے آئین کے خلاف مارشل لا کے این آر او کے مجرمانہ قانون کے تحت ملک کا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے دو چار کور کمانڈرز، اسکا شوکت عزیز وزیر اعظم، مسلم لیگ ق کے چوہدری برادران، پرویز الٰہی، شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، اپنی اکلوتی لیگ کے اکلوتے رہنما شیخ رشید انکے حواری اور اتحادی فوجی سیاسی جماعتوں، دینی سیاسی جماعتوں کا حکومتی ٹولہ ملک دشمن، دہشت گرد، مجرم اور واجب القتل ہے یا ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ انکی نسلوں کے سپوت جو اس استحصالی مجرمانہ قوانین کے خلاف آواز اٹھاتے اور احتجاج کرتے ہیں وہ طالبان اور دہشت گرد، مجرم اور واجب القتل ہیں۔

نمبر۹۔ پیارے عزیز مسٹر عمران خان تم کیسے رہنما ہو، یاد رکھو! آزادی کی جنگ لڑنے والے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے این آر او کے تمام ملک دشمن، ملکی غداروں، ملکی مجرموں کو ساتھ لے کر سازش نہیں کرتے۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام کو یہ باور نہیں کرایا کرتے کہ تم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اسکے چند کور کمانڈر، اسکے سیاسی رفقا، مسلم لیگ ق کے شوکت عزیز، پرویز الٰہی شجاعت حسین ایم کیو ایم کے الطاف حسین، اکلوتی سیاسی جماعت کے اکلوتے رہنما شیخ رشید اور اتحادی سیاسی جماعتوں کے گروہ کرگساں اور ملکی آئین توڑنے والے ملکی غداروں، ملک دشمن دہشت گردوں اور نو سال تک مسلم امہ کے فرزندان کو مارشل لا کی گن پوائنٹ پر محکوم، قیدی، غلام، بے بس، مجبور بنانیوالے، مجرموں کو تحفظ دینے اور فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے این آر او کے مجرموں کو ساتھ لیکر چلنے، انکو بچانے کیلئے آئے ہو

مسلم امہ کے تمام سیاسی ورکرز کا سوال ہے کہ طالبان، دہشت گرد کون ہیں!

نمبر ۱۰۔ تمہیں تو اس این آر او کے مجرمانہ قانون کے خلاف دھرنا دینا تھا۔ آپکو تو مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کے قرآن حکیم کے آئین، نظریات کے متصادم اسلامی تہذیب کو مغربی کلچر میں بدلنے کے قانون کے خلاف دھرنا دینا تھا۔ تمہیں تو ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر حکومتی ٹولہ انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کی فوج شاہی، منصف شاہی افسر شاہی، کے طبقہ کے اخراجات کے اضافی بجٹ کو لوٹنے کے خلاف دھرنا دینا تھا۔ تمہیں تو معاشی معاشرتی، دینی قتال کرنے والوں کے خلاف دھرنا دینا تھا۔ تمہیں تو ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کے ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں ہنرمندوں اور عوام الناس کو انکی حکومتی گرفت سے نجات دلانے اور ملکی خزانہ، وسائل پر قبضہ کرنے کے خلاف دھرنا دینا تھا۔ تمہیں تو طبقاتی تعلیم کے خلاف دھرنا دینا تھا۔ تمہیں تو جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی خزانہ پر انکی حکومتی اجارہ داری کو ختم کرنے کے خلاف دھرنا دینا تھا، تمہیں تو ایک فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے دو تین کور کمانڈر، اسکے فوجی سیاسی مارشل لا کے حکومتی ٹولہ کے وزیر اعظم شوکت عزیز مسلم لیگ ق کے چوہدری برادران، پرویز الٰہی، شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، اکلوتی جماعت کے اکلوتے رہنما شیخ رشید اور انکے اتحادی حکومتی ٹولہ، ملکی آئین توڑنے والے ملکی غدار، ملک دشمن، ۹ سال تک ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو قیدی، غلام اور یرغمال بنانے اور پاکستان کو کیوبا کی بدترین جیل میں قید رکھنے کے مجرموں کو چھڑانے اور انکو تحفظ دینے کی خاطر ملک کے اقتدار کے حصول کیلئے آئے ہو۔ ایسا عمل، ایسا کردار جو تم ادا کر رہے ہو وہ ایک دیدہ ور، صاحب بصیرت سیاسی لیڈر کے شان کے شایاں نہیں اور اہل اسلام کا وطیرہ نہیں۔ بتاؤ تم کون ہو۔!

نمبر ۱۱۔ مجرمانہ خواہشات کو نیکی کا لباس پہنانا، اپنے آپ اور عوام کو دھوکہ دینا، چندوں، خیرات، ذکات، صدقات کے ذریعے اکٹھی کی ہوئی دولت سے ایک کینسر کا ہسپتال تعمیر کرنا، خود اور اپنے لواحقین اور پسندیدہ احباب کو لاکھوں میں تنخواہیں، لاکھوں کی انمول گاڑیاں اور لاکھوں کا پٹرول ڈیزل گیس کے زر مبادلہ کا دھواں بنانا جائز نہیں۔ کیا مسٹر عمران خان صاحب تم نے اپنے کینسر کے ادارے میں اپنے انتظامیہ کے ارکان کے لئے عدل و انصاف، اعتدال و مساوات کا اسلامی نظام قائم کیا ہے۔ کیا تم نے انصاف پارٹی کے نام کے تقدس کو قائم رکھا ہے۔ جسکا ذکر اپنی تقریروں میں کرتے آ رہے ہو۔



باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



مسلم امہ کے تمام سیاسی ورکرز کا سوال ہے کہ طالبان، دہشت گرد کون ہیں!

کیا آپ نہیں جانتے کہ دیہاتوں میں بسنے والے ستر فیصد کسان اور انتیس فیصد مزدور، محنت کش، ہنرمند اور عوام الناس کے پاس تو اپنے گاؤں سے شہر تک آنے جانے کے اخراجات ہی نہیں ہوتے۔ وہ لاہور اور پھر لاہور سے آپکے ہسپتال تک کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ کینسر کا ہسپتال آپ نے تو ملک میں معاشی اور سیاسی ساخت کو مضبوط کرنے، شہرت حاصل کرنے، اپنے کرکٹ کے کھیل کی قیمت اپنے شائقین سے وصول کرنے، چندے، ذکات، عطیات، خیرات وصدقات کے حصول کے ذریعے، معاشی برتری اور حکومتی ایوانوں تک رسائی حاصل کرنے کی خاطر یہ ادارہ قائم کر رکھا ہے۔ غریب ومسکین، تنگ دست وبیروزگار عوام الناس کیلئے مفت علاج معالجہ کے نام پر انسانی بہبود کا کینسر کا ہسپتال دراصل یہ امرا، شرفا اور سیاست کے شائقین جیسے کینسر کے مریضوں کا پیر خانہ کھول رکھا ہے۔ لوہا، لوہے کو ہی کاٹتا ہے۔ حکومتی ٹولہ کے رہزن اور لٹیرے، ملکی خزانہ پر ڈاکہ ڈالنے والے ٹولہ کو صرف چندوں خیرات، عطیات، ذکات، صدقات سے مال وزر لوٹنے والا بدتر رہزن ہی انکومات دے سکتا ہے۔ مردے کا گوشت ہضم ہوسکتا ہے صدقات کا پیسہ ہضم نہیں ہوسکتا۔ جا خدا تجھے راہ ہدایت کی منزل کا مسافر بنائے۔ آمین

نمبر۱۲۔ پیارے عزیز عمران خان صاحب، صدقات کا ایک نوالہ خود یا اپنے لواحقین کو کھلانے والا، بنی گالا ہاؤس بنانے والا، انمول گاڑیوں سے لطف اندوز ہونے والا معاشی دہشت گرد روح کے معاشی کینسر کا مریض بن جاتا ہے مخلوط تعلیمی نظام، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت فحاشی، بے حیائی بدکاری، زناکاری کا مغربی کلچر تیار کرتا ہے۔ ظلم اور جرم سے حاصل کی ہوئی مادی خوشحالی، مادی ترقی ہی الہامی نظام حیات کا کینسر ہے۔ ابھی تک آپ نے بارگاہ الٰہی میں ان جرائم کی نہ معافی کی دستک دی اور نہ ہی ان اعمال کو ترک کیا ہے، نہ ہی تم نے وزیراعظم اور دوسری نفسانی خواہشات کے حصول کو ترک کیا ہے۔ تم کیسے مسلم امہ کی رہنمائی کی صدا بلند کر سکتے ہو۔ جھوٹے اور عدل کش رہنما!۔ ذلیل خوار ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ٹی وی اینکرز تجزیہ نگار، اخبار نویس، کالم نویس، ذرائع ابلاغ کے تمام مبلغ، تمام اسمبلیوں کے مبلغ، تمام سیاسی جماعتوں کے ورکر اپنا قبلہ درست کریں۔ دین دشمن، ملک دشمن، ملکی غدار ٹولہ کے خلاف قانونی کاروائی کیلئے لائحہ عمل تیار کریں، حالات کی روشنی میں اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت قائم کریں۔ صدر مملکت، اور ایک کسان مزدور، محنت کش، ہنرمند، معلم کی ایک جیسی ضروریات حیات کا نظام مملکت قائم کرنے کی جستجو جاری کریں۔ اعتدال ومساوات کا راستہ اختیار کریں۔ طبقاتی معاشی معاشرتی استحصالی نظام حیات کو ترک کرنے کا عمل جاری کریں۔ ظالم، غاصب دہشت گردوں کا خاتمہ کریں۔ خدا آپکا حامی وناصر ہو۔ آمین۔ ثم آمین



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

مسلم امہ کے تمام سیاسی ورکرز کا سوال ہے کہ طالبان، دہشت گرد کون ہیں!

۱۲ ۱۱ الف۔ کیا پاکستان چار فوجی ڈکٹیٹرز انکے چند کور کمانڈرز اور انکے چھ سات ہزار جاگیردار سرمایادار ٹولہ کے ۴۹ فیصد مردوں ۵۱ فیصد انکی مستورات کے ۱۸۔۲۰ سو ایم پی اے، ایم این اے سینیٹرز چار صوبائی حکومتوں کے مشیروں وزیروں چار اسمبلیوں چار سپیکروں چار وزرائے اعلیٰ چار گورنرز یا ایک وفاقی حکومت کے ایم این اے سینیٹرز کے ممبران پر مشتمل مشیروں، وزیروں، سفیروں سپیکر، وزیراعظم، صدر مملکت کا ملک ہے یا انکی اولادوں پر مشتمل ۱۸۔۲۰ ہزار افسر شاہی کے ڈپٹی کمشنر کمشنر ایس پی، آئی جی یا سول کورٹ کے سیشن جج، ہائی کورٹ کے جسٹس اور چیف جسٹس، سپریم کورٹ کے جسٹس اور چیف جسٹس آف سپریم کورٹ یا فوج کے چند کور کمانڈرز اور مارشل لا کے چار فوجی ڈکٹیٹرز کا غیر آئینی غیر اسلامی، غیر اخلاقی، مارشل لا کا فوجی سیاسی مجرم حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کے شاہی طبقہ کے دہشت گردوں کیلئے یہ ملک بنایا گیا تھا۔ ملک دولخت کرنے اور ۹۴ ہزار فوجی سپاہ کو ہندوستان کا قیدی بنانے، فوج کی عزت و حرمت کو روندنے، ون یونٹ کو توڑنے، چار صوبائی حکومتیں بنانے، چار وزیر اعلیٰ چار گورنرز ہاؤس چار سپیکرز ہاؤس، چار اسمبلی ہالز، چار کینونیشن ہالز جیسے تاریخی عجوبے، شاہی اخراجات کے ذریعے تعمیر کرنے، ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے ٹولہ کی مستورات کو ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز کے حکومتی ایوان مہیا کرنے، انکے شاہی اخراجات کے بجٹ کا بوجھ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں پر ڈالنے، شمشی ایئر بیس امریکہ، اسکے اتحادی ممالک کو مہیا کرنے والوں کا ملک ہے۔ کیا پاکستان چار فوجی ڈکٹیٹرز، انکے چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی منصف شاہی فوج شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور انکی باقیات کا ملک ہے۔ کیا پاکستان انگریز کے ایک مفتوحہ ملک کی عوام کو محکومی کی زنجیریں پہنانے والے مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کو جاری رکھنے، انگریز کی بجائے چار فوجی ڈکٹیٹرز، انکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو انکے استحصالی نظام حکومت کو جاری رکھنے کیلئے پاکستان دو قومی نظریات کی روشنی میں حاصل کیا تھا یا ہمارے اکابرین علامہ محمد اقبالؒ اور قائداعظم محمد علی جناحؒ نے پاکستان قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات اسلامی دستور حیات، اسلامی نظام سلیکشن، اسلامی نظام مملکت پاکستان میں نافذ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے کیلئے یہ ارض پاک حاصل کی تھی۔



باباجی عنایت اللہ

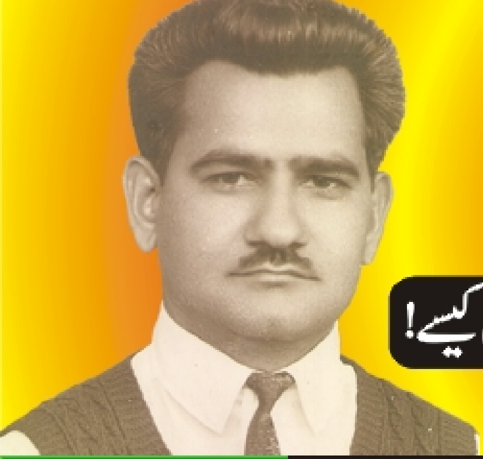


جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا، علامہ طاہر القادری عمران خان، شیخ رشید، چوہدری برادران اسکو بچانے آن پہنچے ہیں

نمبر۱۔ پاکستان کے ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی خزانہ، ملک کے شاہی حکومتی ایوانوں اور حکومتی اداروں پر مارشل لا کی گن پوائنٹ پر قبضہ کرنے والا، ملکی آئین توڑنے والا، مارشل لا کا مجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے دو تین کور کمانڈر اسکا ملک لوٹنے والا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، ملکی غیر ملکی قرضوں ملک کے وسائل، خزانہ، دولت، لوٹنے والے تمام مجرموں کے ملک، بیرون ممالک میں پھیلے ہوئے سرے محلوں، رائے ونڈ ہاؤسوں، ملوں، فیکٹریوں کارخانوں، تجارتی اداروں کی ملکیتوں، ملکی غیر ملکی قرضوں، آئی ایم ایف کے تمام قرضوں، اقتدار کی نوک پر رشوت، کمیشن، کرپشن سے اکٹھا کیا ہوا، ۲۵۰ ارب ڈالروں کو اپنے اپنے بنکوں میں منتقل کروانے، این آر او کا مجرمانہ قانون بنانے، اوران تمام معاشی، معاشرتی، دینی جرائم، تمام قتال کے کیس ۱۹۴۷ سے لیکر این آر او کا مجرمانہ قانون نافذ العمل ہونے تک کے تمام حکومتی ٹولہ کے مجرموں کے جرائم کے کیسوں کی اجتماعی معافی اور نئے جرائم کا جنم ایک ناقابل معافی جرم اور ایک ناقابل برداشت ڈاکہ ہے۔ مارشل لا کی گن پوائنٹ پر نافذ کرنے والے مجرموں اور انکی باقیات کا ان جرائم کو جاری رکھنا ملک وملت کی بد نصیبی کی انتہا اور نو لاکھ فوجی سپاہ کی عظمت وحرمت اور شہرت کو روندتے جا رہے ہیں۔ افواج پاکستان کو سوچنا ہوگا۔!

نمبر۲۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی حکومت کے بعد این آر او اور ۵۱ فیصد حقوق نسواں جیسے قوانین اور ملک دشمن پالیسیوں اور پاکستان کا ۵۱ فیصد حقوق نسواں کا ایک تاریخی ڈاکہ کو جاری رکھنا ایک گھناؤنا جرم ہے۔ جسکے ذریعے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ انکی نسلوں کی معاشی معاشرتی دینی دولت کو لوٹنے کا لامتناہی سلسلہ جاری ہے۔ شمالی علاقہ جات کے عوام کو طالبان، دہشت گرد کا نام دے کر انکا قتال بند کرنا اور ان پر ڈرون حملوں کو ختم کرنا اسکی باقیات کا فرض تھا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف تو ملک چھوڑ کر چلا گیا۔ اسکے دو تین کور کمانڈرز مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی شجاعت حسین،، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، شیخ رشید، دوسرے اتحادی حکومتی ٹولہ کے مجرموں کی باقیات پر مشتمل تمام مجرموں نے ملک کی حکومت کا چارج سنبھال لیا ہے تمام این آر او کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے دہشت گرد ۵۱ فیصد حقوق نسواں جیسے استحصالی قوانین مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت جیسے فحاشی بے حیائی زناکاری پھیلانے والے غیر قرآنی باطل قوانین اسی طرح جاری ہیں۔





فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا، علامہ طاہر القادری عمران خان، شیخ رشید، چوہدری برادران اسکو بچانے آن پہنچے ہیں

اسلامی تہذیب کو مغربی کلچر کے نظام حیات میں بدلنے کا مجرمانہ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے شاہی اخراجات کا شاہی بجٹ پاکستان کے عوامی خزانہ وسائل مال ودولت ذرائع آمدن تجارت پر قبضہ، علاوہ ازیں رشوت کمیشن کرپشن کے نسوانی ڈاکے بتدریج بڑھتے جا رہے ہیں۔ ۵۱ فیصد حکومتی ٹولہ کی مستورات جو ایم پی اے، ایم این اے۔ سینٹر، مشیر، وزیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، سفیر، سپیکر وزیر اعظم، صدر مملکت جیسے حکومتی ایوانوں پر بتدریج مسلط ہوتی آ رہی ہیں۔ اسطرح حکومتی ٹولہ کی ۵۱ فیصد مستورات کے مراعات یافتہ طبقہ کی فوج شاہی منصف شاہی افسر شاہی کی شاہی افواج پاکستان کی انتظامیہ، عدلیہ اور افواج پاکستان میں کینسر کی طرح پھیلتی جا رہی ہیں۔ ملک کے ۱۸۔۲۰ کروڑ مظلوم و مجبور عوام کو جمہوریت کے باطل غاصب استحصالی نظام حکومت کے قیدی، غلام، محکوم عوام کو انکی شاہی تنخواہوں، شاہی ایوانوں، شاہی رہائشوں، قیمتی گاڑیوں، پٹرول، پروٹوکول سٹاف بیشمار دوسرے شاہی اخراجات کو برداشت کرنے کا پابند بناتے آ رہے ہیں۔ انکے اضافی شاہی اخراجات کو مہیا کرنے کیلیے ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام پر ٹیکسوں، بجلی گیس پانی کے بلوں اور مہنگائی کے اضافہ سے انکو خودکشیوں کا ایندھن بنائے جا رہے ہیں۔ انکی یہ تمام جرائم محب وطن نو لاکھ معصوم فوجی سپاہ کی تاریخ کا عنوان بنتے جا رہے ہیں۔

نمبر ۳۔ اہل وطن ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے ستر فیصد کسان، انتیس فیصد مزدور محنت کش ہنرمند عوام الناس کی محنت و مشقت سے کمائی ہوئی دولت کو چھین لیا انکو ضروریات حیات سے محروم کرنے کا عمل جاری انکو مالی اذیتوں تنگ دستی، بیروزگاری خودکشیوں، خودسوزیوں کی چتا میں دھکیل دیا گیا۔ مارشل لا کی گن پوائنٹ پر ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر حکومتی ٹولہ کا خزانہ پر ڈاکہ، اسلام کے نظام حیات کی بنیادی اکائی چادر و چاردیواری کو مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کے ذریعے مسلم امہ کی ازدواجی زندگی کا پاک وطیب نظام حیات ختم کر کے پاکستان کی اسلامی مملکت کو فحاشی بے حیائی، بدکاری زناکاری کا ریڈ لائیٹ ایریا بنانے کا جرم رائج ہو چکا ہے۔ این آر او کے حکومتی ٹولہ کے مجرموں سے حکومت بھی لینی ہے اور لوٹا ہوا مال و متاع بھی۔ مغربی جمہوریت کا استحصالی نظام حکومت کو ختم کرنا اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کو رائج کرنا اہل وطن مسلم امہ انکی نسلوں اور نو لاکھ فوجی سپاہ کا فرض بنتا ہے۔ انکی شاہی تنخواہوں، شاہی مراعات اور شاہی نظام حیات، عوامی سطح یعنی کسان، مزدور محنت کش ہنرمند کی آمدنی تک محدود کرنا عدل و انصاف کا بنیادی تقاضا ہے۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا، علامہ طاہر القادری عمران خان، شیخ رشید، چوہدری برادران اسکو بچانے آن پہنچے ہیں

کیا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ، ملکی ملی دہشت گرد ٹولہ، نو سال تک ملکی خزانہ وسائل لوٹنے والے رہزن ہیں یا نو لاکھ فوجی محکوم سپاہ، پولیس، رینجرز کی سپاہ، نچلے درجہ کا شودر طبقہ کسان مزدور محنت کش ہنر مند انکے والدین اور مارشل لا کی مقتولہ ۱۸۔۲۰ کروڑ شودر عوام، مقید عوام، محکوم عوام، مظلوم عوام ملکی دشمن، ملکی مجرم اور طالبان اور دہشت گرد ہیں۔

نمبر ۴۔ اے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے ملک دشمن بہروپیو !۔اے افواج پاکستان کی عزت وحرمت کو نوچنے والے ڈکٹیٹرو۔! اے مارشل لا کے مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے پرستارو۔اے اسلام کے روپ میں جمہوریت کے نظام کفر کے پجاریو۔! اے ہارس ٹریڈنگ کے نظام حکومت کے رہزنوں۔! اے این آر او کے مجرمانہ قانون کے مجرم حکمرانوں۔! اے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ انکی نسلوں کو اسلامی جمہوریت کے متضاد، مغربی جمہوریت کے کفر کے کلچر میں کنورٹ کرنے والے دہشت گردو۔! اے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کے وسائل، ذرائع آمدن، تجارت اور انکے خون پسینے سے کمائے ہوئے خزانہ کو لوٹنے والے رہزنوں۔! اے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں کی باقیات۔تم کیسے اس غاصب، مذہب کش مغربی جمہوریت اسکے استحصالی نظام حکومت پر اپنی اجارہ داری کو ختم ہوتے دیکھ سکتے ہو۔! اہل وطن مسلم امہ جمہوریت کے الیکشن نہیں اسلامی جمہوریت کے یونین کونسل کی سطح سے لیکر ضلعی سطح تک سلیکشن کے ذریعے دینی صفات اعلیٰ کردار کے ارکان کو از خود چنیں گے۔ مسلم امہ اسکی جمعیت سیاسی پارٹی کے فرقوں، مختلف قرآن حکیم کے متضاد کفر کے منشوروں میں تقسیم ہونے ہارس ٹریڈنگ نظریہء ضرورت کے مجرموں کے جرائم سے بچ نکلے گی

نمبر ۵۔ اسی معاشرے میں سے نبی کریم ﷺ کے قریب ترین زندگی کے اسوہ حسنہ، حسن خلق، امانت ودیانت کے وارثوں کو اپنے ضمیر کی روشنی میں چن کر انکے سپرد نظام مملکت قائم کرنا ہے۔تمام زانی، شرابی، بددیانت، جاگیردار، سرمایادار، فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکا مارشل لا کا فوجی سیاسی ملکی غدار، ملک دشمن حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق کے چوہدری برادران، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، شیخ رشید اور دوسرے اتحادی ملکی لٹیرے، پاکستان، افغانستان کے پانچ چھ لاکھ بچے بوڑھے جوانوں کے قاتل شمسی ائیر بیس کو غیر ممالک کی چھاؤنی بنانے والے ملکی غدار، ملک دشمن عوامی کٹہرے میں کھڑے ہیں۔





فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا، علامہ طاہر القادری عمران خان، شیخ رشید، چوہدری برادران اسکو بچانے آن پہنچے ہیں

لال مسجد کے مدرسہ حفصہ کی سات ہزار میں سے بیشتر طالبات کے قاتل پھانسی کے پھندے پر لٹکتے نظر آ رہے ہیں۔ ملک کو ان دہشت گردوں سے بچانا پاکستانی عوام کا فرض ہے۔ جناب علامہ طاہر القادری صاحب یہ تو بتائیں کہ آپ نے مغرب کے تمام ممالک کا جمہوریت کا آئین پڑھا، اسکی تفصیل بیان کی، تمام ہارس ٹریڈنگ، نظریہ ضرورت کے بدنام زمانہ مارشل لا کے قاتلوں، لال مسجد کی سات ہزار طلبا، طالبات میں سے بیشتر کے قاتلوں، ملکی سطح پر ریموٹ کنٹرول کے ذریعے عوامی قتال کرنے والے قاتلوں فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے غدار مجرموں کی بات تو کرو۔ ملک میں خانہ جنگی کا دروازہ نہ کھولو۔ اسلامی جمہوریت کا نام تو لے لو۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کی بات تو کر ڈالو، پاکستان کی سرزمین میں مغربی جمہوریت کے کلچر کی تبلیغ تو نہ کرو! تم کیسے مسلم امہ کے دینی رہنما ہو، بات تو آپ قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات اخلاقیات کی کرتے اور اطاعت آپ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے کفر کی کرتے ہیں۔ ملکہ الزبتھ سے وفاداری کا حلف اٹھانے والا مغربی جمہوریت اور اسکے آئین کے خلاف کیسے لب کشائی کر سکتا ہے۔ آپکو اپنی منزل کے راستہ کی رہنمائی کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ آپ سے ملتجی ہوں کہ اس جہان فانی کو الوداع کہنے سے قبل اپنی منزل کا قبلہ درست کر لو۔ آپ اپنے پیروکاروں کے پندرہ بیس افراد کے قتال اور اسی نوے زخمی افراد کا حساب تو مانگ رہے ہو۔ جبکہ لال مسجد کی بیشتر طالبات کے قاتل تمہاری آغوش میں پہنچتے جا رہے ہیں انکا حساب کس نے چکانا ہے۔





پاکستان کا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، انسانیت کا دشمن، عوامی قاتل عدالتی کٹھرے میں تنہا کھڑا ہے

نمبر۱۔ پاکستان کے ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی خزانہ، ملک کے شاہی حکومتی ایوانوں اور حکومتی اداروں پر قبضہ کرنے والا، ملکی آئین توڑنے والا، مارشل لا لگانے والا، ملکی غدار، ملک دشمن فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے دو تین کور کمانڈر اسکا ملک لوٹنے والا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، ملکی غیر ملکی قرضوں اور ملک کے وسائل، خزانہ، دولت، لوٹنے والے مجرم۔ تمام مجرموں کے ملک اور بیرون ممالک پھیلے ہوئے سرے محلوں، رائے ونڈ ہاؤسوں، شاہی پیلسوں ملوں فیکٹریوں کارخانوں، تجارتی اداروں کی ملکیتوں، ملکی غیر ملکی قرضوں، آئی ایم ایف کے تمام قرضوں، اقتدار کی نوک پر رشوت، کمیشن، کرپشن سے اکٹھے کیئے ہوئے، ۲۵۰ ارب ڈالرز کو اپنے اپنے بنکوں میں منتقل کروانے، ۵۱ فیصد حقوق نسواں کا قانون نافذ کرنے، این آر او کا مجرمانہ قانون بنانے، ان تمام معاشی جرائم، تمام معاشرتی جرائم، تمام دینی قتال کے کیس ۱۹۴۷ سے لیکر این آر او کا مجرمانہ قانون نافذ العمل ہونے تک، تمام فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مارشل لا کے غداروں ملک دشمن مجرموں کے ہر قسم کے تمام جرائم کی اجتماعی معافی کے احکام جاری کر دیئے جو غیر آئینی غیر اسلامی غیر اخلاقی اور اسلامی دستور حیات کے منافی ہیں۔ مارشل لا کا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈر، اسکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، افواج پاکستان کے نو لاکھ سپاہ کے کردار و تشخص، عزت و حرمت، اسکی شان اور آن کو کچل چکا ہے۔ اب اسکی باقیات وہی جرائم جاری کیئے ہوئے ہے۔

نمبر۲۔ اسی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی باقیات کے مجرموں کو پاکستان میں نئے معاشی معاشرتی، دینی قتال کے جرائم کا دوزخ نئے سرے سے سلگانے کا اجازت نامہ ایک ناقابل معافی جرم اور ایک ناقابل برداشت ڈاکہ ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈروں انکی باقیات کا کردار نو لاکھ سپاہ کی رسوائی اور تذلیل کا سبب بن چکا ہے۔ حب وطن اہل بصیرت مسلم امہ کی نو لاکھ سپاہ کو سوچنا ہوگا۔ انکو از خود ایسے ملک دشمن چند عناصر کو کیفر کردار تک پہنچانا ہوگا

نمبر۳۔ علامہ طاہر القادری اور عمران خان صاحب کیا آپ کا احتجاج این آر او کے مجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے ساتھی دو تین کور کمانڈروں، اسکے وزیر اعظم شوکت عزیز، اسکے مسلم لیگ ق کے پرویز الہی شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، اپنی کلوتی پارٹی کے اکلوتے رہنما شیخ رشید اور دوسرے اتحادی حکومتی ٹولہ کے ملک دشمن، ملکی غداروں، بار بار ملکی آئین توڑنے والے عادی مجرموں نے ۹ سال تک پاکستان کو کیوبا سے بدترین جیل اور اہل وطن کو قیدی غلام، محکوم بنانے والوں کا درج بالا جرائم کا حساب بیباک یا ختم کرنے آ ؤ ہو۔



بابا جی عنایت اللہ



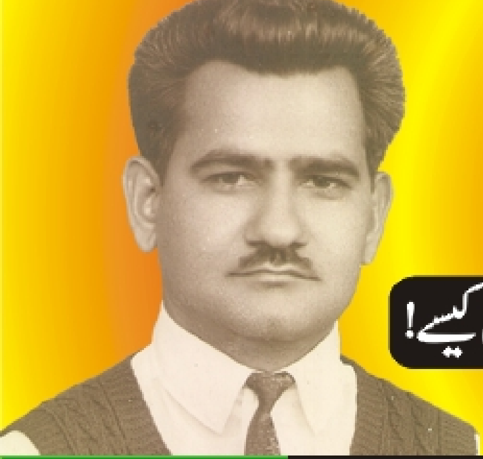
جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

پاکستان کا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، انسانیت کا دشمن، عوامی قاتل عدالتی کٹھرے میں تنہا کھڑا ہے

فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی حکومت اور اسکے بعد، اسکی باقیات کا این آر او کے تمام مجرموں، ۵۱ فیصد حقوق نسواں جیسے استحصالی قوانین کی تمام حکومتی ٹولہ کی مجرم رہزن مستورات، ملکی وسائل اور خزانہ پر ڈاکہ اور ملک دشمن، اسلام دشمن، عوام دشمن تمام پالیسیوں کو جاری رکھنے اور انکی باقیات کو تحفظ فراہم کرنے کیلئے تشریف لائے ہو۔ جنہوں نے اپنے ٹولہ کی مستورات کو مارشل لا کی گن پوائنٹ پر مخلوط حکومت کا حصہ بنایا۔ ملک کا نصف سے زیادہ مزید بجٹ ایک رہزن کی طرح لوٹنے اور ایک ڈاکو کی طرح چھیننے کا عمل جاری رکھنے کیلئے تشریف لائے ہو۔ پاکستان میں فحاشی بے حیائی بدکاری زناکاری کو پھیلانے اور مغربی کلچر کو پروان چڑھانے آئے ہو۔ آپ نے ان مجرموں کی نشان دہی کرنے سے گریز کیا ہے۔ کیا یہی آپکی سیاست کا حصہ ہے۔

نمبر۴۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے حکومتی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ جنہوں نے لال مسجد کی طالبات اور شمالی علاقہ جات کی عوام کا قتال کر کے رکھ دیا تھا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی حکومت ختم ہونے کے بعد، اسکی باقیات نے اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والے عوام الناس اور خاص کر شمالی علاقہ جات کے مسلم امہ کے فرزندان کو طالبان، دہشت گرد کا نام دیکر انکا قتال آج تک اسی طرح جاری کر رکھا ہے۔ پاکستانی عوام پر ڈرون حملے بھی جاری ہیں ملک دشمن تمام پالیسیاں، ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر نصف سے زائد بجٹ لوٹنے کا ڈاکہ، اسکے علاوہ تمام مجرمانہ قوانین جوں کے توں جاری ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف انہی جرائم کی وجہ سے تو پہلے ملک بدر ہوا پھر جیل بھیج دیا گیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے دو تین کور کمانڈروں کی وجہ سے نو لاکھ سپاہ کی شہرت پر بہت برا اثر پڑا۔ افواج پاکستان کو معاشی معاشرتی دینی قاتل بنا کر رکھ دیا۔ لیکن بدقسمتی سے اس کے دو تین کور کمانڈروں وزیر اعظم شوکت عزیز مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، اکلوتی سیاسی لیگ کا اکلوتا رہنما شیخ رشید، دوسرے اتحادی حکومتی ٹولہ کے ملکی غداروں، ملکی مجرموں کی باقیات پر مشتمل تمام مجرموں نے اسکا چارج سنبھال رکھا ہے۔ کیا آپ انکو تحفظ فراہم کرنے یا کیفر کردار تک پہنچانے آئے ہو۔

نمبر۵۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف تو جیل میں ہے۔ لیکن اسکے این آر او کے تمام فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے دہشت گرد۔ ۵۱ فیصد حقوق نسواں جیسے استحصالی قوانین، مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت جیسے فحاشی بدکاری زناکاری کا ناسور پھیلانے اور ملکی وسائل اور خزانہ لوٹنے والے قرآن حکیم کے آئین نظریات کے خلاف غیر قرآنی قوانین مسلط کرنے والے، انکی مستورات کا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مجرم مستورات اسی طرح حکومتی ایوانوں پر قابض ہو کر ملکی خزانہ لوٹے جا رہی ہیں۔





پاکستان کا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، انسانیت کا دشمن، عوامی قاتل عدالتی کٹھرے میں تنہا کھڑا ہے

اسلامی تہذیب کو مغربی کلچر کے کفر کے نظام حیات میں بدلنا ۵۱ فیصد اپنی ہی مستورات کے شاہی اخراجات کا حکومتی بجٹ جاری رکھنا۔حکومتی ٹولہ انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی شاہی تنخواہوں، شاہی مراعات، شاہی ایوان، شاہی رہائشوں، قیمتی انمول گاڑیاں، پروٹوکول سٹاف پاکستان کے خزانہ، وسائل مال ودولت ذرائع آمدن، تجارت پر مارشل لا کی گن پوائنٹ پر قبضہ اور رشوت کمیشن کرپشن کے نسوانی ڈاکے جاری رکھنا۔۵۱ فیصد حکومتی ٹولہ کی مستورات کی ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر، مشیر، وزیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، سفیر، سپیکر، وزیر اعظم، صدر مملکت جیسے حکومتی ایوانوں پر قبضہ جاری رکھنا حکومتی ٹولہ کی ۵۱ فیصد مستورات کے مراعات یافتہ طبقہ کی فوج شاہی منصف شاہی افسر شاہی کی شاہی فوج کو پاکستان کی انتظامیہ، عدلیہ اور افواج میں پھیلانے کا عمل جاری رکھنا ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کا معاشی معاشرتی دینی قتال نہیں ہے۔کیا پاکستان کو لادین ریاست بنانے کا عمل جاری نہیں، اسکو فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انکی باقیات کے دہشتگردوں یا عوام الناس نے روکنا ہے۔

نمبر۶۔ جناب علامہ طاہر القادری اور عمران خان صاحب کیا آپ کا احتجاج این آر او کے تمام مجرموں اور خاص کر مارشل کے مجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے ساتھی دو تین کور کمانڈروں، اسکے وزیر اعظم شوکت عزیز، اسکے مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی، شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، اپنی کلوتی پارٹی کے اکلوتے سپوت شیخ رشید اور دوسرے اتحادی حکومتی ٹولہ کے ملک دشمن، ملکی غدار، ملکی آئین توڑنے اور ۹ سال تک پاکستانی عوام کو کیوبا سے بدترین جیل اور اہل وطن کو قیدی، غلام، محکوم بنانے والوں اور پاکستان میں مارشل لا کی گن پوائنٹ پر رات مچانے والوں اور درج بالا جرائم کا حساب چکانے اور بیباک کرنے کیلئے میدان سیاست میں آئے ہو یا انکو تحفظ مہیا کرنے یا اسی نظام حکومت کو جاری رکھنے کیلئے آئے ہو۔

نمبر۷۔ پاکستان کے ۱۸۔۲۰ کروڑ مظلوم، قیدی، غلام، محکوم مسلم امہ اور انکی نسلوں کا معاشی قتل معاشرتی استحصال کا عمل جاری رکھنا۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کا مجرمانہ نظام حکومت اور اسکا استحصالی حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی شاہی تنخواہوں، شاہی ایوانوں، شاہی رہائشوں، قیمتی گاڑیوں، پٹرول، پروٹوکول سٹاف بیشمار دوسرے شاہی اخراجات، انکی رشوت کمیشن کرپشن کے نظام حکومت کو جاری رکھنا، ملک وملت کے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں پر ٹیکسوں بجلی، گیس، پانی کے اضافی بلوں اور مہنگائی میں اضافے جاری رکھنا،



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



پاکستان کا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، انسانیت کا دشمن، عوامی قاتل عدالتی کٹھرے میں تنہا کھڑا ہے

ستر فیصد کسان، انتیس فیصد مزدور محنت کش ہنر مند عوام الناس کی محنت و مشقت سے کمائی ہوئی دولت کو مارشل لا کی گن پوائنٹ پر چھیننے کا عمل اور مارشل لا کے مردوزن کی لوٹ مار جاری رکھنا اہل وطن پر ایک اذیتناک حکومتی ظلم بے رحم معاشی تشدد ہے

نمبر ۸۔ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو ضروریات حیات سے محروم کرنے کا جرم۔ انکو مالی اذیتوں تنگ دستی، بیروزگاری خودکشیوں، خودسوزیوں کی چتا میں دھکیلنے کا جرم۔ مارشل لا کی گن پوائنٹ پر ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر حکومتی ٹولہ کا خزانہ پر حقوق نسواں کا ڈاکہ جاری رکھنے کا جرم۔ قرآن حکیم کے نظام حیات کی بنیادی اکائی چادر و چار دیواری کو مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کے نظام کو مسلط اور نافذ العمل رکھنے کا جرم۔ مسلم امہ کی خانگی، ازدواجی زندگی کا پاک و طیب نظام حیات ختم کرنے کا جرم۔ پاکستان کی اسلامی مملکت کو فحاشی بے حیائی بدکاری زناکاری کو نافذ اور جاری رکھنے کا جرم پاکستان کو ریڈ لائیٹ ایریا میں کنورٹ کرنے کا قانون نافذ رکھنے کا جرم۔ این آر او کے حکومتی ٹولہ کے وہشت گردوں مجرموں سے لوٹا ہوا مال و متاع واپس نہ لینے کا جرم۔ ستم بالائے ستم این آر او کے مجرموں کو بار بار حکومت میں شامل کرنے کا جرم، فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے مغربی جمہوریت کے قرآن حکیم کے نظریات کے متضاد استحصالی نظام حکومت کو جاری رکھنے کا جرم۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کو رائج نہ کرنے کا جرم۔ اہل وطن مسلم امہ انکی نسلوں پر مارشل لا کے باطل، غاصب، استحصالی قوانین، ملک دشمن پالیسیوں کو بدستور جاری رکھنے کا جرم۔ ۱۸۔ ۲۰ کروڑ اہل وطن مسلم امہ، انکی نسلوں کے ساتھ ظلم و جبر اور ایک سلسلہ جرائم کو جاری رکھنے کا ایک لامتناہی عمل ہے۔ انکی شاہی تنخواہیں، شاہی مراعات، رشوت کمیشن کرپشن اور تمام ذرائع آمدن کو ختم کرنے، بقایا کو عوامی سطح یعنی کسان، مزدور محنت کش ہنر مند، معلم، کی آمدنی کے مطابق محدود کرنا، انکی کٹیا کے مطابق انکو رہائشیں مہیا کرنا، ۱۶ لاکھ قیمتی گاڑیوں کا حکومتی کلچر ختم کرنا اور پبلک ٹرانسپورٹ کا نظام رائج کرنا ملک و ملت کی بنیادی ضرورت ہے۔ اسلامی جمہوریت کا نفاذ، مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا مسلم امہ کا طیب فریضہ ہے۔ کیا آپ اس فریضہ کو ادا کرنے آئے ہو۔ اہل وطن مسلم امہ کو جواب دیں۔

نمبر ۹۔ جناب علامہ طاہر القادری اور عمران خان صاحب کیا آپ کا احتجاج این آر او کے تمام مجرموں اور خاصکر مارشل لا کے مجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے ساتھی دو تین کور کمانڈروں، اسکے وزیر اعظم شوکت عزیز، اسکے مسلم لیگ ق کے پرویز الہی، شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین،





پاکستان کا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، انسانیت کا دشمن، عوامی قاتل عدالتی کٹھرے میں تنہا کھڑا ہے

اپنی کلوتی پارٹی کے اکلوتے سپوت شیخ رشید، دوسرے اتحادی حکومتی ٹولہ کے ملک دشمن، ملکی غداروں، ملکی آئین توڑنے اور ۹ سال تک پاکستانی عوام کو کیوبا سے بدترین جیل اور اہل وطن کو قیدی، غلام، محکوم بنانے والوں اور پاکستان میں مارشل لا کی گن پوائنٹ پر رات مچانے والوں اور درج بالا جرائم کا حساب بیباک کرنے کیلئے شور مچا رکھا ہے یا انکو تحفظ فراہم کرنے کیلئے یہ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ کیا یہ تمام مجرم تمہارے ساتھ کھڑے نہیں۔!

نمبر ۱۰۔ کیا مارشل لا کا فوجی سیاسی مغربی جمہوریت کا حکومتی ٹولہ انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ، ملکی ملی دہشت گرد نو سال تک ملکی خزانہ وسائل لوٹنے والے رہزن ہیں یا نو لاکھ فوج، پولیس، رینجر کی محکوم سپاہ، نچلے درجہ کا شودر سرکاری غلام، محکوم طبقہ، کسان مزدور محنت کش ہنرمند انکے والدین اور مارشل لا کی ۱۸۔۲۰ کروڑ معاشی، معاشرتی، دینی مقتولہ شودر مسلم امہ اور انکی نسلوں کے مقید، محکوم، مظلوم فرزندان ملکی دشمن ملکی مجرم، رہزن، لٹیرے اور دہشت گرد ہیں۔ یا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ یا انکی باقیات طالبان اور دہشت گرد ہیں۔

نمبر ۱۱۔ جناب علامہ طاہر القادری اور عمران خان صاحب اور فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے ملک دشمن بہروپیو، اے مارشل لا کے مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے پرستارو، اے اسلام کے روپ میں مغربی جمہوریت کے نظام کفر کے پجاریو، اے ہارس ٹریڈنگ کے نظام حکومت کے رہزنو، اے جمہوریت کے این آر او کے مجرمانہ قانون کے مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی باقیات کے ساتھیو، اے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ انکی نسلوں کو اسلامی جمہوریت کے متضاد، مغربی جمہوریت کے کفر کے کلچر میں کنورٹ کرنے والے دہشت گردو، اے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کے وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، انکے خون پسینے سے کمائے ہوئے وسائل اور خزانہ کو لوٹنے والے رہزنو، تم کیسے اس نان کرپچن مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت اور اس پر اپنی اجارہ داری کو ختم ہوتے دیکھ سکتے ہو۔

نمبر ۱۲۔ کیا مسلم امہ مغربی جمہوریت کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے اجارہ داروں کے الیکشنوں کے شکنجوں میں مقید نہیں، جس پر انگریز کے دور کے چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کی اجارہ داری جاری ہے اور ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلیں انکے ووٹر بنا دیئے گئے ہیں۔ اس مجرمانہ مذہب کش مغربی جمہوریت کا اسلام دشمن دیپک راگ گاتے ہو۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

پاکستان کا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، انسانیت کا دشمن، عوامی قاتل عدالتی کٹہرے میں تنہا کھڑا ہے

اہل وطن اسلامی جمہوریت کے یونین کونسل کی سطح سے لیکر ضلعی سطح تک مسلم امہ کے نظام سلیکشن کے ذریعے دینی صفات، اعلیٰ کردار، بہترین اہلیت کے ارکان کو ازخود چننے کا اسلامی نظام جاری کرنا چاہتے ہیں۔ حلقہ انتخاب کے پانچ سات ہزار افراد پر مشتمل عوام اپنے من پسندیدہ نیک، صالح، امانت و دیانت میں یکتا نمائندوں کی سلیکشن کرنا چاہتے ہیں۔ پانچ سات افراد کا چناؤ کر کے مسجد شریف کے صحن تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ اس سلیکشن میں کوئی سیاسی یا اپوزیشن جماعت نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی فرد کسی فرد کی سلیکشن کے لئے کسی دوسرے فرد کو مجبور کر سکتا ہے۔ آزادیء رائے کا حق ہر فرد کا محفوظ ہوتا ہے۔ یونین کونسل سے لیکر تحصیل پھر ضلع کی سطح تک نظام مملکت کے نمائندگان کا چناؤ کر لیا جاتا ہے، ہر ضلع کو صوبہ بنانا بہتر ہوتا ہے۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے نمائندگان کے ذریعے ملک کا نظم و نسق چلایا جاتا ہے۔ قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے نظام مملکت کو نافذ العمل کیا جاتا ہے۔ مسلم امہ کی جمعیت سیاسی پارٹیوں کے فرقوں، مختلف قرآن حکیم کے متضاد کفر کے منشوروں میں تقسیم ہونے، ہارس ٹریڈنگ، نظریہء ضرورت جیسے تمام جرائم کے مجرموں سے بچ نکلتی ہے۔ طبقاتی نظام حیات، طبقاتی معاشی معاشرتی تقسیم شاہی ایوانوں شاہی تنخواہوں شاہی اخراجات اور عدل کش نظام حیات کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ ملکی وسائل ذرائع آمدن تجارت ملکیتیں مسلم امہ اور انکی نسلوں کے ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام کی ملکیت بن جاتی ہیں۔

نمبر ۱۳ تمام بنیادی نمائندوں سے لیکر تحصیل ضلع اور وفاقی نظام مملکت کے نمائندگان تک کو ملکی ملی خزانہ سے ایک عام کسان، مزدور، محنت کش، ہنر مند اور عوام الناس کی ضروریات حیات کے مطابق رہائش کیلئے ایک جیسی سادہ سی کٹیا قلیل سی ضروریات حیات ملکی خزانہ سے مہیا کی جاتی ہیں۔ جس پر کسی اہل وطن کو اعتراض یا شکائیت نہیں ہوتی۔ قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں جدید تعلیمی نصاب ایک جیسے تعلیمی ادارے قائم کئے جاتے ہیں۔ ایک خوبصورت، خوب سیرت، دلربا، اصول اعتدال و مساوات پر مشتمل ایک جیسا معاشرہ تیار ہوتا ہے۔

نمبر ۱۴۔ اسی معاشرے میں سے حضور نبی کریم ﷺ کے قریب ترین زندگی کے اسوہ حسنہ، حسن خلق، امانت و دیانت کے وارثوں کو اپنے ضمیر کی روشنی میں اپنے نمائندے چن کر انکے سپرد نظام مملکت کر دیا جاتا ہے۔ تمام زانی، شرابی، بددیانت، جاگیردار، سرمایادار، فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکا مارشل لا کا فوجی سیاسی ملکی غدار، ملک دشمن حکومتی ٹولہ اس کا وزیراعظم شوکت عزیز مسلم لیگ ق شجاعت حسین پرویز الٰہی، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی لیگ کے شیخ رشید اور دوسرے اتحادی ملکی معاشی، معاشرتی، دینی لٹیرے، رہزن اپنی موت خود مر جاتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

پاکستان کا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، انسانیت کا دشمن، عوامی قاتل عدالتی کٹہرے میں تنہا کھڑا ہے

نمبر۱۵۔ پاکستان اور برادر ملک افغانستان کے پانچ چھ لاکھ بچے بوڑھے جوانوں کے قاتل، شمسی ائیر بیس کو امریکہ اسکے اتحادی ممالک کی چھاؤنی بنانے والے ملکی غدار، ملک دشمن، انسانیت کے قاتل عوامی کٹہرے میں کھڑے ہیں۔ لال مسجد کے مدرسہ حفصہ کی سات ہزار طلبا طالبات میں سے بیشتر کا قتال کرنے والے پھانسی کے پھندے پر لٹکتے نظر آتے ہیں۔ ملک کو مغربی جمہوریت، اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے دہشت گردوں کے معاشی معاشرتی دینی قتال سے بچانا پاکستانی مسلم امہ اور انکی نسلوں کا حق اور فرض ہے۔

نمبر۱۶۔ جناب علامہ طاہر القادری اور عمران خان صاحب یہ تو بتائیں کہ آپ نے مغرب کے تمام ممالک کا جمہوریت کا آئین پڑھا، انکی تفصیل، انکی تشریح ٹی وی پر بڑی وضاحت سے بیان کی، آپ بہترین عالم اور مغربی جمہوریت کے سکالر ہیں۔ تمام ہارس ٹریڈنگ، نظریہ ضرورت کے بدنام زمانہ مارشل لا کے غداروں، ملک دشمن رہزنوں، لال مسجد کی طالبات، طلبا کے قاتلوں، ملکی سطح پر ریموٹ کنٹرول کے ذریعے عوامی قتال کرنے والے قاتل فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے غدار مجرموں، انکے تیار کیے ہوئے نان کرسچن جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت کی بات تو کرو۔ آپکی زبان اور لب بار بار کیوں خشک ہوتے، نفرت و نفاق کے جراثیم اگلتے اور پاکستان کے عوامی جسد کو کینسر کی طرح چمٹتے، ملک میں خانہ جنگی کا دروازہ کھولتے جا رہے ہیں۔ اے مفکر جمہوریت، اسلامی جمہوریت کا نام تو ایک بار لے ڈالو۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے نفاذ کی بات تو کر ڈالو پاکستان کی سرزمین میں مغربی جمہوریت اسکے قرآن حکیم کے نظریات کے متضاد کلچر کی تبلیغ تو نہ کرو۔ اپنی جانوں پر ظلم کرنا بند کر دو، عوام کو گمراہ نہ کرو۔

نمبر۱۷۔ اے علامہ طاہر القادری صاحب، یہ درست ہے کہ آپ نے برطانیہ کی شریعت حاصل کرنے کیلیے برطانیہ کی شرائط اسکے نان کرسچن جمہوریت کے انسانی تخلیق کردہ مادہ پرستوں کے نظام حکومت کی وفاداری کا حلف اٹھایا ہوا ہے۔ جناب علامہ طاہر القادری صاحب تم کیسے مسلم امہ کے دینی رہنما ہو کہ بات تو قرآن حکیم کے آئین، نظریات تعلیمات اخلاقیات کی کرتے اور اطاعت اور تعریف آپ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے کفر کی کرتے ہو۔ ملکہ الزبتھ سے وفاداری کا حلف اٹھانے والا مغربی جمہوریت، اسکے آئین کے خلاف کیسے لب کشائی کر سکتا ہے۔ آپکو اپنی منزل کے راستہ کی رہنمائی کی اشد ضرورت ہے۔ آپ سے ملتجی ہوں کہ اس جہان فانی کو الوداع کہنے سے قبل اپنی منزل اور عقیدے کا قبلہ درست کر لو۔





پاکستان کا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، انسانیت کا دشمن، عوامی قاتل عدالتی کٹھرے میں تنہا کھڑا ہے

کیا ماڈل ٹاؤن لاہور کی مقتولہ عوام کے حسینی قافلہ میں آپ کا کوئی بھائی، بہن، بیٹا بیٹی، ماں باپ، بہنوئی داماد، نواسی نواسا یا کوئی اور رشتہ دار موجود ہے۔ کیا آپکے بچے بیرون ممالک زیرِ تعلیم یا کاروبار میں مصروف نہیں، اپنے پیروکاروں، رہگذر افراد کے دس پندرہ افراد کے قتال اور چالیس پچاس زخمی افراد کا حساب تو مانگ رہے ہو۔ دوسری طرف لال مسجد کی سات ہزار طالبات میں سے بیشتر کا قتال کرنے والے قاتل، فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے دو تین کور کمانڈروں، مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی، شجاعت حسین ایم کیو ایم کے الطاف حسین اپنی اکلوتی لیگ کے اکلوتے لیڈر شیخ رشید انکے حواری سیاسی جماعتوں کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ جنہوں نے ملکی آئین توڑا مارشل لا کی گن پوائنٹ پر ملک کو ۹ سال تک یرغمال بنائے رکھا، مارشل لا کی گن پوائنٹ پر پاکستان کیوبا کی بد ترین جیل میں بدل رکھا، مارشل لا کا این آر او کا مجرمانہ قانون مسلط کیا، ملک کے وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، خزانہ لوٹا۔ امریکہ اسکے حواری ممالک کی افواج اور خفیہ فوجی ایجنسیوں کو فوجی ڈکٹیٹر اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے غیر آئینی حکومت بچانے کیلئے پاکستان میں داخل ہونے کی اجازت دی۔ کیا آپ ان ملکی ملی غداروں کی مدد بزور خطابت کرنے آئے ہو۔

نمبر ۱۸۔ صوبہ سرحد کے اور خاص کر شمالی علاقہ جات کے عوام کی افغانستان کے عوام کے ساتھ رشتہ داریاں آپس میں صدیوں سے قائم ہیں۔ انکے آپس میں تعلقات چلے آ رہے تھے۔ وہ امریکی جنگ میں افغانستان کی مدد و معاونت کرتے اور جہاد کے نام پر دینی درسگاہوں کے طلبا اور عوام امریکی افواج کیخلاف جنگ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ امریکہ اور پاکستان کا فوجی سیاسی مارشل لا کا ٹولہ انکو طالبان اور دہشت گرد کے نام سے پکارتا جو پاکستان میں پہلے ہی اسلامی نظام مملکت کے نفاذ کیلئے حکومتی ٹولہ کے خلاف برسرِ پیکار تھے۔ امریکہ اور اسکے اسلام دشمن اتحادیوں نے پاکستان میں انکے خلاف مل کر فوجی اپریشن شروع کر رکھا ہے۔ انہوں نے اپنی خفیہ ایجنسیوں انڈیا کی را، اسرائیل کی مساد امریکہ کی بلیک واٹر کی مدد سے طالبان، دہشت گردوں کی اپنی تنظیمیں ترتیب دیں۔ اپنے طالبان اور دہشت گردوں کیلئے ڈالروں کا منہ کھول دیا، اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والے طالبان کے خلاف کئی طالبان کی جعلی، بوگس تنظیمیں تیار کیں۔ دنیا بھر سے خریدے ہوئے دہشت گردوں کو اکٹھا کیا۔ جدید ریموٹ کنٹرول جدید اسلحہ انکو مہیا کیا۔ انکے ذریعے افغانستان کی جنگ کو امریکہ، اسکے اتحادی ممالک نے پاکستان کے اندر تک پھیلا دیا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



پاکستان کا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، انسانیت کا دشمن، عوامی قاتل عدالتی کٹہرے میں تنہا کھڑا ہے

امریکی دہشت گردوں کے ہر جرم ہر قتال ہر قسم کے ظلم اور دہشت گردی کو امریکہ اور مارشل لا کا فوجی سیاسی ٹولہ، اسکے زیر سایہ ملکی میڈیا کے اینکرز تجزیہ نگاروں کا ذرائع ابلاغ کا ٹولہ جھوٹ پر مبنی دینی درسگاہوں کے طلبا اور شمالی علاقہ جات کے عوام کے خلاف پراپیگنڈہ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ میں بدلتا رہا۔ امریکی دہشت گردوں کے تمام جرائم انکے کھاتے ڈالتے، بیگناہ دینی درسگاہوں کے طلبا اور عوام کو ان تمام جرائم کا مجرم ٹھہراتا اور پاکستانی پولیس رینجر فوج، کی سپاہ، انڈیا، اسرائیل اور امریکہ کی خفیہ ایجنسیوں کے دہشت گرد جدید ریموٹ کنٹرول، میزائلوں، ڈرون حملوں کے ذریعے شمالی علاقہ جات اور پاکستان کے معصوم بیگناہ بچے، بچیوں بوڑھوں جوانوں کا قتال اور پاکستان کی شہرت خراب کرتے دہشت گرد بنا کر پیش کرتے آرہے ہیں

نمبر ۱۹۔ اسلام کے نفاذ کی بات کرنے، ۵۱ فیصد مستورات کو حکومتی ایوانوں کی زینت بنانے اور انکے ذریعے ملکی خزانہ، وسائل لوٹنے والے رہزنوں کے خلاف آواز اٹھانے والے اہل وطن کو طالبان دہشت گرد کا نام دیکر انکا قتال کرتے آرہے ہیں۔ انکو ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت، خزانہ سے محروم بھی کرتے اور انکا قتال بھی کرتے ہیں۔ پاکستان میں ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے خلاف اور اسلامی نظام مملکت کے نفاذ کی بات کرنے والے ۱۸۔۲۰ کروڑ فرزندان اسلام کو طالبان دہشت گرد اور مجرم بناتے۔ امریکہ اسکے اتحادی ممالک کے تیار کیئے ہوئے تمام طالبان اور دہشت گرد جدید ریموٹ کنٹرول کے ذریعے بم بلاسٹوں سے دہشت گردی کرتے، عوامی قتال کرتے اور انکو خود کش حملوں کا نام دیتے۔ ایسے ملک دشمن حربوں سے اسلامی نظام مملکت کے نفاذ کی تحریک کو مفلوج اور ختم کرنے کی کوشش کرتے آرہے ہیں۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کے فرزندان کو طالبان اور دہشت گرد بنا کر انکا قتال جاری کر رکھا ہے۔ حضرت علامہ طاہر القادری صاحب آپ کن کی مدد و معاونت کر رہے ہو۔

نمبر ۲۰۔ مارشل لا کی گن پوائنٹ پر قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف آبادی کے لحاظ سے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کا قانون پاس کیا، ۵۱ فیصد اپنے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی مستورات کو حکومتی ٹولہ کی ایم پی اے ایم این اے، سینیٹرز، مشیر وزیر، وزیر اعلیٰ گورنر سفیر وزیر اعظم، صدر پاکستان کے حکومتی دروازے کھول دیئے۔ اے علامہ طاہر القادری صاحب تم نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف مارشل لا کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے وزیر اعظم شوکت عزیز، مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی، شجاعت حسین ایم کیو ایم کے الطاف حسین، اکلوتی لیگ کے اکلوتے شیخ رشید اور دوسری اتحادی سیاسی جماعتوں کے مجرموں کو ساتھ ملا کر اپنی شخصیت کو مشکوک اور متنازع بنا لیا۔





پاکستان کا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، انسانیت کا دشمن، عوامی قاتل عدالتی کٹھرے میں تنہا کھڑا ہے

تم کسطرح اس فوجی سیاسی ملکی غدار، ملک دشمن، پاکستان، افغانستان کے مسلم امہ کے چھ سات لاکھ فرزندان کا قتال اور ہر قسم کے جرائم کرنے والے مجرموں کو انکے جرائم سے نجات دلانا کوئی اچھی بات ہے۔ کیا ایسا کرنا کسی عالم دین کو زیب دیتا ہے۔

نمبر ۲۱۔ علامہ ڈاکٹر طاہر القادری صاحب، علامہ ہونا، عالم دین ہونا اور صاحب دین ہونے کی منازل مختلف اور متضاد ہیں۔ اسلامی نظام مملکت اور مغربی جمہوریت کے انسانی تخلیق کردہ نظام کفر کے فرق کو سمجھنے سمجھانے کیلئے کسی ارسطو کی ضرورت نہیں۔ علامہ ڈاکٹر طاہر القادری صاحب، قرآن حکیم پڑھتے، پڑھاتے رہو، قرآن حکیم بیان کرتے رہو، اسکے آئین، نظریات، تعلیمات کی بات کرتے رہو، اس پر یقین اور ایمان بھی رکھنے کا درس دیتے رہو، کلمہ شریف بھی پڑھتے رہو، وظیفے بھی کرنے کے طریقہ کار بتاتے رہو اور اطاعت تم مغربی جمہوریت کے انسانی تخلیق کردہ مادہ پرست فلاسفرز کے آئین، نظریات، منشوروں کے قوانین وضوابط اور نظام وسسٹم کی کرتے رہو تو آپ خود ہی فیصلہ کریں اور عوام کو مطلع کریں کہ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت اور مخلوط نظام حیات کی پیروی کرنے والے مسلمان، کافر، منکر یا منافق کیا کہلا سکتے ہیں، یہ نقطہ اور نسخہ اپنے عقیدت مندوں کو اپنی زندگی میں بتاتے جاؤ۔ انسانی ہمدردی دینی خدمات کے نام پر ذکات، خیرات، عطیات، صدقات یا غیر ممالک سے دین کشی، ملک کشی، ملت کشی کیلئے اکٹھا کیا ہوا مال ومتاع، اور ان سے بین الاقوامی شہرت کے اربوں ڈالرز کے تیار کئے ہوئے دینی اداروں یا کینسر ہسپتالوں یا فقر کے نام پر لنگر خانوں یا خدمت خلق کی مختلف اشکال میں پاکستان اور بین الاقوامی سطح پر تیار کئے ہوئے دینی تعلیمی اداروں، غریبوں، مسکینوں محتاجوں، بیماروں کے نام پر دینی فلاح، انسانی فلاح کے نام پر قائم کئے گئے مختلف شفا کے ادارے قائم کرنا، اس آڑ میں بڑی بڑی فیسیں، شاہی اخراجات وصول کرنا، اسکے علاوہ ان ذکات، خیرات، عطیات، صدقات سے تیار ہونے والے اداروں سے اربوں کمانا، اپنے عزیز واکارب کو ملازمتوں کے نام پر شاہی تنخواہیں شاہی مراعات سے نوازنا اور خود بھی شاہی ایوانوں میں رہنا اور تعیش کی زندگی گذارنا علاوہ ازیں ان خیراتی دینی دنیاوی ایجنسیوں کی آمدنی کو وجہ مغربی جمہوریت کے کفر کی سیاست کی چتا میں جھونکنا ایک عالمگیر سطح پر دھوکہ باز، ریاکار کی طرح اذیتناک، گھناؤنا اور دلسوز کردار و تشخص پیش کرنا، ان عطیات سے زندگی فرعون اور عاقبت اسلام کی مانگنا ایک بدنصیبی ایک خام خیالی ہے۔ جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو مسلمان کیسا اور اسلام کیسا۔!



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

مغربی جمہوریت کے اسباب وزوال اور اسلامی جمہوریت کا روشن حال و مستقبل

نمبر۱۔ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت پر چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری مسلط ہے۔ کیا ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کو اسلامی جمہوریت کے آئین، نظریات، تعلیمات کے نظام مملکت سے محروم کرنے کا جرم مغربی جمہوریت کے زوال کا سبب نہیں۔ کیا مغربی جمہوریت کا یہ استحصالی نظام حکومت قرآن حکیم کی تعلیمات کا حصہ ہے یا اسکے خلاف بغاوت ہے۔ اہل سیاست غور کریں اور اپنی منزل کا تعین درست کریں۔

نمبر۲۔ جاگیردار سرمایادار ٹولہ کی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی منصف شاہی افسر شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی حکومتی اداروں پر ۱۹۴۷ سے لے کر آج تک اجارہ داری مسلط ہے۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو حکومتی ایوانوں اور سرکاری اداروں کی سرفرازی سے محروم رکھنا، ملکی وسائل اور خزانہ سے محروم رکھنا، بنیادی ضروریات حیات سے محروم رکھنا، تنگ دستی، غربت، بیروزگاری فاقہ کشی، خودسوزی کی چتا میں دھکیل رکھنا، قرآن حکیم کی تعلیمات، نظریات کا حصہ ہے یا اسکے خلاف بغاوت ہے۔ حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ، انکے ٹی وی اینکرز، تجزیہ نگار، اخبار نویس، قلم کار، کالم نویس اپنی رائے پیش کریں کہ طالبان اور دہشت گرد کون ہیں۔ انکو کس نام سے پکارا جاسکتا ہے۔ قرآن حکیم کے آئین، نظریات کا منکر، منافق، کافر یا مسلمان۔ اہل وطن مسلم امہ کو حقائق سے آگاہ کریں اور انکی رہنمائی فرماویں۔

نمبر۳۔ ملکی خزانہ، وسائل، مال ودولت، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی ملکیتوں، ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں، شاہی ایوانوں، شاہی محلوں، سرے محلوں، رائے ونڈ ہاؤسوں، شاہی پیلسوں، بنی گالا ہاؤسوں، انمول گاڑیوں، قیمتی جہازوں، تعیش کی زندگی کی آسائشوں، شاہی تنخواہوں، رشوت، کمیشن کرپشن کے نظام و سسٹم ملکی غیر ملکی قرضوں آئی ایم ایف کے قرضوں کی لوٹ مار سے بھرے ہوئے ملکی غیر ملکی سوکس بنکوں، دو تین سو ارب ڈالروں اور اندرون بیرون ممالک خریدی گئی بیشمار قیمتی جائیدادوں، انکی ذاتی ملکیتوں کے جرائم کی اذانیں صرف پاکستان میں ہی نہیں پوری کائنات میں سنائی دے رہی ہیں۔ کیا ایسے جرائم رائج کرنا قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کا حصہ یا بغاوت ہے۔ کیا ایسا نظام حکومت مسلط کرنیوالا حکومتی ٹولہ، اس سے استفادہ کرنے والا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے ملکی ملی دہشت گرد قرآن حکیم کے باغی، منکر، منافق یا مسلمان کہلا سکتے ہیں۔ اہل بصیرت ذرائع ابلاغ کے دیدہ ور، اہل وطن مسلم امہ کو اپنی ضمیر کی آواز سے آگاہ فرماویں۔





مغربی جمہوریت کے اسباب وزوال اور اسلامی جمہوریت کا روشن حال و مستقبل

نمبر۴۔ مغربی جمہوریت کے چار فوجی ڈکٹیٹرز کے ۱۹ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے ایوانوں کے فرقے! نمبر۱۔ مسلم لیگ ن کے مسٹر نواز شریف، نمبر۲۔ مسلم لیگ ق کے پرویز الہی، شجاعت حسین، ۳۔ مسلم لیگ پیر پگاڑا گروپ، ۴۔ عوامی مسلم لیگ شیخ رشید، ۵۔ پیپلز پارٹی کے شیر پاؤ، ۶۔ پیپلز پارٹی کے مسٹر زرداری، ۷۔ تحریک استقلال کے اصغر خان ۸۔ تحریک انصاف کے عمران خان، نمبر۹۔ نیشنل عوامی پارٹی کے مسٹر اسفند یار ولی، نمبر۱۰۔ ایم کیو ایم کے مسٹر الطاف حسین، نمبر۱۱۔ عوامی پارٹی کے علامہ طاہر القادری۔ نمبر۱۲۔ جماعت اسلامی نمبر۱۳ جمعیت اسلام کے مولانا فضل الرحمان، نمبر۱۴۔ شاہ احمد نورانی نمبر۱۵۔ اہل تشیعہ کے سیاسی رہنما نمبر۱۶۔ فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان، نمبر۱۷۔ فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان نمبر۱۸، فوجی ڈکٹیٹر ضیا الحق، نمبر۱۹ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف ہیں۔ کیا اہل وطن مسلم امہ کی جمعیت کو ان مغربی جمہوریت کے مذہب کش باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کے فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ کے ۱۹ فرقوں میں ریزہ ریزہ کر نہیں رکھا۔

کیا انکے کفر کا مجرمانہ استحصالی نظام حکومت پاکستان کو دولخت کر نہیں چکا۔ کیا ہمارے اہل بصیرت رہنماؤں جناب علامہ محمد اقبالؒ اور جناب قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے انگریز اور ہندو قیادت سے دو قومی نظریات کی روشنی میں ایک الگ ملک پاکستان انگریز کے مذہب کش باطل غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت جو اس نے مفتوحہ ملک کی عوام کو بالجبر، قابو رکھنے، قیدی، غلام محکوم بنانے، ملکی وسائل اور خزانہ چھیننے، ملک کے جاگیردار سرمایادار افراد پر مشتمل حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، فوج شاہی منصف شاہی کو حکومتی اداروں کے ایوان مہیا کرنا، ان کو ظلم و جبر، تشدد و قتال کی پاور دینا، ان کے ذریعے ملک میں انگریز یا اسکے مجرمانہ قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو تھانے جیلوں میں اذیتناک تشدد کرنا، مختلف سزائیں دینا، بھوک پیاس سے گذارنا، انکو اپاہج اور نشانہ عبرت بنانا، پولیس مقابلوں کے ذریعے قتال کروانا، لب کشائی یا احتجاج کرنے والوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانا انکے منصب کے فرائض تھے۔ حکومتی ٹولہ کی انتظامیہ جھوٹے کیس دائر کرتی اور عدلیہ ان کیسوں کے مطابق سخت سزائیں دیتی، جیل کاٹنے والے معذور بنا دیئے جاتے۔ جس کو چاہتے تختہ دار پر لٹکا دیتے۔ پاکستان سے صرف انگریز رخصت ہوا۔ اسکا مذہب کش مغربی جمہوریت کا باطل، غاصب کفر کا مجرمانہ استحصالی، نظام حکومت، حکومتی ٹولہ نے پہلے سے بھی زیادہ اذیتناک جینا بنا دیا ہے۔



باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



مغربی جمہوریت کے اسباب وزوال اور اسلامی جمہوریت کا روشن حال و مستقبل

انگریز کا پروردہ ملک دشمن، ملکی غدار جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اسی طرح ملک پر قابض ہے۔ ان کو ظلم وجبر، تشدد و قتال کی پاور پہلے سے کہیں زیادہ میسر ہیں۔ ملک میں فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے چار فوجی ڈکیٹیٹرز کا ملکی آئین توڑنے، ملک کے ساتھ غداری کا ارتکاب کرنے، ملک دشمن اور عوام دشمن پالیساں رائج کرنے، فوجی ڈکیٹیٹر یحییٰ خان، اسکے چند کور کمانڈرز اور اس کا پیپلز پارٹی کی سیاسی جماعت کا سیاسی رہنما مسٹر بھٹو ملک دولخت کرنے، ون یونٹ کو توڑنے، چار صوبائی حکومتیں اور ایک سینٹ کا مجرمانہ استحصالی حکومتی ٹولہ کا قانون مسلط کرنے، ایک وفاقی حکومت کے قلیل سے ایم این اے کے علاوہ چار صوبائی حکومتی ٹولہ کے ہزاروں ایم پی اے، لاتعداد مشیر و وزیر، چار وزرائے اعلیٰ، چار سپیکرز چار گورنرز ہاؤسز کی تعمیرات، انکے شاہی اخراجات، انکے بڑے بڑے بجٹ، انکی شاہی تنخواہیں، شاہی مراعات، اسی طرح انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کو انتظامیہ، عدلیہ، افواج پاکستان کے سرکاری ادارے انکے حوالے کر دیئے۔ ملک کے وسائل اور خزانہ اپنی ملکیت بنا لئے۔ اسی طرح چوتھے فوجی ڈکیٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈرز اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کا قانون نافذ کیا اور ملک کے جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی بیٹیوں، بہنوں، ماؤں، بیویوں کو ملک کے سینیٹرز، ایم این اے، ایم پی اے، مشیر و وزیر، وزرائے اعلیٰ، سفیر و سپیکرز گورنرز، وزیر اعظم، صدر مملکت کے حکومتی ایوانوں کے ملکیتی حقوق مہیا کر دیئے۔ ۱۶ لاکھ قیمتی گاڑیاں، کروڑوں کے پٹرول کو دھواں بنانے اور انکی حکومتی رٹ کے خلاف لب کشائی یا احتجاج کرنے والوں کو تھانے جیلوں میں اذیتناک تشدد کرنا، مختلف سزائیں دینا بھوک پیاس سے گذارنا، انکو اپاہج اور نشانہ عبرت بنانا، لال مسجد اسلام آباد کے طلبا طالبات کا بے دریغی سے قتال کرنا، فارسفورس سے جلانا، پولیس، رینجرز، فوج کے مقابلوں کے ذریعے احتجاج کرنے والوں کا قتال کروانا، لب کشائی یا احتجاج کرنے والوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانا انکے منصب کے فرائض بن چکے ہیں۔ انگریز کے دور کی طرح انتظامیہ جھوٹے کیس دائر کرتی اور عدلیہ ان کیسوں کے مطابق سخت سزائیں دیتی، جیل کاٹنے والے معذور بناتی چلی جارہی ہے۔ جس کو چاہتے تختہ دار پر لٹکا دیتے ہیں۔ جھوٹی ایف آئی آر کے ذریعے سچے فیصلے جاری ہوتے ہیں۔ یہ ظلم و جبر کب تک جاری رہے گا۔ ان مجرموں کو کیفر کردار تک کون پہنچائے گا۔ وقت انکے سر پر پہنچ چکا ہے۔

مغربی جمہوریت کے اسباب وزوال اور اسلامی جمہوریت کا روشن حال و مستقبل

نمبر۵۔ کیا مغربی جمہوریت کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے تخلیق کردہ ۱۹ منشور قرآن حکیم کے آئین، منشور کے متضا اور متصادم نہیں ہیں۔ کیا مغربی جمہوریت کے ایسے نظام حکومت کی اطاعت کرنا اہل اسلام کیلئے ضروری ہے۔ کیا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ افسر شاہی منصف شاہی فوج شاہی کا طبقہ بتا سکے گا کہ وہ قرآن حکیم کے منکر منافق یا مسلمان ہیں۔

نمبر۶۔ قرآن حکیم کے آئین نظریات، تعلیمات کے متضاد ملت کی جمعیت مغربی جمہوریت کی ۱۹ فوجی سیاسی دانشوروں کے منشوروں اور فرقوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ پاکستان کے الیکشن کمشنر صاحب انکی تفصیلی تعداد بتائیں کہ پاکستان میں کل کتنی سیاسی جماعتیں ہیں۔ الیکشن پر چھ سات ہزار حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری قائم ہے۔ ۱۸۔ ۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلیں حکومتی ٹولہ کے ووٹر غلام، قیدی، محکوم بن چکے ہیں۔ مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام الیکشن پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری جاری ہے جسکی وجہ سے یہ الیکشن ۱۸۔ ۲۰ کروڑ اہل وطن عوام الناس کیلئے شجر ممنوع بنا دیئے گئے ہیں۔ کیا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے غیر اسلامی ۱۹ منشور قرآن حکیم کے منشور اور اسلامی جمہوریت کے خلاف بغاوت نہیں ہے۔ کیا اسلامی جمہوریت کے مطابق یونین کونسل سے لیکر صوبے تک اور صوبے سے لیکر وفاق تک اسلامی اقدار کی روشنی میں ممبران کا چناؤ کرنا کوئی مشکل کام ہے۔ کیا مغربی جمہوریت کے مادہ پرست ممبران کے حکومتی ٹولہ کے ذریعے اہل وطن مسلم امہ کو مغربی جمہوریت کے مادر پدر آزاد کلچر میں کنورٹ کیا نہیں جا رہا۔

نمبر۷۔ کیا حکومتی ٹولہ اہل وطن مسلم امہ کو ملکی وسائل اور خزانہ سے محروم کر نہیں چکا۔ کیا حکومتی ٹولہ اہل وطن کو اعتدال و مساوات، عدل و انصاف سے محروم کر نہیں رہا۔ کیا ۴۹ فیصد مرد اور ۵۱ فیصد مستورات کا حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، پاکستان میں رشوت، کمیشن، کرپشن کا نظام مسلط کر نہیں چکا۔ کیا ملکی وسائل انکی ملکیت اور ملکی خزانہ انکی پاکٹ منی بن نہیں چکا۔ کیا حقوق نسواں کے ذریعے چادر و چار دیواری اور ماں، بہن، بیٹی، بیوی کی عصمت و عفت کا تقدس اور ملکی وسائل اور خزانہ پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے دہشت گرد شب خون مار نہیں چکے۔ قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات اور دین و دنیا لوٹ نہیں چکے۔ کیا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے عدل کش انگریزی زبان اور مغربی جمہوریت کے مخلوط نظام حکومت کے سکالروں کی اجارہ داری پاکستانی عوام پر مسلط نہیں۔





مغربی جمہوریت کے اسباب وزوال اور اسلامی جمہوریت کا روشن حال و مستقبل

۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو ملکی وسائل اور خزانہ سے محروم کر کے غربت، تنگ دستی، بیروزگاری کی چتا میں جھونک کر، ضروریات حیات سے محروم کر کے انکو خودکشیوں خودسوزیوں کے جہنم میں دھکیلتے نہیں جا رہے۔ کیا یہ اسلامی دستور اور منشور کے مطابق یا متضاد ہے۔ کیا مغربی جمہوریت، اس کا حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے دانشور مرد وزن اعتدال و مساوات، عدل وانصاف کے قاتل، ملکی ملی معاشی معاشرتی خودکش حملہ آور اور دہشتگرد نہیں۔ کیا فوجی سیاسی مغربی جمہوریت کا حکومتی ٹولہ انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی افسر شاہی منصف شاہی مسلم امہ انکی نسلیں قرآن حکیم کے باغی منکر منافق یا مسلمان ہیں!

نمبر ۸۔ کیا مغربی جمہوریت کا ہندوازم کا طبقاتی براہمن، کھتری، کھشتری اور شودر یعنی کلاس ون، ٹو، تھری، فور کا طبقاتی نظام حکومت قرآن حکیم کے آئین ومنشور کے خلاف پاکستان میں نافذ العمل نہیں ہے۔ کیا براہمن وشودر کے مطابق معاشرتی، معاشی تقسیم قرآن حکیم کے معاشرتی، معاشی نظام اعتدال و مساوات کا کینسر نہیں۔ کیا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ پاکستان میں مارشل لا کی گن پوائنٹ پر قرآن حکیم کے منشور کے خلاف طبقاتی معاشرتی، طبقاتی معاشی تقسیم کا مخلوط نظام حکومت مسلط کیئے بیٹھے نہیں۔ کیا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کو کفر نگری بنا نہیں رکھا۔ کیا یہ ٹولہ قرآن حکیم کا باغی، منکر، منافق یا مسلمان ہے۔

نمبر ۹۔ پاکستان کے عوام کی آئینی اور قومی زبان اردو ہے۔ لیکن آئین کے خلاف پاکستان میں اردو کی بجائے انگریزی زبان کی سرکاری بالادستی ۱۹۴۷ سے نافذ ہے۔ ایچی سن کالج جیسے شاہی اخراجات والے انگلش میڈیم طبقاتی تعلیمی اداروں پر جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی اجارہ داری قائم ہے۔ کیا ستر فیصد کسان، انتیس فیصد مزدور، محنت کش، ہنرمند اور عوام الناس پر مشتمل ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلیں غربت تنگ دستی کی بنا پر انگریزی تعلیم سے محروم کر دی گئی ہیں۔ مغربی جمہوریت کے حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ نے انگریزی زبان کے ذریعے ملک کی عدلیہ، انتظامیہ، فوج شاہی کے اداروں پر قبضہ اور حکومتی ٹولہ نے ملک کے حکومتی ایوانوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام انگریزی زبان پڑھ نہیں سکتے، بینائی سے محروم، بول نہیں سکتے گویائی سے محروم، سن کر سمجھ نہیں سکتے سماعت سے محروم۔ بینائی گویائی سماعت سے محروم انسان شعور سے خود بخود محروم ہو جاتے ہیں۔





مغربی جمہوریت کے اسباب وزوال اور اسلامی جمہوریت کا روشن حال و مستقبل

جس ملک کے ۱۸۔۲۰ کروڑ انسانوں کو آئینی اور قومی زبان سے محروم اور ذہنی طور پر مفلوج کر دیا جائے۔اس ملک کی اجتماعی ترقی ،انکا معاشی معاشرتی استحصال کیسے روکا جاسکتا ہے۔ پاکستان کے ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام کی قومی زبان اردو کو سرکاری سطح پر معطل یا منسوخ کر کے پاکستان کے آئین ومنشور کو توڑنے کے مجرم اور مسلم امہ کے اپنے آباؤ اجداد کے قرآنی حکمت کے علمی خزانہ کو انگریزی زبان کی سرکاری سرفرازی سے لوٹ لیا گیا ہے۔صدیوں کا انمول علمی خزانہ اور انمول کتابوں کو لائبریریوں کی دیمک کے سپرد کر دیا گیا ہے۔کیا اردو زبان میں اسلامی تہذیب وتمدن کو وقت کے صحرا میں دفن کرنے ،ملکی آئین و منشور اور قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات سے محروم کرنے والے کون ہیں۔قرآن حکیم کو تسلیم کرنے والے، اسکے نفاذ کی بات کرنے والے مسلمان، اسلام دوست ہیں یا اسلامی جمہوریت کی بجائے مغربی جمہوریت کا باطل ، غاصب نظام حکومت مسلط کرنے والے قرآن حکیم کے باغی، اسلام دشمن، منکر، کافر یا منافق ہیں۔پاکستانی مسلم امہ کا یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام کو ملک کے چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایادار غاصب حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل استحصالی مراعات یافتہ فوج شاہی ، منصف شاہی ، افسر شاہی کا شاہی طبقہ مغربی جمہوریت کے غیر اسلامی نظام حکومت کا پھندہ ڈال کر انکے وسائل، مال ودولت، تجارت انکے رات دن کی محنت ومشقت سے اکٹھا کیا ہوا خزانہ پر قابض ہیں۔۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کو محروم کر رکھا ہے۔ان سے اپنے حقوق واپس لینا یا چھیننا عوام کا حق بنتا ہے۔

نمبر۱۰۔ پاکستان ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کا ایک اسلامی ملک ہے۔انکی الہامی کتاب قرآن حکیم عربی زبان میں نازل ہوئی ہے۔اسلامی ملک میں عربی زبان کو سرکاری سطح پر قبول ہی نہیں کیا گیا۔قرآن حکیم کی تعلیم وتربیت پرائیویٹ دینی درسگاہوں میں جاری ہے۔علما کرام انکے اخراجات کا بجٹ عوام الناس کے چندوں، خیرات، ذکوۃ، صدقات سے پورے کرتے ہیں۔انکے فارغ التحصیل قرآن حکیم کے سکالروں کو سرکاری سطح اور پرائیویٹ سیکٹر میں اردلی، گن مین، چوکیدار، خانساماں، مزدور یعنی شودر طبقہ کا رکن بنا رکھا ہے۔اہل وطن سرکاری سطح پر قرآن حکیم کی تعلیمات سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔

نمبر۱۱۔ قرآن حکیم کے عربی زبان کے طلبا اور دینی عارفوں کے لئے حکومتی ایوانوں اور سرکاری اداروں کے دروازے انکے لئے بند کر دیئے گئے ہیں۔ ان دینی درسگاہوں سے تیار کئے ہوئے طلبا، طالبات جو قرآن حکیم کے نظریات، آئین، منشور کے نفاذ کی بات کرتے ہیں، انکو دہشت گرد بنا دیا گیا ہے۔

مغربی جمہوریت کے اسباب وزوال اور اسلامی جمہوریت کا روشن حال و مستقبل

انگریزی زبان کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ انگریزی زبان کا دانشور شاہی طبقہ کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے مغربی کلچر کے مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کے ارکان فحاشی بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے مرتکب اور ملکی وسائل اور خزانہ کے مالک بن چکے ہیں۔قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کی تہذیب کے باغی، مخلوط مغربی کلچر کے مخلوط حکومت کے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے مرتکب حکومتی معززین بن چکے ہیں، جنھوں نے اہل وطن ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کے وسائل، مال و دولت، ملکی ذرائع آمدن، تجارت اور ملکی خزانہ سے محروم اور اپنی اجارہ داری مسلط کر رکھی ہے۔مغربی جمہوریت کا حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ حکومتی طالبان، دہشت گرد، معاشی معاشرتی قاتل بن چکے ہیں۔قرآن حکیم پر علما کرام، انکے طلبا، طالبات کے شودر طبقہ اور اہل وطن مسلم امہ کا قبضہ ہے۔دوسری طرف مغربی جمہوریت کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے انگریزی زبان کے سکالروں، دانشوروں نے ملکی حکومت پر مجرمانہ قبضہ کر رکھا ہے۔کیا آئینی اور قومی اردو زبان اور قرآن حکیم کی عربی زبان کی سرکاری بالادستی کو بحال کر کے اہل وطن کی بینائی، سماعت، گویائی، شعور، الہامی روحانی تعلیمات، اخلاقیات اور اسوہ حسنہ کی آبیاری بحال کر کے اسلامی تہذیب کو تیار کرنا مغربی استحصالی کفر کے کلچر کو ختم کرنا جائز ہے یا نہیں۔! کیا پاکستان کا چھ سات ہزار حکومتی ٹولہ قرآن حکیم کا باغی، اسلام دشمن، اسلام دوست، منکر، کافر، منافق یا مسلمان ہے۔فیصلہ خود کریں کہ وہ کون ہیں۔

نمبر۱۲۔ہارس ٹریڈنگ پاکستان میں رائج الوقت مغربی جمہوریت کی سیاسی جماعتوں کا سیاسی طریقہ کار بن چکا ہے۔کہ وہ جب چاہیں اپنی ذاتی منفعت کی خاطر ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے ملکی حکومت کو ختم کر دیں۔دوسرے جب بین الاقوامی طاقتیں پاکستان کو ترقی کی راہ پر گامزن ہوتے دیکھیں یا انکی مرضی کے خلاف حکمران از خود اپنی مرضی کی پالیسیاں مرتب اور رائج کریں تو وہ اپنے پروردہ سیاستدانوں اور فوجی جرنیلوں سے پاکستان میں مارشل لا مسلط کروا دیتے ہیں۔پاکستان پر یکے بعد دیگرے چار فوجی ڈکٹیٹروں نے پاکستان کی عوام کو فتح کیا۔انہوں نے ملک کا آئین توڑا، ملک کے آئین کے ساتھ غداری کی، ملک دشمن پالیسیاں مسلط کیں۔ایک فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان، اسکے چند کور کمانڈرز اور اسکے سیاسی جماعت پیپلز پارٹی کے رفیق ہم مشرب، ہم پیالہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے مل کر پاکستان کا ون یونٹ توڑا، ملک دولخت کیا۔مشرقی پاکستان کا نام بنگلہ دیش، مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھ دیا۔





مغربی جمہوریت کے اسباب وزوال اور اسلامی جمہوریت کا روشن حال و مستقبل

پاکستان کے چار نئی چار صوبائی حکومتیں بنائیں۔ایک سینٹ کا سپریم حکومتی ادارہ قائم کیا۔ پاکستان میں چار صوبوں کے چار وزیر اعلیٰ ہاؤس، چار گورنر ہاؤس، چار سپیکر ہاؤس، چار نئے صوبائی اسمبلی ہال، چار کنونشن ہال تعمیر کروائے۔مشیروں، وزیروں کیلئے اعلیٰ ایوان تیار کروائے گئے ۔انکے تعمیرات کے اخراجات اور اضافی بجٹ کس نے ادا کرنا تھا۔اسکے متعلق اہل وطن روٹی کپڑا اور سر چھپانے کی کٹیا حاصل کرنے والے عوام بتا سکتے ہیں یا مسٹر بھٹو اس عقدہ کا راز فاش کرسکتا ہے۔ پنجاب کے صوبہ پر ساڑھے تین سو جاگیردار، سرمایا دار ایم پی اے کا حکومتی ٹولہ یعنی گورنر، وزیر اعلیٰ، لاتعداد وزیر و مشیر اور انکے ساتھ انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کی شاہی افواج انکی حکومت کو مستحکم بنانے اور انکے تحفظ کیلئے مہیا کردی گئی۔ٹی وی اینکرز اور مغربی جمہوریت کے سیاسی مبلغ مل کر اہل وطن ١٨۔٢٠ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کو بتائیں کہ ملکی دہشت گرد، ملکی خزانہ، وسائل لوٹنے والے رہزن، ملکی آئین توڑنے والے ملکی غدار، ملک دولخت کرنیوالے ملک دشمن کون ہیں۔

نمبر١٣۔ مشرقی پاکستان پر فوج کشی کرنے ،فوجی سپاہ اور عوام الناس کا قتال کرنے والے دہشت گرد کون تھے۔٩٤ ہزار بہادر اور جانثار فوجی سپاہ کو ہندوستان کا قیدی بنانے والے مجرم کون تھے۔ملک کے ون یونٹ کو توڑ کر ملک کی چار صوبائی حکومتیں بنانے ،سینٹ کے سپریم شاہی ایوان تک حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو پھیلانے اور انکے شاہی اخراجات بڑھانے والے معاشی دہشت گرد اور عوام الناس کا معاشی قتال کرنے والے مجرم کون ہیں۔فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اسکے چند کور کمانڈر اور سیاسی رہنما مسٹر بھٹو، اسکے سیاسی ممبران اور انکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مجرموں سے ہی آگاہی حاصل کرلو کہ اس المیہ کے دہشت گرد، انسانی قاتل، ملکی معاشی قاتل، ملکی ملی مجرم کون تھے۔صرف فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان کو حکومت سے الگ کردیا گیا۔اسکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور اسکے چند کور کمانڈرز کی باقیات جن کو تختہ ءدار پر لٹکنا تھا، پاکستان کی حکومت پھر انکے حوالے کردی گئی۔علاوہ ازیں انکی بادشاہی وفاق سے نکل کر صوبوں اور سینٹ کے ایوانوں تک پھیلا دی گئی۔صوبائی سطح پر ملکی وسائل، خزانہ، تجارت، ذرائع آمدن پر جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ قابض ہوگیا۔ان تمام حالات وواقعات کی روشنی میں فیصلہ کریں کہ مغربی جمہوریت کا فوجی سیاسی غاصب حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کا استحصالی طبقہ ملک وملت کے دہشت گرد اور مجرم ہیں یا نہیں۔





مغربی جمہوریت کے اسباب و زوال اور اسلامی جمہوریت کا روشن حال و مستقبل

اگر اس غاصب فوجی سیاسی مغربی جمہوریت، اسکے حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے دہشت گردوں اور ملکی ملی مجرموں کے خلاف ملک کے ۱۸ کروڑ عوام آواز اٹھائیں اور اسلامی جمہوریت کے نفاذ کی بات کریں تو انکے ذرائع ابلاغ کے ٹی وی اینکرز، تجزیہ نگار سکالر اور اخبار نویس، قلم کار، کالم نویس، تجزیہ نگار دانشور اور ذرائع ابلاغ کے مبلغ، حکومتی سکالرز، انکو طالبان، ملک دشمن، قرار دینے اور انکا قتال کرانے میں خوب مہارت رکھتے ہیں۔ یہی وہ دانشور عناصر ہیں جو فوجی ڈکیٹیٹروں، انکے چند کور کمانڈروں، انکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کو کیفر کردار تک پہنچانے کی بجائے ملکی غدار، ملک دشمن، ملکی وسائل، خزانہ ڈاکہ ڈالنے اور عوام الناس کو لوٹنے اور انکی وراثت سے محروم کرنے والے مجرموں کو تحفظ فراہم اور انکے جرائم کو مستقل بنیادوں پر جاری رکھنے میں معاونت کرتے آرہے ہیں۔

نمبر ۱۴۔ انکا حق و باطل کا انکشاف کرنا انکا طیب فریضہ ہے۔ این آر او کے تمام مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی بجائے انکو بار بار حکومت مہیا کرنا، حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی تعداد بڑھانا انکو تحفظ فراہم کرنا انہی ذرائع ابلاغ کے مبلغوں کا مجرمانہ کردار ہے۔ پاکستان کا فوجی سیاسی حکومتی اور اپوزیشن کا ملک دشمن ٹولہ انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ، انکے ٹی وی اینکرز، اخبار نویس، قلم کار، کالم نویس تجزیہ کاروں سے آگاہی حاصل کر لینا ضروری ہے کہ انکو اور انکے کردار و تشخص کو قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کی روشنی میں پرکھنے کے بعد انکو کس نام سے پکارا جا سکتا ہے۔ قرآن حکیم کے آئین کے منکر، اسلام کے باغی، ملک کے غدار، کافر، اہل وطن کے دشمن، منافق یا مسلمان کے نام سے پکارا جا سکتا ہے۔ محبّ وطن، اہل اسلام جرنیلوں کو قرآن حکیم کے نظریات کی روشنی میں اپنا مثبت رول ادا کرنا ہوگا۔ ۹ لاکھ سپاہ کی عزت و توقیر اور انکی حرمت کو بحال کرنا ہوگا۔ ملکی ٹی وی کے دانشوروں اور اخبارات کے مبلغوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ آپ پہلے اپنی راہِ منزل درست متعین کریں۔ حق گوئی و بے باقی کو اپنی زندگی کا جیون ساتھی بنالیں۔ یاد رکھو! ایسا کرنے سے ملک و ملت کا مقدر بدلنا آپ کا نصیب بننے کا شرف حاصل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ آپکو اہل اسلام اور دنیا بھر کے انسانوں کی رہنمائی کی توفیق عطا فرماویں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

کیا اسلامی جمہوریہ پاکستان، اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت سے محروم نہیں!

نمبر۱۔ انگریز نے ہندوستان کو ۱۸۵۷ میں فتح کیا اور ہندوستان کی عوام کو قیدی، غلام، محکوم بنا لیا۔ اتنے وسیع و عریض ملک پر اپنی حکومت قائم رکھنے کیلئے اس نے ایک ایسا مغربی جمہوریت کا نظام حکومت رائج کیا جس سے محکوم عوام نہ آزادی حاصل کر سکیں، نہ بغاوت کر سکیں، نہ اپنی دن رات کی محنت سے کمائے ہوئے مال و دولت، وسائل، پیداوار، مصنوعات اور ملکی خزانہ کو اپنے استعمال میں لا سکیں۔ انہوں نے عوام کو قیدی، غلام اور محکوم بنانے کیلئے مغربی جمہوریت کا نظام حکومت مسلط کر دیا۔ ایسے قوانین، ضوابط، ایسا نظام و سسٹم اور ایسا طریقہ کار بالترتیب نافذ العمل کرتے رہے جس سے انکی معاشی، معاشرتی گرفت عوام الناس پر بتدریج مضبوط سے مضبوط ہوتی گئی۔ انگریز نے اپنی اجارہ داری قائم رکھنے کیلئے ہندوستان کی عوام سے اپنے پسندیدہ، قابل اعتماد، ملکی غدار افراد کو جاگیریں اور وظائف مہیا کر کے انکی وفاداریاں خرید لیں۔ ان ملک دشمن، ملکی غدار جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کو اپنے حکومتی ایوانوں اور انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کے حکومتی اداروں کا حصہ بنا لیا۔ ہندوستان کو ایک جیل اور کروڑوں عوام کو قیدی بنا لیا۔ انگریز ہندوستان کو ایک سونے کی چڑیا سے تشبیح دیتے۔ ہندوستان کے تمام قدرتی وسائل، سونا چاندی، تانبا، لوہا، قیمتی پتھر، ذرائع آمدن ہر قسم کی مصنوعات، مال و دولت، تجارت اور ٹیکس کلچر کے ذریعے اکٹھا کیا ہوا ملکی خزانہ پر اپنا غاصبانہ قبضہ بحال رکھتے۔ ہندوستان کے کروڑوں عوام کو ان وسائل اور ملکی خزاانہ سے محروم کر دیتے۔ وہ یہ تمام مال و متاع برطانیہ لے جاتے۔ اسی مال و دولت سے انگریزوں نے برطانیہ کو دنیا بھر میں جدید تعلیم، مادی سائنسی ترقی، مادی خوشحالی کو ایک بین الاقوامی شہرت کا مرکز بنا دیا۔

نمبر۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم اور انکی الہامی، روحانی کتاب انجیل مقدس کی الہامی تعلیمات، اسوہ حسنہ، حسن خلق، ادب انسانیت اور خدمت انسانیت، امن و آشتی کی اقدار جو دلوں میں خوشبو بن کر اترتی انکی حکومتی سرفرازی ختم کر کے ملک کا نظم و نسق مادہ پرست فلاسفرز ارسطو، کارلائل، نجمن، ڈارون، فرانسس بیکن، ابراہیم لنکن کے مادہ پرستی کے نظریات جو خدائی کو مانتے اور خدا کو نہ مانتے، جو فطرت کو مانتے اور فاطر کو نہ مانتے، جو مخلوق کو مانتے خالق کو نہ مانتے، پیغمبر خدا کی تعلیمات اور نظام حیات کو ترک کر کے مادہ پرست فلاسفرز کے انسانی تخلیق کردہ مذہب کے متضاد مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب قوانین و ضوابط، نظام و سسٹم کی سرکاری سرفرازی اہل وطن پر نافذ العمل کرتے آ رہے ہیں۔

کیا اسلامی جمہوریہ پاکستان، اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت سے محروم نہیں!

اہل وطن ایمان تو پیغمبر خدا، انکی الہامی کتاب انجیل مقدس، مسلمان قرآن حکیم اسکے آئین، نظریات اسکی تعلیمات پر رکھتے اور اطاعت انسانوں کے تخلیق کردہ نان کرسچن جمہوریت کے غیر اسلامی غیر قرآنی، غیر آئینی نظریات قوانین ضوابط اور نظام وسسٹم کی کرتے ہیں۔اس نظام حکومت کی اطاعت کرنے کے بعد انکا مذہب کے ساتھ کیا تعلق رہ جاتا ہے۔

نمبر۳۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی الہامی کتاب زبور شریف، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی الہامی کتاب توریت شریف اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الہامی کتاب انجیل مقدس، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی الہامی کتاب قرآن حکیم کے نظریات تعلیمات، اسوہ حسنہ، حسن خلق، ازدواجی زندگی، خانگی زندگی اور چادر اور چار دیواری کے نظام حیات کے متضاد، نان کرسچن مغربی جمہوریت کے مذہب کش مادر پدر آزاد مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کی اطاعت کرتے ہیں۔الہامی رشتوں ماں باپ، بیٹا بیٹی، علاوہ ازیں تمام مذہبی رشتوں اور انکی الہامی محبت کی روحانی دولت، انکے تقدس، حرمت کو سرکاری طور پر ختم کرنا، مذہب پرست امتوں کا ایک بہت بڑا المیہ ہے۔پیغمبران کے نظریات، تعلیمات کی بجائے مادہ پرست فلاسفر کے نظریات، تعلیمات پر مشتمل مغربی جمہوریت کے اسمبلی ممبران کا تخلیق کردہ نظام حکومت، اسکے قوانین وضوابط، اسکا نظام وسسٹم ایک ایسا زہر ہے جو کھانے والے کو پتہ نہیں چلتا کہ وہ زہر تواتر کے ساتھ کھائے جا رہا ہے۔لیکن زہر اپنا اثر وتاثیر کسی کی لاعلمی کو خاطر میں نہیں لاتا اور اپنا عمل جاری رکھتا ہے۔تمام مذاہب پرست امتوں کے افراد، پیغمبران خدا کی الہامی کتب کے نظریات، تعلیمات، ازدواجی نظام حیات، اعتدال ومساوات، عدل وانصاف سے محروم کر کے مادہ پرست فلاسفرز کے مذہب کش نظریات، تعلیمات۔مادر پدر آزاد، جنسی آزادی، مادی وسائل، ملکی خزانہ پر ایک قلیل سا حکومتی ٹولہ قبضہ کر لیتا ہے۔نان کرسچن مغربی جمہوریت کے اسمبلی ممبران ایسے قوانین وضوابط تخلیق اور مسلط کرتے، عوام الناس کو معاشی، معاشرتی اور مذہبی طور پر مفلوج، غلام، قیدی، محکوم بناتے، باطل، غاصب، استحصالی نظام حیات کے کلچر کے کفر میں کنورٹ کیئے جا رہے ہیں۔کیا مادہ پرست فلاسفرز پیغمبران خدا کا نعم البدل ہیں۔ہرگز نہیں!

نمبر۴۔ پیغمبران کی امتوں کے پاس داؤدی، یہودی، عیسائی اور مسلمان کے نام رہ گئے ہیں۔لیکن در اصل وہ نان کرسچن مغربی جمہوریت کے مادہ پرست فلاسفرز کے چھ سات ہزار حکومتی ٹولہ کے اسمبلی ممبران کے تخلیق کردہ، مذہب کش مادہ پرستی کے مادر پدر آزاد مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ،



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



کیا اسلامی جمہوریہء پاکستان، اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت سے محروم نہیں!

مخلوط حکومت کے نظام حیات، مادی طاقت، جنسی آزادی کی برتری کے مجرمانہ کلچر کے ذریعے پیغمبران کی امتوں کو جہنم کا ایندھن بناتے جا رہے ہیں۔تمام اہل کتاب پیغمبران کی امتوں کے فرزندان، انکے مذہبی پیشواؤں اور خاص کر پاکستان جو اسلامی نظریات کی بنیاد پر معرض وجود میں لایا گیا، اسکے تمام سیاستدانوں، سیاسی جماعتوں کے علما کرام اور خاص کر علامہ طاہر القادری جیسے جید علما اور تمام سیاسی جماعتوں کے علما صاحبان سے ملتجی ہوں کہ وہ حقائق کی روشنی میں اہل اسلام، اور بین الاقوامی سطح پر تمام مذاہب پرست امتوں کے مذہبی پیشوا اپنے اپنے پیغمبران کے پیروکاروں کی الہامی کتب کی تعلیمات کی روشنی میں رہنمائی فرماویں۔اس جہان فانی سے رخصت ہونے سے قبل اپنی سوچ، شعور اور خداداد صلاحیتوں کو نان کرسچن مغربی جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے تخلیق کردہ باطل، غاصب، نظریات جو مخلوق کو مانتے ہیں اور خالق کے منکر ہیں۔جو مادی قوت کی طاقت کے حصول کیلئے معاشی معاشرتی، انسانی قتال کو جائز اور ضروری جز اور دنیا پر حکمرانی کا ذریعہ سمجھتے ہیں ان سے نجات حاصل کرنا مذہب پرست امتوں کا فرض ہے۔

نمبر۵۔ پیغمبران خدا کے نظریات، انکی تعلیمات، نظام حیات، ازدواجی زندگی کے طریقہ کار اور مذہبی تہذیب کو حکومتی سطح پر بحال کرنا، انکے مادہ پرستی کے استحصالی نظام حکومت کے کفر کے کلچر کو روکنا اور ختم کرنا ازحد ضروری ہے۔پاکستان میں نان کرسچن جمہوریت کا حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی اور انکے استحصالی نظام حکومت کو ختم کرنا اور قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، نظام حیات اور اسلامی جمہوریت، اسکے نظام مملکت کی سرکاری بالادستی نافذ العمل کرنا اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کی بنیادی ضرورت ہے۔نان کرسچن جمہوریت کے باطل، غاصب نظام حکومت اور مادی، مذہبی استحصالی نظام حیات کو ختم کرنا، پیغمبران خدا کے نظریات، تعلیمات کو بروئے کار لانا دور حاضر کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دیں اور ہم پر رحم فرماویں۔آمین

نمبر۶۔ ۱۸۵۷ کو جب انگریزوں نے ہندوستان کو فتح کر لیا۔اس وقت ہندوستان پر مسلمانوں کی حکومت تھی۔سب سے پہلے انگریز نے ہندوستان کی حکومتی زبان فارسی اور عربی کی سرکاری حثیت کو ختم کیا۔انکا سرکاری بجٹ بند کر دیا گیا۔عطیات، خیرات، ذکات، صدقات اور خوشحال لوگوں کے عطیات جو تعلیمی اداروں کے لئے وقف تھے وہ ضبط کر لئے گئے۔ہندوستان میں جاگیردار، سرمایادار ٹولہ، انکی اولادوں کیلئے انگلش میڈیم تعلیمی ادارے قائم کئے۔





کیا اسلامی جمہوریہء پاکستان، اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت سے محروم نہیں!

انگریزی کو ہندوستان کی سرکاری زبان قرار دیا۔ ہندوستان میں انگریزی زبان کو پڑھنے، لکھنے، سمجھنے کیلئے انگلش میڈیم تعلیمی اداروں کا جال بچھا دیا۔ ان تعلیمی اداروں کے شاہی اخراجات صرف جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے سکالر ہی ادا کر سکتے تھے۔ انگریز نے ہندوستان کی حکومت چلانے کیلئے حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے حکومتی سکالر تعلیمی اداروں سے تیار کیئے اور انکے ذریعے کار سرکار چلاتے رہے۔ عوام الناس کیلئے یہ اعلیٰ شاہی اخراجات والے تعلیمی ادارے شجر ممنوع بنا دیئے گئے۔ جس کی وجہ سے تعلیمی اداروں، حکومتی اداروں اور حکومتی ایوانوں پر جاگیردار سرمایادار ٹولہ کی اجارہ داری مسلط ہوتی گئی، جو آج تک جاری ہے۔ ۱۸۵۷ سے لیکر ۱۹۴۷ تک انگریز ہندوستان پر قابض رہا۔ انگریز کے پروردہ ملک دشمن ملکی غدار جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی انگریزی زبان انگلش میڈیم تعلیمی اداروں اور ہندوستان کی حکومت، حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں پر انکی اجارہ داری قائم ہوتی چلی آ رہی ہے۔

نمبر ۷۔ انگریز ۱۹۴۷ کو ہندوستان کو آزاد کر کے برطانیہ واپس چلا گیا۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ کو پاکستان دو قومی نظریات کی روشنی میں معرض وجود میں آیا۔ انگریز رخصت ہوتے وقت ملک کی رائج الوقت نان کرسچن جمہوریت، اسکا نظام حکومت اور اسکا چارج اپنے پالتو، وفادار ملکی غدار جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی افواج کے سپرد کر گیا۔ انگریز کا مشرقی پاکستان، مغربی پاکستان پر مسلط کیا ہوا نان کرسچن مغربی جمہوریت، اسکا نظام حکومت، اسکے کروڑوں مسلم امہ، انکی نسلوں کے قیدی، غلام اور محکوم عوام انکی سپرداری میں دے گیا۔ پاکستان سے صرف انگریز رخصت ہوا۔ اسکا طبقاتی نظام حکومت، انگریزی زبان، اسکے انگلش میڈیم طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی تعلیمی نصاب، ان سے تیار ہونے والا حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی منصف شاہی، افسر شاہی کے کار سرکار چلانے کیلئے سرکاری سکالر آج تک تیار ہوتے آ رہے ہیں۔ ہندوازم کا طبقاتی نظام حکومت طبقاتی معاشرہ، طبقہ وائز افسر و ماتحت، آقا و غلام، براہمن و شودر یعنی کلاس ون، ٹو، تھری فور براہمن، کھتری، کھشتری، شودر کا ہندوازم کا طبقاتی معاشرہ، طبقاتی نظام تعلیم، طبقاتی معاشی، معاشرتی دین کش تقسیم کا باطل نظام آج بھی جاری ہے۔





کیا اسلامی جمہوریہء پاکستان، اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت سے محروم نہیں!

تھانہ، کچہری کا عدل کش ظلم و جبر کا باطل نظام حکومت جوں کا توں قائم ہے جو انگریز نے ایک مفتوحہ ملک کی عوام کو غلام، قیدی محکوم بنانے کیلئے مسلط کر رکھا تھا۔ملک کے وسائل مال و دولت ذرائع آمدن، تجارت، ملکی خزانہ پر پہلے انگریز قابض تھا، آج ملکی غدار انگریز کا پروردہ حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ ملک پر قابض ہے۔پہلے مغربی جمہوریت کا مجرمانہ نظام حکومت انگریز کے ہاتھ میں تھا، لیکن اب ملک کا مغربی جمہوریت کا نظام حکومت، اسکا حکومتی نظم ونسق شاہی ایوان، شاہی ادارے انگریز کے پروردہ جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی وراثت ہیں۔حکومتی ٹولہ کی مغربی جمہوریت، اسکے الیکشن، اسکے ممبران، اسکی اسمبلیوں، اسکی حکومت اسکے شاہی ایوانوں پر انکی اور حکومتی سرکاری اداروں پر انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی منصف شاہی، افسر شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی اجارہ داری قائم ہے۔فرق صرف اتنا پڑا ہے کہ انگریز کی بجائے، انگریز سے بدتر اسکے پروردہ ملکی غدار، ملک دشمن، عوام دشمن حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں پر مسلط ہے۔

نمبر ۸۔ پاکستان کے ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام مغربی جمہوریت کے نظام الیکشن کے ممبران کے ووٹر بنادیئے گئے ہیں۔حکومتی ٹولہ، مراعات یافتہ شاہی طبقہ، حکومتی ایوان، حکومتی سرکاری ادارے، ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی خزانہ ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام سے مغربی جمہوریت کی گن پوائنٹ پر چھینتے جا رہے ہیں۔انگریز کے نافذ العمل مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے ذریعے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کیلئے پاکستان ایک جیل اور عوام اسکے قیدی، غلام، محکوم بن چکے ہیں۔پاکستان لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے نام پر دوقومی نظریات کی بنا پر معرض وجود میں آیا تھا۔ہمارے بزرگ، اکابرین اور صاحب بصیرت رہنماؤں جناب علامہ محمد اقبالؒ اور جناب قائداعظم محمد علی جناحؒ نے انگریز اور ہندو قیادت سے الگ سرزمین پاکستان اس لئے حاصل کی تھی تا کہ مسلمان قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات کی روشنی میں اسلامی جمہوریت، اسلامی نظام سلیکشن، اسلامی نظام مملکت اور اسلامی دستور حیات کے نفاذ کو عمل میں لا کر دین محمدی ﷺ کے مطابق زندگی گذار سکیں گے۔جدید علوم کی روشنی میں ایک دینی تعلیمی نصاب، ایک معیار کے دینی تعلیمی ادارے اور ان سے اسلامی کردار و تشخص کی انفرادی اور اجتماعی نشو و نما کر کے اسلامی تہذیب و تمدن کو پروان چڑھائیں گے۔





کیا اسلامی جمہوریہء پاکستان، اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت سے محروم نہیں!

لیکن پاکستان کی مسلم امہ اور انکی نسلیں انگریز سے تو آزاد ہوگئیں، لیکن اہل وطن کے ساتھ المیہ یہ ہوا۔ انگریز اپنے پالتو، جنکی ہمدردیاں، ضمیریں جاگیریں اور دولت دے کر خریدکی تھیں اس جاگیردار سرمایادار ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو پاکستان کی حکومت، حکومتی ادارے، مفتوحہ ملک کی عوام کو قیدی، غلام، محکوم بنانے والا ظلم وجبر اور قتال پر مشتمل استحصالی طبقاتی نظام حکومت سپرد کر گیا۔ مارشل لا کے چار فوجی ڈکٹیٹروں نے انگریز کا مسلط کیا ہوا مذہب کش مغربی جمہوریت کا باطل، غاصب کفر کا مجرمانہ استحصالی نظام حکومت پاکستان کی ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ انکی نسلوں پر سختی سے مسلط کر دیا۔ مارشل لا کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کا شاہی طبقہ، انکی باقیات پاکستان کو ایک بدترین جیل، اور ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کو قیدی، غلام، محکوم بنا چکے ہیں۔ ایک فوجی ڈکٹیٹر نے پاکستان کو دولخت کیا، ون یونٹ کو توڑا۔ چار صوبائی ایک سینٹ کی مزید نئی اسمبلیاں مسلط کر دیں۔ دوسرے فوجی ڈکٹیٹر نے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے ٹولہ اور طبقہ کی مستورات کا بجٹ نصف سے بھی زیادہ بڑھا دیا ملکی وسائل اور خزانہ لوٹ لیا۔ دو فوجی شرابی، زانی اور ناچے فوجی ڈکٹیٹرز، انکے چند سیاسی ہمجولیوں نے ملک لخت لخت کر دیا۔ انکی باقیات نے انکے استحصالی قوانین وضوابط اور انکی پالیسیوں کو جوں کا توں جاری رکھا۔

نمبر ۹۔ پاکستان کی نو لاکھ فوجی سپاہ، ملک کے اردو میڈیم اداروں کے کروڑوں طلبا، طالبات، ۱۸۔۲۰ کروڑ کسانوں مزدوروں محنت کشوں، ہنرمندوں کی اولادوں پر مشتمل دینی درسگاہوں کے کروڑہا طلبا طالبات اسی ملک کے باسی ہیں جو انگریزی زبان کے ایچی سن نما شاہی اخراجات والے کالجوں سے محروم، انکی تعلیمات سے محرومی انکی وجہء بیروزگاری، حکومتی ایوانوں اور حکومتی اداروں سے محرومی کا سبب بن چکا ہے۔ ملک کے مارشل لا کے چار فوجی ڈکٹیٹرز اور انکا انگریز کا پروردہ چھ سات ہزار جاگیردار سرمایادار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے تمام سیاسی جماعتوں کے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے سیاسی ورکروں کا ملک ہے جو ذرائع ابلاغ کے ٹی وی اینکرز اخبار نویس، قلم کار، کالم نگار، تجزیہ کاروں، سرکاری ذرائع ابلاغ کے مبلغوں سے سوال کرتے ہیں کہ وہ اہل وطن کو بتائیں کہ مارشل لا کے چار فوجی ڈکٹیٹرز اور انکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے اسمبلیوں کے ممبران انکی اولادوں پر مشتمل انگلش میڈیم شاہی اخراجات والے طبقاتی تعلیمی اداروں کے انگریزی زبان کے افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے سکالرز اور انکی باقیات سے جب بھی اسلام کے نفاذ کی بات کرتے اور قومی زبان اردو کو رائج کرنے کی بات کرتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



کیا اسلامی جمہوریہ پاکستان، اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت سے محروم نہیں!

ملک دشمن پالیسیوں، طبقاتی تفاوتی معاشی معاشرتی تقسیم کو ختم کرنے اور شاہی تنخواہوں، شاہی مراعات کو ختم کرنے اور پاکستان میں اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کی بات کرتے ہیں، انگریز کی مفتوحہ ملک کی عوام کو غلام، قیدی، محکوم بنانے اور انتظامیہ، عدلیہ، فوج کے ظلم و جبر اور معصوم عوام کے قتال کو ختم کرنے اور ملک کے وسائل، خزانہ پر انکی اجارہ داری کو ختم کرنے کی بات کرتے ہیں۔ پاکستان میں ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں، ملکی وسائل اور خزانہ سے محروم کرنے، ۱۸۔۲۰ کروڑ کسانوں کی پیداوار وسائل اور مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں کی مصنوعات چھیننے، انکو اضافی ٹیکسوں، بجلی، گیس، پانی وغیرہ کے بلوں میں اضافوں نئے سے نئے ٹیکسوں سے معاشی خون چوسنے، معاشی طور پر مفلوج بنانے، انکی غاصبانہ پالیسیوں اور استحصالی نظام حکومت کے خلاف احتجاج کرتے ہیں۔ انکی حکومتی رٹ کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ انکی بات سننے سمجھنے کی بجائے انکو طالبان دہشت گرد قرار دے کر انکا قتال جاری کر دیتے ہیں۔ جسکی وجہ سے ملک خانہ جنگی کی آگ میں جل رہا ہے۔ پاکستان پر چار فوجی ڈکٹیٹرز انکی باقیات، ملک کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکی باقیات، اسکے علاوہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کا انگریزی زبان کے سکالروں کا مراعات یافتہ جلادوں کا شاہی طبقہ ملک کے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کو قیدی، غلام، محکوم، بے بس، معذور بنا چکا ہے۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں، عوام الناس کے پیدا کردہ وسائل، ذرائع آمدن، ملکی خزانہ ان سے مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کو مسلط کر کے ان سے چھین چکا ہے۔ اہل وطن مسلم امہ کو ایچی سن نما انگلش میڈیم طبقاتی تعلیمی اداروں کی باطل تعلیم، حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں، ملکی وسائل، ذرائع آمدن، خزانہ سے محروم کر چکا ہے۔ انکے ظلم و جبر، ملک دشمن پالیسیوں کے خلاف آواز اٹھانے، انکی حکومتی رٹ کو چیلنج کرنے والوں کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر انکا قتال جاری ہے۔ این آر او کے مجرموں کی وجہ سے ملک خانہ جنگی کی حالت میں ہے۔ حفاظتی حصار کے باوجود انکا قتال اور انکی اولادوں کو یرغمال بنایا جا رہا ہے۔ پولیس، رینجرز اور فوجی سپاہ حقائق کو جان چکے ہیں۔ ذرائع ابلاغ کب تک انکو بچا سکے گا۔ انکے گرد فطرت کا دائرہ تنگ ہوتا جا رہا ہے۔

کیا اسلامی جمہوریہ پاکستان، اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت سے محروم نہیں!

چار فوجی ڈکیٹٹرز انکی باقیات، انکا فوجی سیاسی حکومتی، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ ملک کی عدلیہ اور انتظامیہ سے ماوراہیں۔ ملک کی انتظامیہ، عدلیہ سے ۱۸۔۲۰ کروڑ ملکی عوام کو جو انکے ظلم و جبر اور انکے وسائل، خزانہ لوٹتے، ان کی ملک دشمن پالیسیوں کے خلاف احتجاج کرتے اور انکی حکومتی رٹ تسلیم نہیں کرتے، وہ تو صرف انکا قتال کرتے اور فوجی ڈکیٹٹر، اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور انکی باقیات کی حفاظت کے فرائض ادا کرتے ہیں۔ یہ حکومت کے تین ادارے ہیں، جنکی بقا ایک دوسرے کے تعاون میں مضمر ہے۔ ان تینوں اداروں کے ارکان کے معاشی، معاشرتی، جسمانی تحفظات ایک ہیں۔



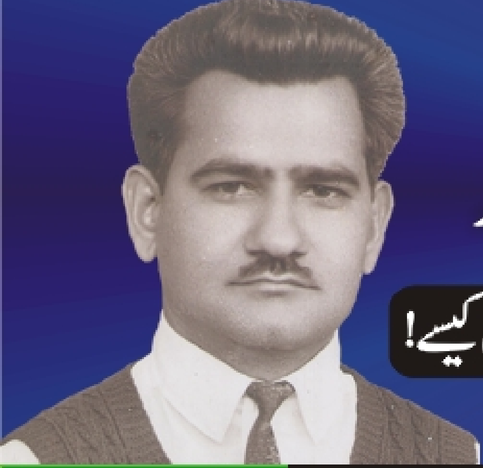
بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



چار صوبائی حکومتوں اور ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے غیر آئینی قوانین نامنظور

نمبر۱۔ جب چھ سات ہزار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کو بتایا جاتا ہے کہ وہ ۱۸۔۲۰ کروڑ اہل وطن مسلم امہ کے ملازم نوکر خادم ہیں۔ ملازمین کو ملازم بن کر رہنا چاہیۓ۔ انکو شاہی ایوانوں، شاہی محلوں اور شاہانہ زندگی گذارنا، دینی اور اخلاقی طور پر زیب نہیں دیتا۔ اہل وطن کی امانتوں، ملکی وسائل اور خزانہ کو اپنی ملکیت بنانا اور ۱۸۔۲۰ کروڑ مالکان کو ملکی وسائل خزانہ سے محروم کرنا، نسل درنسل اہل وطن کو ملازمتوں سے محروم، نان نفقہ سے محروم، بھوک ننگ، غربت تنگدستی اور بیروزگاری سے تنگ آکر خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے پر مجبور کر دینا، اتنا ظلم، اتنا جبر ملازمین اور خادمین کیلئے مناسب نہیں۔ اسلامی دستور حیات کے مطابق ہم سب کو ایک کسان، مزدور، محنت کش ہنرمند کی کٹیا کے مطابق کٹیا اور انکی ضروریات حیات کے مطابق ملکی خزانہ کی امانت سے ضروریات حیات حاصل کرنا جائز و مناسب ہے۔ مارشل لا کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے افسر شاہی منصف شاہی فوج شاہی کی شاہی تنخواہیں، انمول شاہی ایوان، لاجواب شاہی محل بے شمار سرکاری مراعات، عیاشانہ نظام حیات اور ۱۶ لاکھ قیمتی سرکاری گاڑیوں، اربوں کے پٹرول کو دھواں بنانا ایک گناہ کبیرہ، ایک بدترین معاشی معاشرتی دینی استحصال اور جرم عظیم ہے۔ انکے علاوہ انکی سرکاری عہدوں کے مطابق رشوت، کمیشن، کرپشن اور سرکاری عہدوں کے ناجائز استعمال سے اکھٹی کی ہوئی دولت، انکی ذاتی ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، اقتدار کی نوک پر ملکی غیر ملکی قرضے، آئی ایم ایف کے قرضوں کو اپنی ملکیت بنانا، ان سب کے اندرون بیرون ممالک اکھٹے کئے ہوئے کم وبیش تین سو ارب ڈالرز سے اپنے اپنے پاکستان کی تعمیر و تکمیل کرنا، انکی پھیلی ہوئی ملکی غیر ملکی ملکیتیں انکے جرائم، انکے معاشی معاشرتی قتال کی اذانیں دے رہے ہیں۔ اس مجرمانہ دستور حیات کو ترک کرنا ہر اہل وطن کی بنیادی ڈیمانڈ ہے۔ ہر سرکاری ملازم، ہر اہل وطن اور ہر کس و ناقص کیلئے پبلک ٹرانسپورٹ کو استعمال کرنا ضروری ہے۔ سرکاری قیمتی گاڑیوں کا کلچر ختم کرنا، ملکی زرمبادلہ کو بچانا ازحد ضروری ہے۔ ایم پی اے ایم این اے، سینیٹرز مشیروں، وزیروں، سفیروں وزیر اعلیٰ، گورنرز وزیر اعظم، صدر مملکت اور انکی باقیات جو غیر آئینی، غیر اسلامی، غیر اخلاقی طور پر مارشل لا کی گن پوائنٹ پر حکومتی ایوانوں حکومتی اداروں پر مسلط ہیں۔ انکی شاہی تنخواہوں، شاہی اخراجات کو بڑھانا اور اسکا عوام الناس پر مزید بوجھ ڈالنا ایک قبیح گناہ ہی نہیں ایک بدترین جرم بھی ہے۔ چار مارشل لا کے فوجی سیاسی غیر آئینی، غیر قانونی، غیر اسلامی، غیر اخلاقی ملکی غدار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی مجرم باقیات اور ان کے باطل، غاصب قوانین کو ختم کرنا ہوگا۔





چار صوبائی حکومتوں اور ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے غیر آئینی قوانین نامنظور

ایک فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان، اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مسٹر بھٹو نے پاکستان کو دولخت کیا۔۹۴ ہزار فوجی سپاہ کو انڈیا کا قیدی بنایا، ون یونٹ کو توڑا۔ وفاقی اسمبلی کے علاوہ غیر آئینی مارشل لا کی گن پوائنٹ پر چار صوبائی ایک سینٹ کی مزید اسمبلیاں مسلط کر دیں۔۱۸۔۲۰ کروڑ اہل وطن کے وسائل اور خزانہ کو ایک رہزن، ایک ڈاکو کی طرح لوٹنے کا لامتناہی عمل جاری کر لیا۔ دوسرے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق نے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے ٹولہ، طبقہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو حکومت میں شامل کر کے اہل وطن کا ۵۱ فیصد مستورات کا بجٹ مارشل لا کی نوک اور ملکی آئین کے خلاف ڈبل سے بھی زیادہ لوٹ لیا۔ ملکی وسائل اور خزانہ لوٹنے کا عمل ہر وقت، ہر روز اور لامتناہی عرصہ کیلئے جاری کر لیا۔ ایک فوجی شرابی زانی دوسرے ناچے فوجی ڈکٹیٹر، انکے چند ہجولیوں اور انکی باقیات نے ملک کو مارشل لا کی نوک پر ریڈ لائیٹ ایریا بنا دیا اور اپنی حکومتی رٹ کو فوجی سپاہ کے ذریعے نافذ کرنا شروع کر دیا فوج اور عوام کو اس غیر آئینی خانہ جنگی کی چتا میں دھکیل کر افواج پاکستان اور پاکستانی عوام کو رسوائے زمانہ کر دیا۔ جمہوریہ پاکستان میں قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات کی روشنی میں اسلامی جمہوریت اسلامی نظام مملکت، اسلامی نظام سلیکشن، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو طالبان دہشت گرد ملک دشمن، ملکی غدار کا واویلا مچا کر انکا قتال کرنا شروع کر دیا۔ ذرائع ابلاغ کے مردوزن سرکاری مبلغوں اور مجرموں نے جھوٹ کو سچ، سچ کو جھوٹ بنا کر پاکستان میں تخریبی کاروائیاں جاری کروادیں۔ اپنی بدکرداری، بدنصیبی اور ملک دشمنی کا کردار ادا کرنا جاری کر دیا۔ اہل وطن کو طالبان اور دہشت گرد بنا کر رکھ دیا، مارشل لا کے ملکی غدار حکومتی ٹولہ کو تحفظ فراہم کرتے رہے۔ اس مجرم فوجی ڈکٹیٹرز نے فوج اور عوام کو خانہ جنگی کی چتا میں دھکیل دیا۔ پاکستان کو دہشت گرد ملک بنا کر رکھ دیا۔ انڈیا، اسرائیل، امریکہ کی انٹیلی جنس فوجی ایجنسیاں فوج اور عوام کا قتال کرواتی رہیں۔ اپنے مشن میں کامیاب ہوئیں۔ پاکستان میں فوج اور عوام کا آپس میں قتال جیسا قبیح گناہ اور بدترین جرم کو عام کر دیا، اسکی باقیات نے اسکو جاری رکھا۔

نمبر۲۔ ملکی آئین توڑنے والے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈروں، اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے وزیر اعظم شوکت عزیز، مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی، شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، اکلوتی جماعت کے اکلوتے قومی اسمبلی کے حکومتی ممبر شیخ رشید انکی اتحادی سیاسی جماعتوں کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے نو سال تک بالجبر، بالتشدد، بالقتال اپنی غیر آئینی غیر اسلامی حکومتی رٹ کو مسلط رکھنے کیلئے مارشل لا کی گن پوائنٹ پر اہل وطن کا قتال کیا۔





چار صوبائی حکومتوں اور ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے غیر آئینی قوانین نامنظور

شاہی ایوانوں، حکومتی اداروں، ملکی وسائل، خزانہ ۵۱ فیصد اپنی مستورات کی ملکیت اور عوام انکے قیدی غلام محکوم بنا دیئے۔ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کا غیر آئینی، غیر اسلامی، غیر اخلاقی قانون قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف پاکستان میں نافذ العمل کر دیا۔ علاوہ ازیں اپنی ہی مستورات کو حکومتی ایوانوں، سرکاری اداروں پر مسلط کر کے ملک لوٹنا اور اسلامی تہذیب کو کچلنا اور مارشل لا کی گن پوائنٹ پر حکومت کرنا شروع کر دیا۔ اس کی باقیات میں سے کسی نے بھی اس قانون کو ختم کرنے کی کوشش نہ کی۔ عوام اس حکومتی رٹ کے خلاف احتجاج کریں تو انکو طالبان، دہشت گرد کا نام دے کر انکا قتال جاری کر دیا جاتا ہے

نمبر ۳۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے خلاف لال مسجد کے سات ہزار طلبا اور طالبات نے اس غیر آئینی، غیر اسلامی حکومتی رٹ کے خلاف آواز اٹھائی، احتجاج کیا۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے انکو طالبان اور دہشت گرد کا نام دے کر لال مسجد کا محاصرہ کر لیا۔ کئی دن تک انکو پانی گیس خوراک سے محروم کر کے زندگی اور موت کی کشمکش کی اذیتوں میں مبتلا رکھا اور پھر فوج کشی کر کے بیشتر کو فارسفورس بموں سے جلا کر خاکستر کر دیا۔ اہل وطن اس قتال پر بیخ پا ہو گئے اور فوج کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ اسطرح فوجی ڈکٹیٹر، اسکے سیاسی حکومتی ٹولہ نے ملک کو خانہ جنگی میں دھکیل دیا، جو آج تک جاری ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف تو جیل میں ہے اور اسکے چند کور کمانڈر اور سیاسی حکومتی ٹولہ اس کا وزیر اعظم شوکت عزیز مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی، شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین اور شیخ رشید ایک سازش کے تحت اپنے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کو ملکی غداری کے جرائم سے بچانے، عمران خان، اور علامہ طاہر القادری صاحبان کے ساتھ مل کر اس حکومت کو ختم کرنے اور فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کو قید سے چھڑانے اور دوبارہ اقتدار حاصل کرنے کیلئے کوشاں ہیں۔ اے آر وائی کا چینل ان کو کیفر کردار تک پہنچانے کی بجائے انکی کھلے عام پشت پناہی کر رہا ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اسکے چند کور کمانڈر، انکا فوجی سیاسی غیر آئینی، غیر اسلامی حکومتی ٹولہ اور انکی باقیات پاکستان، کی نو لاکھ سپاہ کی رسوائی کا سبب بنتا جا رہا ہے۔ این آر او کے مجرموں پر مشتمل غیر آئینی، غیر اسلامی سینٹ، وفاقی اسمبلی، چار صوبائی اسمبلیوں کے ممبران آپنی بقا کیلئے انکی پشت پناہی اور انکا تحفظ کرتے آ رہے ہیں۔ کیونکہ انکی اپنی آفادیت اور بقا اس نظام میں مضمر ہے۔

چار صوبائی حکومتوں اور ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے غیر آئینی قوانین نامنظور

نمبر۴۔ ایک بدنصیب فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مسٹر بھٹو نے پاکستان کو دولخت کیا، ون یونٹ کو توڑا۔ وفاقی حکومت کے علاوہ جاگیردار سرمایادار ٹولہ پر مشتمل چار صوبائی ایک سینٹ کی مزید نئی اسمبلیاں مسلط کر دیں۔ دوسرے بدبخت فوجی ڈکٹیٹر نے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور طبقہ کی مستورات کا بجٹ نصف سے بھی دو فیصد زیادہ بڑھا دیا ملکی وسائل اور خزانہ لوٹ لیا۔ ملک کو ریڈ لائٹ ایریا بنا دیا۔ دو فوجی شرابی، زانی اور ناچے فوجی ڈکٹیٹرز، انکے چند ہمجولیوں نے ملک لخت لخت کر دیا۔ پاکستان اور نو لاکھ فوجی سپاہ کی عزت و حرمت خاک میں ملا دی۔ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو کا ملک دولخت کرنے کا جرم، ملک کے جرائم کا اہم حصہ ہے۔ پاکستانی افواج کے فوجی ڈکٹیٹروں یحییٰ خان اسکے چند کور کمانڈرز، اسکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مسٹر بھٹو ملک کو دولخت کرنے، ۹۴ ہزار فوجی سپاہ کو ہندوستان کا قیدی بنانے، ملکی جاگیریں جاگیردار ٹولہ کی اولادوں میں تقسیم کرنے، ون یونٹ توڑنے، ملک کے تمام جاگیردار اور سرمایادار ملکی غدار ٹولہ کو چار صوبائی حکومتیں مہیا کرنے، انکی اولادوں کو چار صوبوں کے مراعات یافتہ حکومتی شاہی طبقہ کو حکومتی اداروں پر مسلط کرنے، ایک سینٹ کا شاہی ایوان انکے حوالے کرنے، انکے شاہی اخراجات ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام کو مہیا کرنے کا پابند بنانا غیر آئینی، غیر اسلامی ایک معاشی ڈاکہ اور معاشرتی قتال ہے جو آج تک جاری ہے۔ جسکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ آج بھی مجرم ہے۔

نمبر۵۔ دوسرے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈرز، اسکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ملکی آئین توڑنے اور امریکہ کی شہہ پر نواز شریف کی الیکٹیڈ حکومت کو ختم کرنے کے مجرم، اپنی غیر آئینی، غیر اسلامی، غیر قانونی مارشل لا کی مجرمانہ حکومت کو بچانے اور امریکہ کے احسان کا بدلہ چکانے کی خاطر اس فوجی ڈکٹیٹر اور اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے امریکہ کو ملک کا شمسی ائیر بیس مہیا کر دیا۔ پاکستان کی فارن پالیسی کو امریکہ انڈیا، اسرائیل کے سپرد کر کے ملک کو تباہی کے دھانے پر کھڑا کر دیا۔ پاکستانی سرزمین کو امریکہ، انڈیا، اسرائیل اور انکے اتحادی ممالک اور انکی خفیہ فوجی ایجنسیوں کی چھاؤنی بنا دیا۔ افغانستان جیسے غیر ترقی یافتہ برادر ہمسائے مسلم ملک کے معصوم، بیگناہ چھ سات لاکھ عوام کا قتال کر دیا۔ اہل وطن شمالی علاقہ جات کے اسلام دوست عوام کو ذرائع ابلاغ کے ذریعے طالبان اور دہشت گرد قرار دیا۔ کم و بیش ۳۰۔۳۵ لاکھ عوام الناس کو طالبان اور دہشت گردوں کی وجہ بنا کر ہجرت کرنے پر مجبور کیا۔ اس طرح اسلام کے نفاذ کی بات کرنے اور اسکے مارشل لا کی حکومتی رٹ کے خلاف آواز اٹھانے والے عوام کا قتال جاری کر دیا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

چار صوبائی حکومتوں اور ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے غیر آئینی قوانین نامنظور

بلوچستان میں نواب بگٹی، اسکے قبیلہ کے لوگوں کا قتال کیا۔ ۱۴ ہزار سپاہ کو سیاہ چین کے گلیشر پر انڈیا کی ہوائی افواج سے قتال کروایا۔ نو سال تک ملک پر مارشل لا کی گن پوائنٹ پر مجرمانہ حکومت کرنے، ملک کو خانہ جنگی کی چتا میں دھکیلنے۔ عوام اور افواج کے درمیان نفرت پیدا کرنے، این آر او کا مجرمانہ قانون مسلط کرنے، ملک کے تمام فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی ملوں فیکٹریوں کارخانوں، سرے محلوں رائے ونڈ ہاؤسوں بنی گالا ہاؤسوں ملکی، غیر ملکی قرضوں، آئی ایم ایف کے قرضوں، رشوت، کمیشن، کرپشن سے اکٹھی کی ہوئی دولت کو جائز قرار دینے۔ سوکس بنکوں کے کروڑوں ڈالروں، ہر قسم کے قتال اور جرائم کے کیسوں کو ختم کرنے۔ مارشل لا کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور ملک کے معاشی، معاشرتی، دینی قتال کے ملک بدر حکومتی ٹولہ کے تمام مجرموں کو پاکستان میں اکٹھا کرنے۔ این آر او کا ایک مجرمانہ قانون باہمی مشاورت سے تیار کرنے۔ جسکے تحت ایک دوسرے کے تمام غیر آئینی، غیر اسلامی غیر قانونی، غیر اخلاقی طریقہ کار سے معاشی معاشرتی دینی اور فزیکل انسانوں کے قتال کے کیس معاف کرنے کے جرائم پاکستان میں ہی نہیں دنیاء عالم میں اس ظلم و جبر، عدل کش نظام حکومت کی چیخیں سنائی دے رہی ہیں۔ یہ کیسی مارشل لا کی غیر آئینی، غیر اسلامی، غیر قانونی، غیر اخلاقی حکومتی جیوری ہے جو ملک کے آئین اور اسکی عدلیہ سے ماورا ہے۔ مارشل لا کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے غیر آئینی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے وزیر اعظم شوکت عزیز، مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی مسلم لیگ کے شیخ رشید اور انکے اتحادی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے تمام مجرموں نے مل کر مارشل لا کی گن پوائنٹ پر نو سال تک ملک کی حکومت کو غیر آئینی طور پر جائز قرار دے دیا۔ یہ کتنا بڑا المیہ ہے۔ پاکستان چار فوجی ڈکٹیٹرز، انکے غیر آئینی، غیر اسلامی، غیر اخلاقی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انکی باقیات کے مجرموں کی حکومتوں کو جائز قرار دے کر پاکستان کو غیر آئینی ریاست بنا دیا۔ اس قانون سے پاکستان مجرموں کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ این آر او کے مجرموں کی تمام اسمبلیاں غیر قانونی، غیر اسلامی، غیر اخلاقی، غیر آئینی ہیں۔ آج بھی ملک پر مجرموں کی حکومت، تمام این آر او کے حکومتی مجرموں اور اپوزیشن حکومتی لٹیروں، رہزنوں ملک دشمن مجرموں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے جو پاکستان کو صفحہ ہستی سے مٹانے کا عمل جاری کر چکے ہیں۔ ملک کے تمام سیاسی جماعتوں کے ورکروں دینی درسگاہوں کے طلبا طالبات، سکولوں کالجوں کے طلبا، طالبات، ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنر مندوں کو ایک مرکز پر اکٹھے ہو کر سوچنا ہوگا کہ اس ظلم و جبر اور عدل کش فوجی سیاسی غیر آئینی، غیر اسلامی حکومتی ٹولہ کے رہزنوں لٹیروں سے ملک بچانے کا تدارک کیا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

چار صوبائی حکومتوں اور ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے غیر آئینی قوانین نامنظور

نمبر۶۔ قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات کے خلاف ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر مارشل لا کی گن پوائنٹ پر فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈروں، اسکے چھ سات ہزار جاگیردار سرمایادار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی مستورات کو ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز، وزیر مشیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، سپیکرز، سفیر، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے حکومتی ایوان انکی ملکیت بنادیئے افسر شاہی منصف شاہی فوج شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کو انتظامیہ، عدلیہ، افواج پاکستان کے حکومتی ادارے سپرد کر دیئے گئے۔ یہ غیر آئینی، غیر اسلامی غیر اخلاقی قانون کے تحت پاکستان کی حکومت جاگیردار سرمایادار ٹولہ کے مرد و زن کی وراثت بنادی گئی۔ یہ ۱۹۷۳ کے ملکی آئین کے خلاف، بغیر ریفرنڈم کے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز انکے بجٹ کے اخراجات ۱۸۔۲۰ کروڑ اہل وطن کسانوں مزدوروں، محنت کشوں، ہنر مندوں، یتیموں، بیواؤں، اپاہجوں کی مستورات، انکے مردوں اور انکی نسلوں کو برداشت کرنے کا پابند بنالیا۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی باقیات نے معاشی معاشرتی دینی قتال جیسا المیہ آج بھی جاری رکھا ہوا ہے۔

نمبر۷۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے کسانوں، مذارعوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہنر مندوں، مجبوروں، بے بسوں، تنگ دستوں، بیروزگاروں، بیماروں، اپاہجوں، مسکینوں، ضروریات حیات سے محروم، خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والے معاشی معاشرتی دینی مقتولہ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کو انکے حکومتی شاہی اخراجات، شاہی ایوان، شاہی محل، سپریم کورٹ جیسے عدل کش انمول سرکاری اداروں، بڑی بڑی، قیمتی بلٹ پروف ۱۶ لاکھ سرکاری اربوں، کھربوں ڈالروں کی گاڑیوں کے اخراجات، اربوں کا پٹرول کو دھواں بنانے کے شاہی اخراجات، انکے ڈرائیوروں اور مرمتوں کے اخراجات کو برداشت کرنا اہل وطن کا نصیب بنادیا گیا ہے۔

نمبر۸۔ اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی غیر آئینی نظام حکومت کا بالجبر قیدی بنا چکے ہیں۔ جس پر مارشل لا کے چار فوجی ڈکٹیٹرز، انکے چند کور کمانڈرز اور چھ سات ہزار جاگیردار سرمایادار ٹولہ کے ۴۹ فیصد مرد اور ۵۱ فیصد مستورات کی پاکستان پر مارشل لا کی گن پوائنٹ پر غیر آئینی، غیر اسلامی اجارہ داری مسلط ہے۔ جبکہ پاکستان ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کا ملک ہے۔ جس میں ستر فیصد کسان، انتیس فیصد مزدور محنت کش، ہنر مند اور عوام الناس رہتے ہیں۔

چار صوبائی حکومتوں اور ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے غیر آئینی قوانین نامنظور

ان کا المیہ یہ ہے کہ ان مرد و زن شودروں میں سے نہ حکومتی ایوانوں، نہ حکومتی شاہی اداروں کا آج تک ایک بھی رکن بن سکا ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، نکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ، انکی باقیات اس مجرمانہ غیر آئینی، غیر اسلامی مخلوط کفر کے مارشل لا کے استحصالی نظام حکومت کے خلاف آواز اٹھانے یا احتجاج کرنے والے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان کو ذرائع ابلاغ کے ذریعے طالبان ، دہشت گرد کا لیبل لگا کر انکا انفرادی ، اجتماعی قتال جاری کر رکھا ہے

نمبر ۹۔ پاکستان میں چار فوجی ڈکٹیٹروں انکے چھ سات ہزار جاگیر دار سرمایا دار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے ممبران پر مشتمل انکی ذاتی حکومتی عدلیہ ایک الگ حثیت رکھتی ہے۔ اسکا پاکستان کے نظام عدل یا ملک کی عدلیہ سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر اور تمام اسمبلیوں کے ممبران از خود ہی منصف ہوتے ہیں۔ ملکی انتظامیہ کا چیف سیکٹری ہو یا عدلیہ کا چیف جسٹس سپریم کورٹ ہو، ان میں سے کوئی بھی انکے مسلط کئے ہوئے استحصالی ملک دشمن، عوام دشمن قوانین کو بدل سکتا ہے اور نہ ہی انکے خلاف کوئی کاروائی کر سکتا ہے۔ یعنی فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو نے ملک دولخت کیا، مجیب الرحمان جسکے ممبران کی تعداد زیادہ تھی اور اسکا حکومت بنانا حق بنتا تھا اسکو حکومت بنانے نہ دی۔ مشرقی پاکستان میں فوجی کاروائی کر کے پاکستان کی ۹۴ ہزار فوجی سپاہ کو ہندوستان کا قیدی بنا دیا، مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھا اور اسکے ون یونٹ کو توڑا اور چار صوبائی حکومتیں بنا ڈالیں۔ صوبائی سطح پر مارشل لا کی نوک پر چاروں صوبوں کے جاگیرد، رسر مایا دار ٹولہ کو ملک پر حکومت بنانے کا اذن دے دیا۔ اسکے تحت ایم پی اے بنائے اور ان میں سے انکو مشیر وزیر، وزیر اعلیٰ گورنر بنا کر ہر صوبے پر مسلط کر دیا گیا۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کو انکا غلام، قیدی، محکوم بنا دیا گیا۔ اگر ان قوانین کو ختم کرنا درکار ہو تو وہ صرف اسمبلی ممبران ہی کر سکتے ہیں۔ کونسا ایم پی اے یا کسی اسمبلی کا ممبر اپنے حکومتی ایوان اور حکومت چھوڑنے کا سوچ سکتا ہے۔ اسی طرح دوسرے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے ۵۱ حقوق نسواں کے نام پر اپنے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی مستورات کو صوبائی وفاقی، سینٹ کے سپریم حکومتی ایوانوں، اسمبلیوں کے ممبران ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز، مشیر، وزیر، وزیر اعلیٰ، گورنرز، سپیکرز، سفیر، وزیر اعظم، صدر مملکت کے حکومتی شاہی اداروں پر مسلط کر دیا۔ اسی فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے این آر او کا مجرمانہ قانون بنا کر ملک کے تمام مجرموں کے قتال معاشی معاشرتی قتال، انکے لوٹے ہوئے ملکی وسائل، ملکی ملکیتوں، ملکی، غیر ملکی، آئی ایم ایف کے قرضوں اور رشوت کمیشن کرپشن سے اکٹھی کی ہوئی دولت سوکس بنکوں، سرے محلوں، بیشمار ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں، مختلف تجارتی اداروں کی ملکیتوں کی شکل میں تمام جرم معاف بھی کئے، تمام حکومتی ملکیتیں انکی وراثت بنا دی گئیں۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

چار صوبائی حکومتوں اور ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے غیر آئینی قوانین نامنظور

پاکستان فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں، دہشت گردوں کی ملکیت اور پناہ گاہ بن چکا ہے۔ جہاں سے ہی این آر او کے تمام مجرموں کے تمام جرائم ختم کر دیئے جاتے ہیں۔ انکے علاوہ ان مجرموں کو مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے الیکشنوں کے اجازت نامے بھی جاری کر دیئے جاتے ہیں۔ ان قوانین کے ذریعے حکومتی ایوان اور حکومتی ادارے مہیا کرنے کے حقوق بھی بحال کر دیئے جاتے ہیں۔ اسکا تدارک ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام الناس کی عدالت ہی کر سکتی ہے ورنہ یہ ملک دشمن ملک کو ختم کر دیں گے۔

نمبر۱۰۔ پاکستان میں ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کو مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کا ووٹر بنانے، چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ کو الیکشنوں کے ذریعے حکومت مہیا کرنے پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری جاری ہے۔ مسلم امہ کے ۱۸۔۲۰ کروڑ فرزندان کو اس ظلم و جبر کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری کو ختم کرنا اور پاکستان کو انکے مجرمانہ نظام حکومت سے نجات دلانا ہوگا۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلیں اور نو لاکھ فوجی سپاہ، اردو میڈیم طبقاتی تعلیمی اداروں کے طلبا، دینی درسگاہوں کے طلبا، طالبات سے چار فوجی ڈکٹیٹرز کے مارشل لا کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور اس کے مجرمانہ طبقاتی استحصالی نظام حکومت، طبقاتی استحصالی مجرمانہ معاشی معاشرتی تقسیم اسکے ظلم و جبر کے ذریعے دینی، معاشی معاشرتی قتال سے بچ نہیں سکتے۔ اسکا ایک ہی علاج ہے۔ ان سب کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

نمبر۱۱۔ جب تک چار صوبائی حکومتیں ختم کر کے ون یونٹ بحال نہیں کیا جاتا۔ چار صوبوں کے حکومتی ٹولہ انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے شاہی اخراجات کا بجٹ ختم نہیں کیا جاتا۔ حکومتی ٹولہ انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی حکمرانی، انکی رشوت، کمیشن کرپشن کا فزیکل خاتمہ نہیں کیا جاتا۔ این آر او کے مجرموں اور ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے مجرمانہ قانون کو ختم نہیں کیا جاتا۔ انکی ۵۱ فیصد مستورات کو حکومتی ایوانوں اور حکومتی اداروں سے باہر پھینکا نہیں جاتا۔ جب تک چار فوجی ڈکٹیٹرز اور انگریز کے پروردہ چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی منصف شاہی، فوج شاہی کی حکومتی اجارہ داری کو ختم کر کے اہل وطن مسلم امہ کو حکومتی نظام مملکت حوالے نہیں کیا جاتا، اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف نافذ نہیں کیا جاتا۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو انگریز کے مسلط کردہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت جو اس نے ایک مفتوحہ ملک کی عوام کو غلامی کی زنجیریں پہنانے، انکے خلاف احتجاج کرنے اور سر اٹھانے والوں کو باغی کا لیبل لگا کر انکو کچلنے کیلئے مسلط کر رکھا تھا۔





چار صوبائی حکومتوں اور ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے غیر آئینی قوانین نامنظور

تا کہ کوئی باغی، کوئی غلام کوئی محکوم، کوئی احتجاج کرنے والا سر نہ اٹھا سکے۔ اب اس نظام حکومت پر پاکستان کے چار فوجی ڈکٹیٹرز، انکے غیر آئینی، غیر اسلامی، غیر قانونی، غیر اخلاقی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکی باقیات نے بالجبر قبضہ کر رکھا ہے۔ چار فوجی ڈکٹیٹرز انکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ سے حکومتی ایوان، انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ سے حکومتی ادارے واپس لینا ملک کی بقا کیلئے اشد ضروری ہے۔

نمبر ۱۲۔ پاکستان میں خانہ جنگی اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتی جب تک مارشل لا کے چار فوجی ڈکٹیٹرز، ملکی آئین توڑنے والے ملکی غدار، ملک دشمن، عوام دشمن، انکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی اور انکی باقیات کے مجرموں سے ملک کا لوٹا ہوا خزانہ، وسائل اور ذرائع آمدن واپس نہیں لئے جاتے۔ مغربی جمہوریت کا باطل، غاصب کفر کا مجرمانہ استحصالی نظام حکومت ان سے چھینا اور انکو ختم نہیں کیا جاتا۔ اسکی جگہ اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت قائم نہیں کیا جاتا۔ جس میں آقا و غلام، صدر مملکت و گن مین، وزیر اعظم و اردلی، جرنیل و ڈرائیور، خلیفہء وقت و چرواہا، افسر و ماتحت کی ضروریات حیات کا معیار ایک کسان مزدور، محنت کش، ہنر مند، سپاہی، اردلی، گن مین، جھاڑو کش کے مطابق قائم کیا نہیں جاتا۔ معاشرے میں اعتدال و مساوات، عدل وانصاف کو رائج کرنا اسلام کی بنیادی خوبی ہے۔ جو حکومتی ٹولہ انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے دہشت گردوں اور معاشی معاشرتی قاتلوں کی موت کا سبب ہے۔ تمام مجرم اس حقیقت کو جان چکے ہیں کہ انکا یوم حساب قریب ہے۔ اربوں ڈالروں کی خریداری میں کروڑوں کی کمیشن حاصل کرنے کا وقت گذر چکا ہے۔ رشوت، کمیشن، کرپشن سے لوٹی ہوئی، کم وبیش ۲۵۰ ارب ڈالر کی ملکی امانتیں، ملک غیر ممالک میں انکی ملکیتیں ان سے واپس نہیں لی جاتی۔ ان تمام مجرموں کو جیل بھیج کر انکے خلاف تمام کیس، تمام جائیدادیں، تمام وسائل، تمام خزانہ، تمام ملکیتیں واگذار کرانا اشد ضروری ہے۔ کب تک ۱۸۔۲۰ کروڑ کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہنر مندوں، معذوروں، بوڑھوں کو، انکے پیدا کردا وسائل اور خزانہ سے محروم رکھا جائیگا۔ کب تک ملکی خادمین اپنے مالکوں کو انکی ملکیتوں اور وراثتوں سے محروم کرتے جائیں گے۔ کب تک یہ جرم جاری رہے گا۔ کب تک فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ان کی باقیات کی اجارہ داری پاکستان پر مسلط رہے گی۔





باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کا کڑوا گھونٹ انہیں پینا پڑے گا

نمبرا۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ اہل وطن مسلم امہ اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت، اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے معاشی معاشرتی معیار حیات کی تفاوتی، طبقاتی زندگی کا مجرمانہ نظام حیات ختم کرنا وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ آقا و غلام، فوجی ڈکٹیٹر و سپاہی، وزیر اعظم و اردلی، گورنر و گن مین، وزیر اعلیٰ و ڈرائیور، کسان و مزدور کا معاشی و معاشرتی طبقاتی نظام حیات اور ضروریات حیات کے حصول کے معیار میں مطابقت قائم نہیں ہے۔ اس کا تدارک صرف اور صرف قرآن حکیم کی روشنی میں اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت، دستور حیات تعلیمات، اعتدال و مساوات میں مضمر ہے۔ جسکا نفاذ ۱۹۷۳ کے آئین کا حصہ ہے۔

نمبر۲۔ پاکستان۔۔۔! فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور پرویز مشرف کی باقیات کا نام نہیں۔

پاکستان۔۔۔! فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور پرویز مشرف کی باقیات کا نام نہیں۔ نہ ہی مسٹر بھٹو، مسٹر زرداری، مسٹر نواز شریف، مسٹر شوکت عزیز، مسٹر پرویز الٰہی، شجاعت حسین، الطاف حسین، شیخ رشید اور انکے اتحادی سیاسی جماعتوں جنہوں نے اسلامی تاریخ کو مسخ و مجروح کیا اور ۹۴ ہزار فوجی سپاہ کو انڈیا کا قیدی اور نو لاکھ سپاہ اور ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کو رسوائے زمانہ کر کے رکھ دیا ہے۔ انکے اس بھیانک کردار کی تلخ اذیتیں زندگی میں بھی اور بعد از موت بھی جاری رہیں گی۔ اب انکی باقیات نے انکے غیر آئینی قوانین، ضوابط کو پاکستان میں جوں کا توں جاری کر رکھا ہے۔ ادھر تم ادھر ہم کا نعرہ لگانا، مجیب الرحمان کو حکومت نہ بنانے دینا، مشرقی پاکستان پر فوج کشی کرنا، عوام اور فوجی سپاہ کا قتال کروانا، ۹۴ ہزار فوجی سپاہ کو ہندوستان کا قیدی بنانا، ملک دولخت کرنا، ملکی عوام الناس کا استحصال کرنا، انکے حکومتی جرائم کا حصہ ہیں۔ ون یونٹ توڑنا، چار صوبائی حکومتیں اور ایک سینٹ کے شاہی ادارے کے شاہی اخراجات بڑھانا، روٹی کپڑا، مکان مہیا کرنے کی بجائے اہل وطن غریب، بیروزگار، تنگدست عوام کا معاشی، معاشرتی قتال کرنا۔ جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کو چاروں صوبوں کی حکومتیں مہیا کرنا، عوام الناس کو انکے شاہی اخراجات برداشت کرنے کا پابند بنانا، غربت تنگ دستی، بیروزگاری کی چتا میں دھکیلنا، یہ ظلم اور جرم فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو نے کیا۔ دوسرے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے بدبخت چند کور کمانڈرز نے امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک کو افغانستان کے مسلم امہ کے فرزندان کے خلاف اپنی سرزمین اور شمسی ائیر بیس امریکی افواج کے حوالے کر دیا۔ انہوں نے پانچ چھ لاکھ افغانستان کے مرد و زن بچے بوڑھوں کا قتال کر کے رکھ دیا۔ اسکا اور اسکی باقیات کا پاکستان کے شمالی علاقہ جات کے عوام کا قتال اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کا قتال جاری رکھنا اہل وطن مسلم امہ کے دلوں میں ایک اذیتناک ناسور بن چکا ہے۔

اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کا کڑوا گھونٹ انہیں پینا پڑے گا

نمبر۳۔ دو فوجی ڈکٹیٹرز نے اسلامی تاریخ مسخ کر کے رکھ دی

ان مارشل لا کے دو فوجی ڈکٹیٹروں، انکے چند کور کمانڈروں اور انکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے اسلامی تاریخ کو مسخ کر کے رکھ دیا ہے۔ اس طرح ایک سازش کے تحت ان دو بد بخت فوجی ڈکٹیٹروں اور انکے چند کور کمانڈروں اور فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے ملک دشمن مجرموں کی بجائے اپنے ہی انمول مجاہد و غازی، طلبا طالبات اور عوام الناس، جو انڈیا، روس اور امریکہ کے دانت کھٹے کرنے والا ہر وال دستہ کا فریضہ ادا کرتے ہیں، ہمت و جرات کے پیکروں، جری جوانوں، ملک و ملت کے جان نثاروں، ملک کے رکھوالوں کی عزت و حرمت اور انکی شان و آن کے خلاف ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز، ٹی وی اینکرز، اخبار نویس، قلمکار، کالم نویس، تنقید نگاروں نے، حقائق کو جاننے اور حقائق کو چھپانے کی خاطر ان مجاہدین کے خلاف بد ترین لب کشائی کرنا اپنا وطیرہ بنا رکھا ہے۔ کیا یہ مجاہدین یا طالبان پاکستان کی انمول اسلامی سپاہ نہیں۔ اسکے مجرم، ملکی غدار، ملکی آئین توڑنے والے، پاکستان پر مارشل لا کی گن پوائنٹ پر حکومت کرنے والے، ملکی غدار، ملک دشمن، عوام الناس کا معاشی معاشرتی قتال کرنے والے فوجی ڈکٹیٹر یحیٰ خان، اسکے چند کور کمانڈرز اسکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور اسکا سیاسی لیڈر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو جنہوں نے مل کر ون یونٹ توڑا۔ چار صوبائی حکومتیں بنا ڈالیں۔ ملک کا خزانہ اور وسائل لوٹ لئے اور عوام الناس کا معاشی معاشرتی قتال کر کے رکھ دیا۔ اسکے علاوہ عوام الناس کو صوبائی سطح پر حکومتی ٹولہ کا قیدی، غلام، محکوم بنا کر رکھ دیا۔ دہشت گرد اہل وطن مسلم امہ یا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ یا انکا مراعات یافتہ افسر شاہی منصف شاہی فوج شاہی کا شاہی طبقہ ہے۔

نمبر۴۔ دوسرا مارشل لا کا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈر، ملکی آئین توڑنے والا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے وزیر اعظم شوکت عزیز مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی، شجاعت حسین، الطاف حسین، شیخ رشید اور انکے ہمنوا اتحادی سیاسی جماعتیں طالبان اور دہشت گرد ہیں یا اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلیں ہیں۔ مارشل لا کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کا مغربی جمہوریت کا نظام و سسٹم اور اسکے این آر او کے مجرموں کا نظام حکومت پاکستان میں خانہ جنگی کی وجہ بن چکا ہے جو ان مجرموں اور انکی حکومتی ٹولہ کو تحفظ اور بار بار حکومتیں فراہم کرتا ہے۔ جو مارشل لا کی گن پوائنٹ پر ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے کسانوں، محنت کشوں اور عوام الناس کو ایک قیدی، غلام، محکوم جیسی بے بسی کی زندگی گذارنے کا پابند بناتا ہے۔

اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کا کڑوا گھونٹ انہیں پینا پڑے گا

نو لاکھ پاکستانی سپاہ ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں اور عوام الناس کی اولادیں ہیں۔ فوجی جرنیل، فوجی ڈکٹیٹر، چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ، انکے فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی اولادیں ہیں۔ چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ نے ۱۸۔۲۰ کروڑ اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کو مغربی جمہوریت، اسکے الیکشن، اسکا نظام حکومت جس پر انکی اجارہ داری مسلط ہے کا قیدی اور انکی اولادوں پر مشتمل ایک فوجی ڈکٹیٹر اسکے چند کور کمانڈرز نے نو لاکھ سپاہ کو اپنا قیدی، غلام، محکوم بنا رکھا ہے۔ انگریز کے فوجی ڈسپلن کی بنیاد پر فوجی سپاہ خانہ کعبہ، ملکی عوام اور اپنے ماں باپ پر گولی چلانے کے پابند بنا دیئے جاتے ہیں۔ اس قانون کی ترمیم کرنا ازحد ضروری ہے۔ یہ انگریز کی سپاہ نہیں اہل وطن ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کی افواج ہے۔ بار بار مارشل لا لگانا اور ملکی عوام کو فتح کرنا اور محکوم بنانا، طالبان اور دہشت گرد کا نام دے کر عوام الناس کا قتال کرنا ان مجرموں کا وطیرہ بن چکا ہے۔ ٹی وی اینکرز، اخبار نویسوں، قلم کاروں، کالم نویسوں تجزیہ نگاروں اور ذرائع ابلاغ کے مبلغوں سے گذارش ہے کہ وہ ایک ملکی غدار، ملک دشمن فوجی ڈکٹیٹر، اسکے چند کور کمانڈرز کے خلاف آواز اٹھائیں، نو لاکھ معصوم، مجبور، بے بس فوجی سپاہ اور صاف دامن جرنیلوں کو انکے جرائم کا حصہ نہ بنائیں۔ وہ تو مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کے قیدی، غلام اور ابن غلام بن چکے ہیں۔

نمبر ۵۔ تمام سیاسی جماعتیں چار فوجی ڈکٹیٹروں کے مجرموں کی اولادیں ہیں۔

مغربی جمہوریت کے مجرم سیاستدان مارشل لا کے مجرم ملکی آئین توڑنے والے ملک دشمن، ملکی غدار چار فوجی ڈکٹیٹروں کی پیداوار ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان اور یحیٰی خان نے مسٹر بھٹو اور اسکی سیاسی جماعت پیپلز پارٹی کو جنم دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر ضیا الحق نے مسلم لیگ نون کے نواز شریف، ایم کیو ایم کے الطاف حسین اور شیخ رشید کو جنم دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی، شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، شیخ رشید کو پروان چڑھایا یہ تمام مغربی جمہوریت کی سیاسی جماعتیں فوجی ڈکٹیٹروں کی ایسی ناخلف، بے ادب، گستاخ اولادیں ہیں جو مارشل لا کی فوجی سیاسی حکومت کا حصہ بھی بنی رہیں، فوج کی گن پوائنٹ پر ملک کے وسائل، مال و دولت ذرائع آمدن، تجارت اور ملکی خزانہ کو لوٹتی بھی رہیں۔





اعتدال و مساوات اور عدل وانصاف کا کڑوا گھونٹ انہیں پینا پڑے گا

فوج کے زیر سایہ سرے محل، شاہی پیلسز، رائے ونڈ ہاؤسز، بنی گالا ہاؤسز، حکومتی شاہی ایوانوں کو بڑھاتی پھیلاتی بھی رہیں۔فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو نے ون یونٹ کو توڑ کر وفاقی حکومت کے علاوہ چار صوبائی حکومتیں قائم کرلیں، ایک سینٹ کے شاہی حکومتی ایوان کی تعداد غیر آئینی طور پر بڑھادی۔۱۸ کروڑ اہل وطن مسلم امہ، انکی نسلوں کو بالجبر انکے حکومتی اخراجات، بیشمار سرکاری شاہی مراعات کا حکومتی بجٹ مہیا کرنے کا پابند بنالیا۔فوجی ڈکٹیٹرز کے مارشل لا کے جرائم کی سیاسی غیر آئینی، ملکی غدار سیاسی جماعتیں چار صوبائی حکومتوں پر غیر آئینی طور پر قابض ہوگئیں

نمبر۶۔ اسی طرح فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے سیاسی حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق کے وزیراعظم شوکت عزیز پرویز الٰہی شجاعت حسین ایم کیو ایم کے الطاف حسین اکلوتی عوامی مسلم لیگ کے اکلوتے رہنما شیخ رشید اور انکی اتحادی سیاسی جماعتوں نے ملکرا ۵ فیصد حقوق نسواں کے نام پر ملکی خزانہ، وسائل، مال و دولت ذرائع آمدن، تجارت اور حکومتی ایوانوں یعنی وفاقی حکومت، چار صوبائی حکومتوں اور سینٹ کے شاہی حکومتی ایوانوں پر شب خون مارا اور اپنی ہی مستورات کو مارشل لا کی گن پوائنٹ پر حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں پر مسلط کردیا۔اب حکومتی ٹولہ کے مرد وزن نے حکومتی ایوانوں اور انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے حکومتی اداروں پر مارشل لا کی گن پوائنٹ غیر آئینی، غیر قانونی طور پر لا بٹھایا۔فوجی سیاسی مغربی جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے تمام ملکی، غیر ملکی سرے محلوں رائے ونڈ ہاؤسوں، شاہی پیلسوں بنی گالا ہاؤسوں، انمول قیمتی سرکاری، ذاتی گاڑیوں سوکس بنکوں میں لوٹی ہوئی دولت، ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، تجارتی ادارے، تمام مال واسباب، تعیش کی زندگی، شاہی تنخواہیں، شاہی مراعات، ملکی اقتدار انکا نصیب بنادیا گیا۔یہ سب مارشل لا کے فوجی ڈکٹیٹرز اور انکے مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کی غیر آئینی سرکاری بالادستی کی پیداوار ہیں۔ارب ہا ڈالرز کی خرید وفروخت، کروڑوں کی کمیشنیں انکے نظام حکومت کا حصہ ہے۔رشوت کمیشن کرپشن انکے حکومتی ایوانوں کے اختیارات کا قانونی حق ہے۔ان حقائق کو کون نہیں جانتا۔ان کے یہ جرائم پاکستان اور بیرون ممالک کرپشن، کمیشن، رشوت کی اذانیں دے رہے ہیں حکومتی ٹولہ کے ان جرائم کو ثابت کرنے کیلئے کسی کی شہادت کی ضرورت نہیں۔ملک کے احتساب کے تمام ادارے انکے جرائم کے محافظ ہیں۔کیونکہ انکی اپنی بقا بھی انکے اقتدار میں مضمر ہے۔

اعتدال و مساوات اور عدل وانصاف کا کڑوا گھونٹ انہیں پینا پڑے گا

نمبر ۷۔ افواج پاکستان کے جرنیلوں کو بتانا نہایئت ضروری ہے کہ سندھ کے مسٹر بھٹو اور بے نظیر کا قتل، بلوچستان کے نواب بگٹی، اسکے رفقا کا قتل، صوبہ سرحد کے شمالی علاقہ جات کے عوام کا قتال، کراچی میں ایم کیو ایم کی وساطت سے عوام الناس کا قتال یعنی چاروں صوبوں کے عوام فوجی ڈکیٹیٹرز پرویز مشرف کو نفرت سے دیکھتے ہیں۔ لال مسجد کے طلبا طالبات کا قتال، افغانستان کے معصوم، بیگناہ مرد وزن، بچے بوڑھوں کے پانچ چھ لاکھ مسلم امہ کے فرزندان کا قتال، فوجی ڈکیٹیٹرز اور انکے چند کور کمانڈروں اور انکے سیاسی حکومتی ٹولہ کے ایسے جرائم ہیں جنکے زخم زیر خاک بھی منہدم نہیں ہونگے۔ فوجی ڈکیٹیٹرز اور انکے چند کور کمانڈروں اور انکے این آر او کے غیر آئینی فوجی سیاسی مجرم حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی، انکی باقیات ملک پر گن پوائنٹ پر قابض ہیں، انکے مغربی جمہوریت کا طبقاتی نظام حکومت، انکا ۱۹۷۳ کے آئین اور قرآن حکیم کے آئین کی روشنی میں اعتدال و مساوات، عدل وانصاف، امانت و دیانت کے نظریات کو کچلنا اور انکے غیر آئینی متضاد اور منافی طبقاتی معاشی تقسیم طبقاتی تعلیمی نظام طبقاتی معاشرتی نظام کے ذریعے ملکی وسائل مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی خزانہ لوٹنا اور ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو غیر آئینی، غیر اسلامی ملکی وسائل، خزانہ سے محروم ہی نہیں بلکہ ان کو بنیادی حقوق سے محروم کرنا، اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت نافذ العمل کرنے کی بات کرنے والوں کو طالبان اور دہشت گرد قرار دینا، انکا غیر آئینی، غیر اسلامی مجرمانہ قتال کرنا ملک میں خانہ جنگی کی وجہ بن چکا ہے۔ اس کا تدارک وقت کی بنیادی ضرورت ہے۔ پاکستان میں دہشت گردی کا بانی اور سزاوار فوجی ڈکیٹیٹر پرویز مشرف ہے۔

نمبر ۸۔ پاکستان کے حاضر سروس فوجی جرنیل، اسکے کور کمانڈروں کو واضح طور پر بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ مسلم لیگ ق کے وزیر اعظم شوکت عزیز، پرویز الٰہی شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین اکلوتی لیگ کے اکلوتے رہنما شیخ رشید فوجی ڈکیٹیٹر پرویز مشرف کے ہم مشرب اور ہم پیالہ کور کمانڈرز، عمران خان، علامہ طاہر القادری صاحبان کا لندن پلان واضح ہو چکا ہے۔ انہوں نے ملک میں ات مچا رکھی ہے۔ دونوں کا دھرنا فوج کو حکومت پر قبضہ کرنے، فوجی ڈکیٹیٹر پرویز مشرف، اسکے مجرم ساتھی کور کمانڈرز، اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کو جیل کی سلاخوں سے بچانے، ملک کا آئین بار بار توڑنے، لال مسجد کے طلبا طالبات کے قتال کا کیس، شمسی ائیر بیس امریکہ کے حوالے کرنے کا کیس، افغانستان، شمالی علاقہ جات کے عوام الناس کے قتال کا کیس،

اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کا کڑوا گھونٹ انہیں پینا پڑے گا

نواب بگٹی اور اسکے ساتھیوں کے قتال کا کیس، سیاہ چین کے گلیشر پر ۱۴ ہزار فوجی سپاہ کے قتال کا کیس، ۵۱ فیصد حقوق نسواں کا مجرمانہ دین کش استحصالی قانون نافذ کرنے کا کیس، نو سال تک ملک لوٹنے کا کیس اور بیشمار ایسے اور کیس ہیں جو انکو تختہ ءدار تک پہنچانے کا سبب ہیں۔ وہ اپنی، اپنے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی جان بچانے کیلیئے فوج کو کھلے عام ملک پر قبضہ کرنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ ملک دشمن عناصر پہلے کی طرح فوج اور عوام کو جنگ میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔ تمام حالات و واقعات فوجی قیادت کے سامنے ہیں۔ فوجی ڈکیٹیٹر پرویز مشرف پر کئی حملے ہوئے، اس کو جان بچانے کیلیئے ملک بدر ہونا پڑا۔ پاکستانی عوام کے دلوں میں مارشل لا کے غیر آئینی ملکی غدار فوجی ڈکیٹیٹر، اسکے ہمنوا چند کور کمانڈرز اور اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے خلاف اسکی غلط پالیسیوں اور ظلم و قتال کی وجہ سے سخت نفرت پیدا ہو چکی ہے۔ جو ملک میں خانہ جنگی کی آگ بھڑکانے کا سبب بن چکی ہے۔ یہی فوجی ڈکیٹیٹر پرویز مشرف ہے جس نے شمسی ایئر بیس امریکہ کو مہیا کرنے اور پاکستان کو انڈیا، اسرائیل، امریکہ کی فوج اور خفیہ فوجی ایجنسیوں کی چھاؤنی بنانے، ملک میں دہشت گردی کی چتا جلانے جیسے جرائم جو فوج اور عوام کے درمیان نفرت کی وجہ بن چکے ہیں۔ جسکا حل فوجی کمانڈ کی ذمہ داری ہے۔

نمبر ۹۔ فوجی ڈکیٹیٹر پرویز مشرف کی ملک دشمن، عوام دشمن پالیسیوں اور فوج کے ذریعے عوامی قتال کی وجہ سے پہلے بھی طالبان فوجی چھاؤنیوں اور جی ایچ کیو کے اندر گھس کر آپس میں قتال کرتے رہے ہیں۔ اب فوجی سپاہ عوام الناس پر گولیاں نہیں چلائیگی۔ اب طالبان حکومتی ایوانوں اور مارشل لا کے مجرموں کو انکے عشرت کدوں سے ہی نہیں نکلنے دیں گے۔ یہ دھرنا کیوں جاری ہے۔ اسکی پشت پناہی پہلے مارشل لا کے مجرم کور کمانڈر اور انکے ساتھی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرم کر رہے ہیں۔ اگر حاضر سروس فوجی جرنیل اسکے کور کمانڈر اپنی پیشہ ورانہ ساخت بحال کرنا چاہتے ہیں تو پاکستان میں قرآن حکیم کی روشنی میں اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت قائم کریں۔ ایک جدید تعلیمی نصاب قرآن حکیم کی روشنی میں مرتب کریں۔ اعتدال و مساوات، عدل و انصاف، امانت و دیانت کے نظام کو سختی سے نافذ العمل کریں۔ ایک خلیفہ ءوقت یا صدر مملکت کی تنخواہ اور سرکاری مراعات، بنیادی ضروریات حیات، رہائشی کٹیا، ایک کسان، مزدور، محنت کش، ہنرمند، ڈرائیور، اردلی، چوکیدار، فوجی سپاہ، عوام، معلم اور مسجد شریف کے خطیب کے برابر سرکاری خزانہ سے مہیا کی جائیں تو ملک میں عدل کشی کے نظام حیات کا خاتمہ اور ملکی عوام خوشحالی سے محظوظ ہو سکیں گے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کا کڑوا گھونٹ انہیں پینا پڑے گا

نمبر۱۰۔ پاکستان کے حاضر سروس فوجی جرنیلوں انکے کور کمانڈرز، مغربی جمہوریت کے چار فوجی سیاسی غیر آئینی مارشل لا کے حکومتی ٹولہ انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے بارے میں ملک کے دانشوروں، ٹی وی اینکرز، اخبار نویسوں، قلم کاروں، کالم نویسوں، تجزیہ نگاروں کی توجہ مبذول کروانا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ درج ذیل سوالات کی روشنی میں مسلم امہ کی رہنمائی فرمائیں تا کہ اہل وطن خانہ جنگی سے بچ سکیں۔

کیا اسلامی جمہوریہ پاکستان کی مسلم امہ قرآن حکیم کے آئین، منشور، نظریات، تعلیمات کی روشنی میں اسلامی تہذیب سے محروم نہیں ہے۔

کیا پاکستانی مسلم امہ اسلامی اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کے نظام سے محروم نہیں

کیا پاکستانی مسلم امہ اسلامی جمہوری نظام اور اسکے ممبران کے چناؤ سے محروم نہیں۔

کیا پاکستانی مسلم امہ کو طبقاتی نظام تعلیم کا زہر پلایا نہیں جا رہا۔

کیا پاکستانی مسلم امہ اسلامی نظام تعلیم، جدید نصاب تعلیم سے محروم نہیں۔

کیا پاکستانی مسلم امہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے پرچم تلے اپنی جمعیت سے محروم نہیں۔

کیا پاکستانی مسلم امہ مخلوط معاشرے کیوجہ سے اسلامی نظام حیات سے محروم نہیں۔

کیا پاکستانی مسلم امہ اسلامی معاشی، معاشرتی نظام حیات سے محروم نہیں۔

کیا پاکستانی مسلم امہ اسلامی کردار و تشخص اور اسلامی تہذیب سے محروم نہیں۔

کیا درج بالا سوالات کے بعد پاکستانی مسلم امہ اسلامی آئین، منشور، نظریات، تعلیمات کی وارث کہلا سکتی ہے۔ ہرگز نہیں!

کیا ۵۱ فیصد حقوق نسواں کا قانون صرف جاگیردار، سرمایادار، فوجی سیاسی غیر آئینی، غیر اسلامی مارشل لا کا مجرم حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات اور انکی باقیات کو آفادیت پہنچانے اور لوٹ مار مچانے کیلئے نہیں بنایا گیا۔ کیا یہ قانون مارشل لا کی گن پوائنٹ پر ملک کی عوام پر غیر آئینی، غیر اسلامی، غیر اخلاقی طور پر مسلط نہیں کیا گیا۔





اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کا کڑوا گھونٹ انہیں پینا پڑے گا

کیا ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے کسان، مزدوروں، محنت کشوں، ہنر مندوں کی ۵۱ فیصد مستورات میں سے کسی ایک مستورات کو حکومتی ایوان یا حکومتی ادارہ مہیا کیا ہے۔ ہرگز نہیں۔

کیا یہ ملک کے ۴۹ فیصد مردوں اور ۵۱ فیصد مستورات کا ۱۸۔۲۰ کروڑ اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کے خلاف ان ملکی ملی غیر آئینی، غیر اسلامی مجرموں کی کھلی جارحیت نہیں۔

کیا این آر او کا قانون اسلامی نظام کا حصہ ہے یا ملکی آئین کے متضاد کفر کا مجرمانہ قانون ہے

کیا ملک دولخت کرنے والا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ واجب القتل نہیں۔

کیا عوام کو روٹی کپڑا اور چھت دینے والا سیاسی لیڈر ۴۹ فیصد جاگیردار سرمایا دار حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو چاروں صوبائی حکومتوں پر مسلط کر نہیں گیا۔

کیا اس جارح مارشل لا کے چار فوجی ڈکٹیٹروں انکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے پیپلز پارٹی کے مسٹر بھٹو، مسلم لیگ نون کے مسٹر نواز شریف، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی مسلم لیگ کے شیخ رشید، مسلم لیگ ق کے شوکت عزیز، چوہدری شجاعت، پرویز الٰہی، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی مسلم لیگ کے اکلوتے ممبر اور اکلوتے رہنما شیخ رشید اور انکے اتحادی سیاسی، مذہبی سیاسی جماعتوں کے ملک دشمن، ملکی غدار، ملک دولخت کرنے والے، ون یونٹ کو توڑنے والا ٹولہ چار صوبائی حکومتوں پر ۴۹ فیصد اپنے ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی حکمرانی مسلط کرنے والا مجرم نہیں۔ ۵۱ فیصد اپنی مستورات کو حقوق دینے والے مارشل لا کے ملک دشمن، ملکی غدار، دہشت گرد نہیں۔ کیا یہ مجرمانہ قوانین ختم اور تمام مجرم حکومت سے الگ نہیں ہونے چاہیں۔





اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت اور نظام سلیکشن ہی پاکستان کو حاصل کرنے کا جواز تھا

نمبر۱۔ اے ہمارے پیارے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پاکستان میں بسنے والی آپ ﷺ کی پیاری امت پر کٹھن وقت آن پڑا ہے۔ پاکستان پر انگریز کا پروردہ جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ انکا مغربی جمہوریت کا نظام حکومت، نظام الیکشن، وسیع وعریض حلقہء انتخاب اوران الیکشنوں پر انکی اجارہ داری قائم ہے۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان انکے ووٹر بن چکے ہیں۔ قرآن حکیم کے آئین، تعلیمات کے متضاد مغربی جمہوریت کے نظام حکومت پر پاکستان کے چھ سات ہزار جاگیردار سرمایادار مادی قوت معاشی قوت معاشرتی قوت افرادی قوت کے حامل افراد کا انگریز کے نافذ العمل استحصالی نظام الیکشن اور نظام حکومت پر مسلط ہیں۔ جس سے پاکستان کے ۱۸۔۲۰ کروڑ فرزندان کو سیاسی جماعتوں، سیاسی فرقوں اور سیاسی منشوروں کے کفر میں تقسیم کر رکھا ہے۔
ہندوستان کی آزادی اور مسلمانوں کا الگ ملک پاکستان کو حاصل کرنے کے کیا واقعات ومحرکات تھے۔ کیا وجوہات تھیں، کیا جواز تھا کہ ہمارے اکابرین، ہمارے بزرگان، ہمارے اہل بصیرت رہنماؤں علامہ محمد اقبالؒ جیسے دیدہ ور اور قائداعظم محمد علی جناحؒ جیسے اہل دانش رہنماؤں نے مسلمانوں کیلئے ایک الگ ملک حاصل کرنے کا کیوں فیصلہ کیا اور کیا جواز پیش کیا تھا۔ تاکہ مسلمان اپنا کردار وتشخص کی نشوونما قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں کریں گے۔

نمبر۲۔ قرآن حکیم کے نظریات اور اسکے آئین، نظریات، تعلیمات کی روشنی میں اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت، جس میں نہ کوئی سیاسی جماعت اور نہ ہی کوئی سیاسی رہنما ہوتا ہے۔ نہ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کی جمعیت، بیس، پچیس سیاسی جماعتوں کے فرقوں میں منتشر ہوتی ہے۔

نمبر۳۔ نہ ہارس ٹریڈنگ کے معاشی دہشت گردوں کے ذریعے حکومت قائم ہوتی ہے اور نہ ہی این آر او کے معاشی، معاشرتی مجرموں کو بار بار حکومت حوالے کی جاتی ہے۔ نہ جاگیردار سرمایادار مغربی جمہوریت کا غاصب نظام حکومت، اسکا استحصالی حکومتی ٹولہ، ملک کے وسائل، مال ودولت، ذرائع آمدن، تجارت اور خزانہ پر قابض ہوتا ہے، نہ ۱۸۔۲۰ کروڑ اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلیں ملکی وسائل اور خزانہ سے محروم ہوتی ہیں۔

نمبر۴۔ نہ اعتدال ومساوات، عدل وانصاف کے نظام عدل کو مسخ کرنے اور نہ ملکی ملکیتوں، وراثتوں، کسانوں کی پیدا کی ہوئی ملکی پیداوار اور مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں کی تیار کی ہوئی ملکی مصنوعات یا ملکی حکومت پر انکی اجارہ داری مسلط ہوتی ہے۔



باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت اور نظام سلیکشن ہی پاکستان کو حاصل کرنے کا جواز تھا

نمبر۶۔ نہ کسی فرد کو اپنے کردار و تشخص کی تشہیر کیلئے کوئی اخراجات کرنے پڑتے ہیں۔ نہ کوئی سیکورٹی جمع کرانا پڑتی ہے اور نہ ہی سلیکشن کیلئے کوئی دو گواہوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ نہ ہی کوئی جھوٹے وعدے کرنے پڑتے ہیں۔ نہ ہی روٹی کپڑا مکان مہیا کرنے کا کوئی لالچ دیا جاتا ہے۔ نہ ہی کوئی فرد کسی دوسرے فرد کو ووٹ ڈالنے پر مجبور کرسکتا ہے۔ نہ ہی اس نظام سلیکشن یا چناؤ پر کثیر رقوم کے اخراجات آتے ہیں۔

نمبر۷۔ اسلامی جمہوریت کے افراد کے چناؤ کے معیار کی بنیاد اعلیٰ دینی صفات، عمدہ کردار و تشخص کو اپنے حلقہء انتخاب میں تلاش کرنا ہوتا ہے۔ نہ کسی سیاسی رہنما کی چرب زبانی، نہ گفتار و کردار کا تضاد کسی فرد کو گمراہ کرسکتا ہے۔ نہ جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کی مادی قوت اور نہ افرادی برتری کا حامل ٹولہ، نہ زانی، شرابی بدکردار، معاشی رہزن، معاشرتی دہشت گرد ٹولہ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کا حصہ بن سکتا ہے۔

نمبر۸۔ قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں ایک جدید عالمی سطح کا تعلیمی نصاب کا تعین کرکے ملک وملت پر نافذ العمل کیا جاتا ہے۔ ملک کا نظام مملکت چھ سات ہزار جاگیردار سرمایادار حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری سے نکل کر ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کے ہاتھوں میں چلا جاتا ہے۔

نمبر۹۔ قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، کی سرکاری سرفرازی، پیروی اور اطاعت سے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے نظام مملکت کو قائم کیا جاتا ہے۔

نمبر۱۰۔ دنیا کی بے ثباتی کا درس ملک میں جاری رہتا ہے۔ عوام الناس کو باور کرادیا جاتا ہے کہ انسان خالی ہاتھ اس جہان رنگ و بو میں آتا، خالی ہاتھ نامعلوم مقام کی طرف چلا جاتا ہے۔

نمبر۱۱۔ قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں بتایا جاتا ہے۔ کہ دنیا میں محنت یوں کرو کہ جیسے ہمیشہ زندہ رہنا ہے اور زندگی یوں بسر کرو جیسے اگلا لمحہ موت کا ہے۔

نمبر۱۲۔ بنی نوع انسان کو خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار اور خدمت خلق کی الہامی، روحانی آفادیت سے آگاہ کردیا جاتا ہے۔ نماز کی قضا اور خدمت کی قضا کا فرق بتادیا جاتا ہے۔

اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت اور نظام سلیکشن ہی پاکستان کو حاصل کرنے کا جواز تھا

نمبر۱۳۔ ہندوستان کی آزادی اور مسلمانوں کا الگ ملک پاکستان کو حاصل کرنے کے کیا واقعات اور محرکات تھے۔ کیا وجوہات تھیں، کیا جواز تھا کہ ہمارے اقابرین، ہمارے بزرگان، ہمارے اہل بصیرت رہنماؤں علامہ محمد اقبالؒ جیسے دانشوروں اور قائداعظم محمد علی جناحؒ جیسے دیدہ ور رہنماؤں نے مسلمانوں کیلئے ایک الگ ملک حاصل کرنے کا کیوں فیصلہ کیا اور کیا جواز پیش کیا تھا۔

نمبر۱۴۔ ہندوستان میں دو بڑی اقوام ہندو اور مسلمان تھے انکے نظریات، عقائید ایک دوسرے سے مختلف ہی نہ تھے بلکہ ایک دوسرے کے متضاد تھے۔ ہندو بت پرست اور مسلمان بت شکن اور توحید پرست تھے۔ ہندوؤں کی عبادت گاہ مندر اور مسلمانوں کی مسجد شریف تھی۔ دونوں اقوام کی عبادات کے طریقے ایک دوسرے کے متضاد تھے۔ انکا ازدواجی زندگی کا نظام بھی مختلف تھا۔ مسلمان بیوہ کو دوسری شادی کرنے کے نظریات کے وارث تھے۔ ہندو بیوہ کو اپنے پتی کی ارتھی کے ساتھ چتا میں جل مرنے کے نظریات کے پابند تھے۔ مسلمان گائے کا گوشت کھاتے تھے اور ہندو گائے ماتا کی پرستش کرتے تھے۔ مسلمان گورے کو کالے پر کوئی فوقیت نہ دیتے تھے جبکہ ہندو براہمن و شودر کے طبقات کو تسلیم کرتے، ہندوؤں کا دستور حیات اور مسلمانوں کا دستور حیات مختلف تھا۔

نمبر۱۵۔ مسلمان قرآن حکیم کے آئین نظریات، تعلیمات کی روشنی میں پاکستان کا اسلامی نظام مملکت، اسلامی دستور حیات، اسلامی نظام تعلیم، جدید علوم پر مشتمل جدید اسلامی تعلیمی نصاب، اسلامی کردار، اسلامی تشخص، اسلامی تہذیب کو رائج اور اسلامی نظام حیات قائم کرنا چاہتے تھے۔ یہ وجوہات، یہ نقاط تھے جنکی وجہ سے انگریز اور ہندو قیادت کے ساتھ جنگ آزادی لڑی گئی۔ ہمارے رہنما اپنے موقف کو درست ثابت کرنے میں کامیاب ہوئے۔ ایک الگ ملک اسلامی جمہوریہء پاکستان کے نام پر حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ انگریز اور ہندو قیادت سے اسلام کے نام پر ایک الگ ملک پاکستان حاصل کر لیا۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ کم و بیش ۷۰ سال گذرنے کے بعد بھی پاکستان میں قرآن حکیم کے آئین نظریات تعلیمات کی سرکاری سرفرازی قائم نہیں کی جا سکی۔ مارشل لا کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے کفر کے نظام حکومت کی بات کرنا، اسکے خلاف احتجاج کرنا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے کفر کے نظام حکومت کی حکومتی رٹ کو چیلنج کرنا، اس کو تسلیم نہ کرنا جرم بنا دیا گیا ہے۔ کون طالبان اور دہشت گرد ہیں جو اسلامی نظام مملکت کو رائج کرنے میں رکاوٹ بنے کھڑے ہیں۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت اور نظام سلیکشن ہی پاکستان کو حاصل کرنے کا جواز تھا

نمبر۱۶۔ اگر پاکستان کی آزاد مملکت حاصل کرنے کا مقصد صرف معاشی ترقی، ایٹمی ترقی، میگا پروجیکٹس کی ترقی اور عالمی طاقتوں کی فرمانبرداری ہی تھی تو اس وقت کی برطانیہ جیسی ترقی یافتہ عالمی طاقت سے بہتر کون سی اور عالمی طاقت تھی۔ انگریز نے ہندوستان میں سڑکوں کا جال، ریل گاڑی کی پٹڑیاں، لوہے کی لائینیں بچھادیں۔ نہریں، بجلی گھر اور صنعتی انقلاب تو اسکے دور حکومت میں انڈیا میں شروع ہو چکا تھا۔ کوئی اس حقیقت کو جھٹلا نہیں سکتا۔ یہ جنگ آزادی مسلمانوں نے اپنی آزادی، اپنے دین اپنی اقدار، اپنی تاریخ، اپنی قومی زبان اور اللہ تعالیٰ کی الہامی کتاب قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کی روشنی میں اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت قائم کرنا، ترقی یافتہ ممالک کی زبانوں کے سکالر تیار کرنا، انکے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے علوم کو اپنی زبان میں منتقل کرنا تھا۔ لیکن چار فوجی ڈکٹیٹرز اور انکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ پچھلے ستر سالوں سے ان مقاصد کے حصول میں بری طرح حائل ہوتا آ رہا ہے۔ یہ تو بتاؤ کہ انگریز کا مذہب کش مغربی جمہوریت کا باطل، غاصب کفر کا مجرمانہ استحصالی نظام حکومت، اسکو چلانے والا انگریز کا پروردہ جاگیردار سرمایادار حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ، ملکی وسائل اور خزانہ پر اپنی اجارہ داری مسلط کرنے والا حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ طالبان اور دہشتگرد ہیں یا ۱۸۔۲۰ کروڑ اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلیں جو ملکی وسائل اور خزانہ سے محروم کر دی گئی ہیں اور اسلامی نظام مملکت کے نفاذ کی بات اور انکے باطل، غاصب استحصالی نظام حکومت کے خلاف احتجاج کرتے ہیں وہ طالبان اور دہشت گرد ہیں۔ آپنے فیصلہ سے اہل دانش، اہل بصیرت، حق گوئی و بیباقی کے وارث اہل وطن مسلم امہ کو آگاہ کریں اور اسلامی نظام مملکت کے نفاذ کا راستہ بھی بتائیں۔





مغربی جمہوریت کا نظامِ حکومت، اسکا نظامِ الیکشن

نمبر۱۔ پاکستان پر مغربی جمہوریت کے نظام حکومت، نظام الیکشن اور وسیع وعریض اپنے اپنے حلقہء انتخاب پر کم وبیش چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایادار انگریز کے پروردہ ٹولہ کی اجارہ داری جاری اور مسلط ہے۔ اسکی وجہ سے حکومتی ٹولہ کے علاوہ ۱۸۔۲۰ کروڑ غریب ومسکین، مجبور ومحکوم اہل وطن کے پاس نہ الیکشن کے اخراجات نہ افرادی قوت اور نہ ہی تھانہ کچہری میں اثر ورسوخ ہوتا ہے۔ ان وجوہات، واقعات اور مادی مجبوریوں کی بنا پر ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلیں، حکومتی ٹولہ کے ووٹر کی حثیت رکھتے ہیں۔ پاکستان کا چھ سات ہزار سیاسی حکومتی آمروں کا ٹولہ ہے جنکی الیکشنوں پر اجارہ داری ہے۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلیں انکے ووٹر بن چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ این آر او کے مجرم ان الیکشنوں کے وارث بن چکے ہیں۔

نمبر۲۔ جاگیردار، سرمایادار ٹولہ اپنے اپنے حلقہ انتخاب سے الیکشن لڑتے، مسلم امہ کے ۱۸۔۲۰ کروڑ فرزندان انکو ووٹ ڈالتے، ووٹر کی کثرت رائے سے ایم پی اے، ایم این اے منتخب ہو کر صوبائی اور وفاقی اسمبلی میں پہنچ جاتے ہیں۔ چار صوبائی اسمبلیوں کے ایم پی اے وفاقی اسمبلی کے ایم این اے اور سینٹ کے ممبران کے ذریعے حکومتی ایوانوں کے سپیکر، مشیر ووزیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، سفیر، وزیر اعظم، صدر مملکت کے حکومتی عہدوں پر مسلط ہو جاتے ہیں۔

نمبر۳۔ عوام انکے نظام حکومت اور حکومتی ایوانوں اور اداروں میں مداخلت نہیں کر سکتے۔ حکومتی بالا دستی کی بنا پر عوام کے پیدا کئے ہوئے ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارتی ادارے ملیں، فیکٹریاں کارخانے اور ہر قسم کی تجارت اور ملکی خزانہ انکی ملکیت بن جاتا ہے۔ عوام اس سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔ پاکستان میں مغربی جمہوریت کے سیاستدانوں نے تیس چالیس سیاسی جماعتیں بنا کر ملت اسلامیہ کی جمعیت کو بڑی بڑی سیاسی جماعتوں کے منشوروں اور فرقوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ ہر جماعت یعنی ہر فرقہ کا اپنا منشور اپنے نظریات ہوتے ہیں۔ سب سے زیادہ ووٹ لینے والی جماعت کا نمائندہ ممبر بن جاتا ہے۔ جبکہ دوسری سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کے ووٹروں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ اس طرح ان الیکشنوں کے ذریعے ایک عامر تیار ہوتا ہے۔ ملک آمروں کی ملکیت بن جاتا ہے۔ جمہوریت عامر تیار کرتی ہے۔

نمبر۴۔ اسمبلی ممبران کی اکثریت حاصل کرنے والی سیاسی جماعت کا حق ہوتا ہے کہ وہ حکومت بنائے۔ وہ ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے اپنی پسندیدہ جماعتوں کے ساتھ رابطہ قائم کرتے، معاملات طے کرتے اور دوسری سیاسی جماعتوں کو ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے حکومتی ایوانوں کی بندر بانٹ میں شامل کر کے اسمبلی ممبران کی عددی برتری حاصل کرتے، حکومت بناتے ہیں۔

مغربی جمہوریت کا نظامِ حکومت، اسکا نظامِ الیکشن

اپوزیشن کی سیاسی جماعتوں کے ممبران حکومتی ٹولہ کے خلاف جھوٹ اور سچ کو ملا کر تنقیدی رول ادا کرتے اور انکی شہرت کو خراب کرتے، انکو بلیک میل کرتے، انکے حکومتی ایوانوں کو اپنی منفعت کیلئے سبوتاژ کرتے اور حکومتی ٹولہ سے اپنی مادی خوشحالی اور حکومتی ایوانوں تک رسائی حاصل کرنے اقتدار اور حکومت پر قابض ہونے، ملکی وسائل اور خزانہ لوٹنے کیلئے ہر لحہ کوشاں رہتے ہیں۔ انہوں نے پاکستان میں حکومتی حصول کی دہشت گردی کی قیامت بھرپا کر رکھی ہے۔

نمبر ۵۔ عوام میں اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کا فقدان پیدا کیا جاتا ہے۔ معاشی، معاشرتی، دینی استحصال جاری رکھا جاتا ہے۔ جسکی وجہ سے ملک میں ہیجان، افراتفری، نفرت و نفاق کی کیفیات جنم لیتی رہتی ہیں۔ انہی عوامل و محرکات اور وجوہات کی وجہ سے پاکستان دولخت ہوا۔ اہل وطن ایک اذیتناک المیہ سے گذر گئے۔ فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان، اسکے چند کور کمانڈرز اور اسکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور سیاسی رہنما مسٹر بھٹو جو بدکاری، بدقماشی، شراب نوشی و فحاشی، بے حیائی، زناکاری کے نشہ میں گم رہتے تھے اس المیہ کے ذمہ دار اور مجرم تھے۔ محکوم عوام ان مجرموں کو دیکھتی رہ گئی۔ ملک دولخت کرنے کے اتنے بڑے سانحہ کے مجرموں کو نہ جیل بھیجا گیا اور نہ ہی انکو تختہء دار پر لٹکایا گیا۔ اتنا بڑا سانحہ اور اسکا کسی کو مجرم ٹھہرایا نہیں گیا۔

نمبر ۶۔ مارشل لا کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے ون یونٹ کو توڑا، نئے پاکستان کے چار نئے صوبے بنا دیئے۔ ایک سپریم سیاسی ادارہ سینٹ کو صوبائی، وفاقی حکومت کی کارگذاری کو چیک کرنے کیلئے مسلط کر دیا۔ اسکے حکومتی شاہی اخراجات کا بوجھ ملکی عوام پر ڈال دیا پاکستان فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں کی فوجی کلبوں، ایم پی اے ایم این اے سینیٹرز کے کینونشن ہالوں، مشیروں وزیروں، وزرائے اعلیٰ گورنروں، سپیکروں، وزیر اعظم، صدر مملکت کے شاہی ایوانوں کو بدکاری، بدقماشی، شراب نوشی، زناکاری کی کلبوں میں بدل دیا۔

نمبر ۷۔ ایک فوجی ڈکٹیٹر اسکے چند جرنیلوں اور چھ سات ہزار افراد پر مشتمل مغربی جمہوریت کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے نو لاکھ فوجی سپاہ اور ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان کو قیدی، غلام اور محکوم بنا کر انکے کردار و تشخص کو مغربی جمہوریت کے مذہب کش، باطل، غاصب بے دین کفر کے مجرمانہ کلچر میں کنورٹ کرنے کا عمل جاری کر دیا۔ اہل وطن مانتے اسلام کو ہیں اور اطاعت کفر کی کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ مارشل لا کی گن پوائنٹ پر ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے وسائل اور خزانہ پر قبضہ کر لیا۔ پاکستان میں فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے اہل وطن مسلم امہ کا معاشی معاشرتی، دینی قتال جاری کر رکھا ہے۔ اس المیہ کا تدارک کون کریگا



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



پاکستان پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری

نمبر۱۔ انگریز کے تیار کردہ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت پر پاکستان کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری مسلط ہے۔پاکستان میں مغربی جمہوریت کا نظام حکومت، اس کا نظام الیکشن وسیع وعریض، حلقہءِ انتخاب پر پھیلا ہوتا ہے۔جس پر پاکستان کے چھ سات ہزار جاگیردار سرمایادار ٹولہ کی اجارہ داری مسلط ہے۔۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان کے پاس نہ الیکشنوں کے اخراجات، نہ افرادی قوت اور نہ ہی تھانہ کچہریوں میں اثر ورسوخ ہوتا ہے۔ان کو حکومتی ایوانوں، ملکی وسائل، ملی خزانہ سے محروم کر کے مغربی جمہوریت کی اجارہ داری کے ذریعے بے بس بنا دیا جاتا ہے اس مجبوی وبے بسی، غربت وتنگ دستی، مفلوک الحال، ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان، اس نظام حکومت کا حصہ بننے سے محروم کردئے جاتے ہیں۔

نمبر۲۔ اس محرومی کی وجہ سے حکومتی ٹولہ کے تخلیق کئے ہوئے باطل، غاصب مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت، نظام الیکشن اور وسیع وعریض حلقہءِ انتخاب کے سیاسی ممبران کا ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام کا ووٹر بننا انکی مجبوری وبے بسی بن چکا ہے۔اہل وطن مغربی جمہوریت کے نظام حکومت، نظام الیکشن، وسیع و عریض حلقہءِ انتخاب کے حکومتی ٹولہ کے قیدی، غلام محکوم بن چکے ہیں۔ملک کے وسائل، مال ودولت، ذرائع آمدن، تجارت پر حکومتی بالادستی کی وجہ سے انکی ملک پر اجارہ داری مسلط رہتی ہے اور ملکی وسائل انکی ملکیت اور ملکی خزانہ انکی پاکٹ منی بن جاتا ہے۔۱۸۔۲۰ کروڑ عوام الناس ملکی وسائل اور خزانہ سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔

نمبر۳۔ جبکہ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان کسان، مزدور، محنت کش، ہنرمند پیداوار اور مصنوعات تیار کرنے والے پاکستان کا انمول سرمایا ہیں۔تمام شعبہ ہائے زندگی کے نظام حیات کو چلانے والے، اہل وطن کی بنیادی ضروریات حیات مہیا کرنے والے کسان اور کٹیا سے لے کر شاہی پیلسوں، عالیشان عمارات، سڑکوں ائیرپورٹس، بندرگاہوں، فوجی ہوائی اڈوں، نہروں، ڈیموں کی تعمیرات کرنے والے، مزدور، محنت کش، ہنرمند ہی ملک کا قیمتی اثاثہ ہیں۔انہی کے دم سے ملک کی سبزو شادابی اور تعمیرات کا حسن انکے خون جگر کی نمود ہے۔

نمبر۴۔ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے انگلش میڈیم کے طبقاتی مخلوط تعلیمی اداروں، طبقاتی تعلیمی نصاب، مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومتی ٹولہ، مخلوط مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مادر پدر آزاد مغربی کلچر کے حکمران فحاشی بے حیائی بدکاری زناکاری، شراب نوشی، کلبوں اور کنونشن ہالوں کے دلدادہ،



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



پاکستان پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری

ملکی وسائل اور خزانہ کے رہزن، مسلمانوں کی اسلامی تہذیب اور اسلامی معاشی نظام کو کچلنے اور طبقاتی مخلوط نظام حیات اور طبقاتی مخلوط معاشی تقسیم کے کلچر کو فروغ دینے کے مجرم ہیں۔ حکومتی ٹولہ، حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں، ملک کے ذرائع ابلاغ پر انکی اجارہ داری مسلط ہو چکی ہے۔ جسکی وجہ سے اسلامی تہذیب، چادر اور چار دیواری کے دستور حیات کی تضحیق اور مخلوط معاشرہ، فحاشی بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے مغربی کلچر کو فروغ دیتے آ رہے ہیں۔ انکے خلاف بات کرنے والوں کو طالبان، دہشت گرد کا لیبل لگا کر انکا قتال کرنا، مغربی کلچر کی آبیاری کرنے والوں کو ٹی وی، ریڈیو، اخبارات، دوسرے تمام سرکاری ذرائع ابلاغ کے مغربی سکالروں کو اعلیٰ سرکاری ملازمتیں مہیا کرنا اس مغرب زدہ حکومتی ٹولہ کا حکومتی کردار بن چکا ہے۔ حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ نے پاکستان کو ریڈ لائیٹ ایریا بنا کر رکھ دیا۔ چھ سات ہزار حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا دور ختم ہو چکا ہے۔

نمبر ۵۔ پاکستان چار فوجی ڈکٹیٹروں، انکے چند کور کمانڈروں، چھ سات ہزار جاگیردار سرمایادار حکومتی ٹولہ کا ملک نہیں۔ جبکہ پاکستان پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری مسلط ہے۔ جب بھی ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان انکے استحصالی نظام حکومت کے خلاف آواز اٹھاتے، احتجاج کرتے ہیں اور قرآن حکیم کے نظریات اور قوانین کے نفاذ کی بات کرتے ہیں۔ یہ ملک دشمن، ملکی غدار این آر او کے مجرم حکومتی ٹولہ کی تمام سیاسی جماعتیں اکٹھی ہو کر جنکی اجارہ داری حکومت پر مسلط ہوتی ہے۔ وہ سب اسمبلیوں میں یک زبان ہو کر ایک ہی نقطہ نظر جاری کر دیتی ہیں۔ اگر تم مغربی جمہوریت کے نظام حکومت، اسکے غیر آئینی استحصالی قوانین کو بدلنا چاہتے ہو تو الیکشنوں میں حصہ لو اور کامیاب ہو کر اسمبلی کے ذریعے کثرت رائے سے نظام حکومت کی تبدیلی لاؤ۔ جبکہ حکومتی ٹولہ کے غاصبوں نے ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام کو الیکشنوں میں حصہ لینے کا عمل دخل ایک شجر ممنوع بنا رکھا ہے۔ نہ نو من تیل ہوگا، نہ رادھا ناچے گی۔

نمبر ۶۔ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کیخلاف اور اسلامی جمہوریت کے حق میں ریفرنڈم کروا کر اس باطل، غاصب استحصالی نظام حکومت کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ قرآن حکیم کے آئین اور ۱۹۷۳ کے آئین کے مطابق اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت قائم کرنا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی ذمہ داری ہے۔ جو وہ جان بوجھ کر پس پشت ڈالے جا رہے ہیں۔

پاکستان پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری

اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کو مغربی جمہوریت کے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کے ذریعے فحاشی بے حیائی بدکاری زنا کاری کے مادر پدر آزاد مغربی کلچر میں بتدریج کنورٹ کئے جا رہے ہیں۔ یہ قانون فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے مارشل لا کی گن پوئنٹ پر نافذ العمل کر دیا تھا جو اب تک جاری ہے۔ قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، تعلیمی نصاب کے متضاد اور کفر ہے۔ اس غیر اسلامی مخلوط تعلیمی نظام، غیر اسلامی مخلوط معاشرہ، غیر اسلامی مخلوط حکومت کا زہر ملکی غدار، ملک دشمن فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور اسکی باقیات ملت کے اجتماعی جسد میں اور اتارے جا رہی ہے۔ کھانے والے کو پتہ نہیں چل رہا کہ وہ زہر کھائے جا رہا ہے، زہر کسی کی لاعلمی کیوجہ سے اپنے تاثیر بدلتا نہیں۔ ایک تو انہوں نے مخلوط حکومت کے ذریعے دین لوٹ لیا دوسرا انہوں نے اپنے چھ سات ہزار حکومتی ٹولہ اور مراعات فافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کو حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں پر لا بٹھایا۔ ملک کی حکومت ملک کے وسائل اور خزانہ پر اپنی اجارہ داری مسلط کر لی۔ اہل وطن کو انکے شاہی اخرجات ابرداشت کرنے کا پابند بنا لیا۔ اب بھی وقت ہے کہ اسلامی تہذیب ملکی وسائل، ملکی خزانہ کو بچالو۔ ورنہ ۱۸۔۲۰ کراوڑ مسلم اور انکی نسلیں بغیر جنگ لڑے ملکی وسائل اور خزانہ سے محروم اور مغربی کلچر کی چتا میں خاکستر ہو جائیں گی۔

نمبر ۷۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ۱۸۔۲۰ کروڑ اہل اسلام کی ازدواجی زندگی اور خانگی زندگی اور شرم وحیا کو نایاب بنانے میں کوشاں ہیں۔ قرآن حکیم کے چادر اور چار دیواری کے نظام حیات ماں، بہن بیٹی، بیوی جیسے الہامی رشتوں کا تقدس وحرمت پائمال، آسمانی رشتوں کی مالا بکھر کر رہ جائیگی۔ مغربی جمہوریت کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے ہماری معاشی دولت بھی چھین لی اور ہماری عزت وناماس اور دین بھی لوٹ لیا ہے۔ یاد رکھو۔! مغربی جمہوریت کے نظام حکومت ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی خزانہ پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری مسلط ہے۔ اس استحصالی نظام حکومت سے ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام کو ملکی وسائل اور خزانہ سے محروم کر رکھا ہے۔ جسکی وجہ سے نہ وہ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں اور نہ ہی وہ اسمبلیوں تک رسائی کر سکتے ہیں۔ وہ کبھی بھی حکومتی ایوانوں حکومتی اداروں تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے۔





پاکستان پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری

نمبر۸۔ علامہ طاہر القادری اور عمران خان صاحب آپ عوام الناس کا اسمبلی ہال، ہائیکورٹ کے سامنے یا اندر دھرنا دلوا سکتے ہیں۔لیکن عوام الناس کو انکے حلقہ ءانتخاب سے الیکشن میں کھڑا کرنے کی معاشی معاشرتی سکت دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے۔وہ اگر کھڑے ہو بھی جائیں تو ان سے الیکشن کیسے جیت سکتے ہیں۔اسمبلیوں کے تمام ممبران این آر او کے مجرم ہیں۔انکے خلاف آواز اٹھانا تمہارا حق بنتا ہے۔لیکن آپ ایسا نہیں کر سکتے۔تمہارے لئے مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے اس لئے آپ کوئی تبدیلی لا نہیں سکتے۔کیونکہ این آر او کے مجرموں کے شہنشاہ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے ملکی آئین توڑنے والے ملک دشمن ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکا وزیر اعظم شوکت عزیز اور مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی، شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، اکلوتی مسلم لیگ کے اکلوتے رہنما شیخ رشید، انکی باقیات کے علاوہ نامور تاجور این آر او کے تمام مجرم تمہاری صفوں میں موجود ہیں۔اے انقلاب لانے والے رہبرو! تم کس قسم کا اور کیسا انقلاب لانا چاہتے ہو۔ٹی وی اینکرز، انکے تجزیہ نگاروں کو کون سمجھائے کہ ملک کے دہشت گردوں کو منظر عام پر لاؤ انکو نجی سیاسی جماعتوں کا تحفظ فراہم نہ کرو۔انکو عمران خان، مولانا طاہر القادری صاحب کی سکرین کے پیچھے مت چھپاؤ۔۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو دہشت گرد نہ بناؤ، اہل وطن کو اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کا راہ دکھاؤ، انسانی دکھوں کا مداوا کرو، اہل اسلام کو قرآن حکیم کے آئین، نظریات تعلیمات اخلاقیات، معاشی، معاشرتی، اخلاقی، تعلیمی، دینی تہذیب کو مغربی جمہوریت کے نظریاتی معاشی معاشرتی دینی، تعلیمی، غیر اخلاقی دین کش مغربی کلچر کی چتا کا ایندھن نہ بناؤ۔

نمبر۹۔ مغربی جمہوریت کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ایک طرف اور دوسری طرف ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے ستر فیصد کسان، ۲۹ فیصد مزدور، محنت کش، ہنر مند افراد اور عوام الناس کو معاشی طور پر کمزور، بے بس بنا کر شاہی اخراجات والے انگلش میڈیم تعلیمی اداروں سے محروم کر دیا ہے۔وہ دیہاتی اردو میڈیم سکولوں، مساجد، دینی درسگاہوں سے تیار ہونے والی نو لاکھ کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہنر مندوں کی اولادوں پر مشتمل فوجی سپاہ، انکے علاوہ پولیس، رینجر، اردلی، گن مین، بھنگی، ڈرائیور، کلرکوں پر مشتمل شودر طبقہ اور ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام الناس پر مسلط فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ شاہی ایوانوں اور انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے حکومتی اداروں پر قابض ہوتا آ رہا ہے۔





پاکستان پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری

عوام الناس کو شاہی اخراجات والے انگلش میڈیم تعلیمی اداروں کی تعلیم و تربیت سے محروم کردیا گیا ہے۔ نہ انکے پاس بانس ہوگا اور نہ وہ بنسری بجاسکیں گے۔ نہ انکے پاس اخراجات ہونگے اور نہ انگلش میڈیم تعلیمی اداروں کی تعلیم ہوگی اور نہ وہ حکومتی ٹولہ کے ایوانوں اور نہ ہی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کے حکومتی اداروں میں داخل ہوسکیں گے۔ نہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کا حصہ بن سکیں گے۔ نہ وہ ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت اور ملکی خزانہ پر اجاری داری قائم کرسکیں گے۔ نہ ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام الناس اور انکی نسلیں تنگ دستی، غربت، بدحالی، بیروزگاری، ضروریات حیات کی محرومی کی اذیتناک زندگی سے بچ سکیں گی۔

نمبر۱۰۔ اے علامہ طاہر القادری اور عمران خان صاحب اس مغربی جمہوریت کی سیاست کے خاردار فیلڈ میں داخل ہونے سے قبل آپ کو اپنے ذرائع آمدن، بود و باش، اور اپنے منہاج القرآن اور کینسر ہسپتال کے ورکروں میں براہمن و شودر کے تضاد کو تو ختم کر لینا تھا۔ بین الاقوامی دینی درسگاہ اور کینسر ہسپتال کے ملازمین میں تو اسلامی نظریات کی روشنی میں براہمن و شودر کا نظام حیات تو ختم کر دیتے۔ انکی طبقاتی تنخواہوں، شاہی رہائشوں، قیمتی گاڑیوں اور طبقاتی معاشی تقسیم کو تو اسلامی نظام حیات کا غسل دے دیتے۔ ملک اور بیرون ممالک پھیلی ہوئی شاہی رہائشوں اور بنی گالا ہاؤسوں کو تو غریب کی کٹیا میں بدل دیتے۔ ضروریات حیات کو تو ایک عام ورکر کی سطح پر لے آتے، چندے، خیرات، ذکات اور صدقات سے اکٹھی کی ہوئی دولت پر تو اپنی اجارہ داری مسلط نہ رکھتے۔ پجارو اور لینڈ کروزر کے کلچر کو تو فروغ نہ دیتے۔ چوہدری برادران پرویز الٰہی، شجاعت حسین، شیخ رشید، شاہ محمود قریشی جیسے تمام ہارس ٹریڈنگ اور این آر او کے مجرموں کو تو اپنی صفوں میں داخل نہ کرتے۔ تمام ملکی ملی رہزنوں، ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرموں، ملکی آئین توڑنے، ملکی غدار، ملک دشمن، اسلام دشمن پالیسیاں، ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر ملک کا سب سے بڑا ڈاکہ ڈالنے، دین لوٹنے والوں کو تو اپنے شانہ بشانہ کھڑے نہ کرتے، ملکی خزانہ کو مارشل لا کی گن پوائنٹ پر نو سال تک لوٹنے والوں کو اپنی صفوں میں شامل کر کے تم کونسا انقلاب لانا چاہتے ہو۔

نمبر۱۱۔ پاکستان میں قرآن حکیم، مساجد، دینی درسگاہوں کی حکومتی سرفرازی ختم، مغربی جمہوریت کے سکول، کالجز، یونیورسٹیوں کی بالادستی نافذ العمل ہے۔ کبھی اس طبقاتی، تفاوتی دین کش نظام تعلیم کی تبدیلی کی بات تو کر دیتے۔





پاکستان پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری

نمبر۱۲۔ علما کرام جو مساجد اور دینی درسگاہوں کے ذریعے قرآن حکیم کے آئین ،نظریات، تعلیمات ، اور نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ، حسن خلق، ادب انسانیت، خدمت انسانیت، امانت و دیانت اخوت و محبت ایثار و شار محنت و ہمت کے پیکر توحید و رسالت ﷺ کے پروانے عبادت و ریاضت کے پجاری، حق گوئی و بیباقی کے پرستار، انسانیت کیلئے بے ضرر اور منفعت بخش افراد کو اسلامی تعلیم و تربیت سے نوازتے ہیں۔ دینی اداروں کو سرکاری سرپرستی سے محروم رکھنا، انکی عزت و توقیر ختم کرنا انکے فارغ التحصیل طلبا کیلئے سرکاری اداروں کے ملازمتوں کے دروازے بند رکھنا ایک اسلامی مملکت کے حکومتی ٹولہ کو زیب نہیں دیتا۔ کبھی تم انکی بات تو کر دیتے۔

نمبر۱۳۔ پاکستان دو قومی نظریات کی روشنی میں اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا۔ کتنا بڑا یہ المیہ ہے کہ قرآن حکیم کی تعلیمات کو حکومتی سرفرازی سے محروم کرنا۔ علما کرام جو دینی درسگاہوں کو خیرات، چندوں، ذکات اور صدقات سے اکٹھی کی ہوئی رقوم سے اپنے اداروں کے اخراجات چلاتے ہیں۔ ان دینی درسگاہوں کے ذریعے قرآن حکیم کو حفظ کراتے، دینی اخلاقیات کی تعلیم و تربیت کرتے، نیک اور صالحہ زندگی گزارنے کا راستہ دکھاتے ہیں۔ اور قرآن حکیم کے آئین، ملک کے ۱۹۷۳ کے آئین کے مطابق اسلامی طرز حیات کی پیروی کا راستہ دکھانے، اسلامی اقدار، اخلاقیات، تعلیمات سے تیار ہونے والے دینی دانشوروں کو حکومتی ایوانوں اور سرکاری اداروں کی اعلیٰ ملازمتوں سے محروم رکھنا، قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، اخلاقیات، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کے خلاف ایک کھلی سازش اور بغاوت ہے۔ کبھی اس نقطہ کو بھی اپنی سیاست کا حصہ بنا لیتے۔

نمبر۱۴۔ قرآن حکیم کی حرمت کو مسلم امہ انکی نسلوں کے دلوں سے جدا کرنا قرآن حکیم کی عزت و حرمت کو سرکاری سرفرازی سے محروم کرنا، اسکے اسلامی جمہوریت کے الہامی نظام مملکت کو ختم کرنا، ملکی سطح پر قرآن حکیم کی صداقتوں کو ہیچ سمجھنا، قرآن حکیم کے نظریات اخلاقیات تعلیمات کی آفادیت سے مسلم امہ کو محروم رکھنا۔ اہل وطن کے اسلامی کردار و تشخص کو پروان چڑھنے کے عمل سے الگ رکھنا، ۱۸۵۷ سے لے کر ۱۹۴۷ یعنی نوے سال تک انگریز، ۱۹۴۷ سے لیکر آج تک یعنی ۶۷ سال تک انگریز کا پالتو جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کا شاہی طبقہ، انکا مغربی جمہوریت کا استحصالی نظام حکومت، انکی انگریزی زبان کی حکومتی سرفرازی، قومی زبان اردو کا قتال دین کو مفلوج دینی اقدار کو اپاہج بنانے کا عمل اسی طرح جاری ساری ہے۔ کبھی اس نظام کو بحال کرنے کی بات تو کر جاتے۔





پاکستان پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری

نمبر۱۵۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کا قرآن حکیم کا نظریاتی قتال، ملک کی قومی اردو زبان کا قتال، ملک کے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کا معاشی قتال، اسلامی نظام حیات کا معاشرتی قتال، اسی طرح جاری ساری ہے۔ ملک سے صرف انگریز رخصت ہوا۔ لیکن اسکا مسلط کیا ہوا، قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف مغربی جمہوریت کا باطل، غاصب کفر کا مجرمانہ استحصالی نظام حکومت، طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی انگلش میڈیم تعلیمی ادارے، طبقاتی مخلوط تعلیمی نظام، طبقاتی مخلوط نظام حکومت، طبقاتی مخلوط معاشرہ اہل پاکستان مسلم امہ، انکی نسلوں کی تہذیب کا کینسر بن چکا ہے۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلیں اس کینسر کے الہامی، روحانی، جسمانی بیماری میں مبتلا، اسکی اذیتوں میں تڑپتی، سسکتی، جان کنی کے عذاب، زبوں حالی کی چتا میں جلتی دم توڑے جا رہی ہیں۔ ملک کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے سیاسی فرقہ پرست لیڈر، بدزبان، بدکلام، دھوکہ باز، چرب زبان ملک دولخت کرنے والے سیاستدان، این آر او کے مجرم رہزنوں کے گروہ کرگساں میں سے اپنا نجات دہندہ تلاش کرتے آ رہے ہیں۔ اے رہبر عظیم۔۔۔! ابھی ان مجرموں پر لعنت تو بھیج دیتے۔

نمبر۱۶۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت اور اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے قیدی، غلام، محکوم بن چکے ہیں۔ فوجی سیاسی جلاد حکومتی ٹولہ اور انکی باقیات کب قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں کو بحال کرنا چاہتا ہے۔ وہ کب حکومت اور اقتدار کو چھوڑ کر اپنا معاشی، معاشرتی، قتال کروانا، اپنی حکومتی بالادستی کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ وہ کب پاکستان کی ملکیت اور وراثت کو چھوڑنا اور ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام، انکی نسلوں کو انکی اجتماعی ملکیت، وراثت انکے حوالہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کب پاکستان میں اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت بحال اور قومی زبان اردو کو نافذ العمل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کب پاکستان میں اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کا نظام مملکت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جب کبھی بھی عوام انکے ظلم و جبر کی حکومت کے خلاف احتجاج کرتے اور مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کو ضرب کاری لگاتے ہیں تو اس کی ڈوبتی نیا کو اسمبلی کے ممبران اجتماعی کندھا دیتے رہتے ہیں۔ وہ استحصالی حکومت اور مجرمانہ اقتدار کو کب چھوڑنا چاہتے ہیں۔ کیا پاکستان کے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں میں حسینؑ، مولائؑ، مصطفوی ﷺ کا پروانہ کوئی نہیں جو مسلم امہ، اسکی نسلوں کا یہ طیب فریضہ ادا کر سکے۔ ملک کی جمعیت کو مغربی جمہوریت کے سیاسی فرقوں سے نجات دلا سکے اور ملت کی جمعیت کو بحال کر سکے۔ یہ فریضہ طلبا کے سپرد کرنا ایک عبادت ہے۔

پاکستان پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری

نمبر ۱۷۔ اے بدنصیب مغربی جمہوریت کے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے حکمرانوں کب تک مغربی جمہوریت کی سیاسی جماعتوں کے اسمبلی ممبران یک جان ہو کر مغربی جمہوریت، اسکے نظام حکومت، اسکے حکومتی ٹولہ کو تحفظ فراہم کرتے رہیں گے۔ کب تک مغربی جمہوریت کے الیکشنوں کا استحصالی نظام حکومت کو جاری رکھیں گے۔ قرآن حکیم کی روشنی میں اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے نفاذ میں کب تک روکاوٹ بنیں گے۔ قرآن حکیم کے آئین، اسکا سادہ و سلیس اور آسان نظام مملکت، اسکے ممبران کے چناؤ کو سمجھنے اور سمجھانے میں کوئی مشکل نہیں۔ کیا وجہ ہے مغربی کلچر کے حکومتی ٹولہ کے سکالر اسلامی جمہوریت کے الہامی نظام مملکت کو مناسب و موزوں اور منفعت بخش نہیں سمجھتے۔ اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت تو بنی نوع انسان کی فلاح کا ذریعہ ہے۔

نمبر ۱۸۔ مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت، نظام الیکشن اور حلقہء انتخاب پر کم و بیش چھ سات ہزار پاکستانی جاگیردار، سرمایادار انگریز کے پروردہ ٹولہ اور پالتو ٹولہ کی اجارہ داری جاری ہے۔ اسکی وجہ سے اس ٹولہ کے علاوہ ۱۸۔ ۲۰ کروڑ غریب و مسکین، مجبور، محکوم اہل وطن کے پاس نہ مغربی جمہوریت کے الیکشن کے اخراجات نہ افرادی قوت اور نہ ہی تھانہ کچہری میں اثر ورسوخ ہوتا ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر وہ حکومتی ایوانوں تک رسائی کر نہیں پاتے۔ ۱۸۔ ۲۰ کروڑ عوام الناس انکے ووٹر، قیدی، غلام محکوم کی حثیت رکھتے ہیں۔ ان پر جاگیردار سرمایادار ٹولہ کی حکومتی اجارہ داری مسلط ہے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے اسمبلی ممبران قرآن حکیم کے نظریات کیخلاف اپنے من پسند کے استحصالی قوانین پاس کرتے اور پاکستان کی عوام پر نافذ العمل کرتے آرہے ہیں۔ مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کا قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف قانون انکی حکومتی اجارہ داری کی بدترین کڑی ہے۔ قرآن حکیم کا آئین، نظریات، تعلیمات، اسلامی نظام حیات اور ۱۸۔ ۲۰ کروڑ عوام کا ملکی خزانہ ان حکومتی رہزنوں نے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے حکومتی ٹولہ کی مستورات کے ذریعے لوٹ لیا ہے۔ یہ پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا معاشی معاشرتی، دینی اجتماعی ڈاکہ ہے۔ جس کے تحت اہل وطن مسلم امہ انکی مستورات کو انکے شاہی اخراجات مہیا کرنے کا پابند بنالیا ہے۔ یہ المیہ کب تک جاری رہیگا۔ اس مذہب کش نظام حکومت، اسکے حکومتی ٹولہ، اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا خاتمہ کرنا وقت کی اذان اور وقت کی عبادت ہے۔ اس ظلم کی داستاں رقم کرنے والے حکومتی ایوانوں کو ختم کرنا، انکے اپنے جیسی کٹیا ضروریا حیات مہیا کرنا دین کے نظام عدل کا حصہ سمجھتے ہیں۔ اس نظام کفر کو ختم کرنیکا زہر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کو پلانا پڑے گا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



مغربی جمہوریت اور اسلامی جمہوریت کے ممبران کے چناؤ کا فرق

نمبر ۱۔ مغربی جمہوریت کی طرح اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے ممبران کے چناؤ کیلئے وسیع وعریض حلقہء انتخاب نہیں ہوتا بلکہ یونین کونسل کی سطح تک جسکی آبادی کم وبیش پانچ ،سات ہزار تک محدود ہوتی ہے۔ جہاں حلقہء انتخاب کے عوام ایک دوسرے کے کردار کے آشنا ہوتے ہیں۔ان کیلئے قرآن حکیم کے نظریات کی روشنی میں نیک وصالح ،امانت ودیانت ،اخوت ومحبت ،اعتدال ومساوات ،عدل وانصاف اور اعلیٰ اہلیت کے طیب فطرت نمائندے چننا کوئی مشکل یا دشوار فریضہ نہیں ہوتا۔نہ اس چناؤ میں مغربی جمہوریت کی طرح نہ کوئی سیاسی جماعت یا اسکا کوئی نمائندہ چناؤ کیلئے کوئی نام پیش کرسکتا ہے اور نہ ہی کوئی کسی کی سفارش کرسکتا ہے۔نہ اسلامی جمہوریت کے نظام چناؤ میں دھاندلی کا سوال پیدا ہوتا ہے اور نہ کوئی دھاندلی کی جاتی ہے۔نہ اسلامی جمہوریت کے ممبران کے چناؤ کیلئے اربوں کے اخراجات درکار ہوتے ہیں۔ ووٹر کی عمر کا تعین باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے۔اس اسلامی جمہوریت کے چناؤ میں نہ کسی شرابی ،زانی ،بدکار ،بدکردار شخص ،نہ معاشی دہشت گرد ،نہ رسوائے زمانہ رہزن اور نہ ہی بری شہرت کے حامل افراد کا چناؤ کیا جاتا ہے۔

نمبر ۲۔ مستورات کو ووٹ ڈالنے کا حق نہیں ہوتا اور نہ ہی مستورات کو مردوں کے شانہ بشانہ نظام مملکت کے نظام کا حصہ بنایا جاتا ہے۔انکے لئے چادر و چار دیواری اور پردہ کی حدود وقیود میں رہ کر تعلیم حاصل کرنا انکا مذہبی فریضہ ہوتا ہے۔اسلام نے ہی تو مستورات کی تعلیم کو فروغ دینے اسلامی معاشرے کو پروان چڑھانے کی بنیادی کڑی کا درجہ دے رکھا ہے۔انکے متعلقہ شعبہ ہائے زندگی میں انکی ملازمتوں ،انکی خدمات کے حصول میں اسلام نے کب پابندی عائد کی ہے۔اسلام نے تو مستورات کے تحفظ کیلئے چادر و چار دیواری کے نظام حیات کے ذریعے انکی عصمت وعفت ،عزت وحرمت کی بالادستی قائم کررکھی ہے۔

پاکستان کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے مارشل لا کی گن پوائنٹ پر ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان پر قرآن حکیم کے آئین ،نظریات ،اخلاقیات اور تعلیمات کے خلاف مستورات کیلئے خودساختہ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے قانون کے تحت مخلوط تعلیم ،مخلوط تعلیمی ادارے ،مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کے فحاشی ،بے حیائی ،بدکاری ،زناکاری کے مخلوط نظام حیات اور مخلوط نظام حکومت کو مسلط کیا۔اسلام آباد کی لال مسجد کے طلبا ،طالبات نے مخلوط تعلیم ،مخلوط معاشرہ ،مخلوط حکومت کے خلاف ایجی ٹیشن کی تو مارشل لا کے فوجی سیاسی ملکی آئین توڑنے والے ،ملکی غدار ،ملک دشمن حکومتی ٹولہ نے مارشل لا کی گن پوائنٹ پر لال مسجد کے طلبا طالبات کو طالبان اور دہشت گرد قرار دے کر انکے دینی ادارے کا پولیس رینجرز ،فوج کی سپاہ کے ذریعے محاصرہ کرلیا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



مغربی جمہوریت اور اسلامی جمہوریت کے ممبران کے چناؤ کا فرق

انکے خلاف فوجی کاروائی کردی۔انکے سات ہزار طلبا اور طالبات میں سے بیشتر کا قتال فوج کے ذریعے کروا کر رکھ دیا۔کچھ کو تھانے اور کچہریوں میں ذلیل و خوار کرتے رہے۔کمال کی بات یہ ہے کہ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے جاگیردار سرمایادار ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کو حکومتی ایوان اور حکومتی سرکاری ادارے سپرد کردیئے۔ان مستورات کیلئے ملک کا ڈبل سے بھی دو فیصد زیادہ شاہی اخراجات کا حکومتی بجٹ بڑھا لیا۔۱۸۔۲۰ کروڑ کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں اور عوام الناس کو مارشل لا کی گن پوائنٹ پر انکے شاہی اخراجات کو برداشت کرنے کا پابند بنا لیا۔یہ جرم مارشل لا کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے کیا اور انکی باقیات کے مجرموں نے ابھی تک جاری کر رکھا ہے۔جسکو روکنا اہل وطن مسلم امہ کا فرض ہے۔ورنہ پانچ چھ ہزار ملک دشمن، عوام دشمن فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انکی باقیات حکومتی ایوانوں، اداروں پر قبضہ ملکی خزانہ کی لوٹ مار جاری رکھے گا۔۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کا معاشی، معاشرتی، دینی قتال جاری رہے گا۔

نمبر۳۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان نے مارشل لا کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے خلاف ایجی ٹیشن کا دائرہ اسلام آباد سے شمالی علاقہ جات اور پھر پورے ملک میں پھیلا دیا۔مارشل لا کا مردوزن کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر، وزیر و مشیر، چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ، وزیر اعظم، صدر مملکت، انکی حکومتی مشینری، اِنکے اخبار نویس، کالم نویسوں، ملک بھر کے ٹی وی اینکرز اور تجزیہ نگاروں کے ذریعے، غیر اسلامی مخلوط نظام حکومت کا سرکاری ٹولہ، ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر ملکی وسائل اور خزانہ پر تاریخ کا سب سے بڑا حکومتی ڈاکہ ڈالنے اور اس باطل قانون کو تحفظ دینے اور حقائق کو چھپانے کیلئے پاکستان کے ۱۸ کروڑ دینی درسگاہوں کے طلبا اور طالبات کو طالبان اور دہشت گرد کا لیبل لگا کر انکا قتال جاری کردیا۔انکی شہرت خراب کرنے، انکو جیلوں میں قید کرنے، انکو سخت سزائیں دینے، انکو پھانسی کے پھندے پر لٹکانے، انکی ایجی ٹیشن کو ختم کرنے اور انکا قتال کر کے اپنی حکومتی رٹ قائم رکھنے، ۵۱ فیصد حقوق نسواں کا قانون جاری رکھنے اور حکومتی مستورات کو حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں میں تحفظ فراہم کر کے قرآن حکیم کے نظریات کو روندنے کا عمل آج تک جاری ہے۔کلبوں اور کنونشن ہالوں میں پلنے والا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کا شاہی طبقہ انکی باقیات نو لاکھ سپاہ اور انکے دین پسند جرنیلوں کی عظمت کو روند چکے ہیں۔

مغربی جمہوریت اور اسلامی جمہوریت کے ممبران کے چناؤ کا فرق

حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کب اسلامی جمہوریت کے نفاذ کی بات کرنا پسند کرتا ہے۔وہ کیسے اپنی تفاوتی طبقاتی عیش وعشرت کی حکمرانی اور طبقاتی نظام حکومت کی بادشاہی کو ختم کرنا گوارا کرتا ہے۔یہ بھول چکے ہیں کہ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے مظلوم، مجبور عوام انکے گلے لگ چکے ہیں۔یہ خانہ جنگی ایک المیہ کی شکل اختیار کرتی جارہی ہے۔انکا لوٹا ہوا مال ومتاع انکو بیت المال میں جمع کروانا پڑے گا۔

نمبر۴۔ ایک فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف ملکی آئین توڑنے، ملک کے ساتھ غداری کرنے، ملک دشمن پالیسیاں نافذ کرنے کے جرائم کیوجہ سے جیل میں اکیلا اپنے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے غداروں کی جنگ لڑ رہا ہے۔اسکے مجرم چند کور کمانڈر، اسکا وزیر اعظم شوکت عزیز، مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی، شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، اکلوتی سیاسی جماعت کے اکلوتے رہنما شیخ رشید اور دوسری اتحادی سیاسی جماعتوں کے مجرم جنہوں نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف سے مل کر نو سال تک عوام کو یرغمال بنائے رکھا۔حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں پر مارشل لا کی گن پوائنٹ پر مجرمانہ قبضہ رکھا۔فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، ملکی آئین توڑنے والے مجرم، ملکی غدار، ملک دشمن پالیسیاں مسلط کرنے والا مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ جنہوں نے پاکستان کو خانہ جنگی میں دھکیل دیا۔وہ ایک فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے علاوہ تمام فوجی سیاسی مجرم پاکستان میں دندنا رہے ہیں۔انکی باقیات نئی سازشوں سے ملک کو تباہ کرنے، فوجی ڈکٹیٹر کو چھڑانے کا عمل جاری کئے ہوئے ہیں۔یہ کیسا اندھا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکا مجرمانہ طریقہء انصاف ہے!۔فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اچھی طرح جانتا ہے کہ دہشت گرد کون ہیں، جب اہل وطن مسلم امہ انکو کیفر کردار تک پہنچا دیگی، اس وقت انکی آنکھ کھلے گی۔وقت کی گرفت سے بچ جاؤ۔

نمبر۵۔ کیا یہ مارشل لا کی مجرم اولادیں، انکے مجرمانہ استحصالی قوانین اور تمام ملک کے این آر او کے مجرم ٹولہء کرگساں نہیں جو ملک وملت کا کینسر بن چکا ہے۔مارشل لا کی مجرم حکومت اور این آر او کا مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور ان مجرموں کے مجرمانہ نظام عدل سے کیسے پاک اور پوتر ہو کر پاکستان کی عوام کا حکمران بن سکتا ہے۔عمران خان اور علامہ طاہر القادری جیسے رہنما فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی مغربی جمہوریت اور اسکے حکومتی ٹولہ کو ختم کرنے کیلئے کوشاں رہیں گے۔یہ دونوں سیاسی رہنما مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کو کیسے قرآن حکیم کے نظریات اور اسلامی جمہوریت کو بحال کر سکتے ہیں۔جبکہ بیشتر فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے مغربی جمہوریت کے این آر او کے مجرم ساتھی انکی جماعتوں میں شامل ہیں۔

مغربی جمہوریت اور اسلامی جمہوریت کے ممبران کے چناؤ کا فرق

یہ تمام مجرم قرآن حکیم کے آئین، ملکی آئین، اخلاقی آئین اور اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے باغی پاکستان کو تباہی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔انہوں نے ایک اچھا کام کیا ہے کہ عوام کو انکے بنیادی حقوق سے آگاہی اور انکے تدارک کا راستہ دکھا دیا ہے۔ مجرم حکمران اب عوامی کیمرے کی آنکھ سے بچ نہیں سکتے اور نہ اربوں ڈالروں کی خرید وفروخت سے کروڑوں ڈالروں کی کمیشنیں ہضم کر سکتے ہیں۔ مسلم امہ کے فرزندان ان معاشی، معاشرتی اور قرآن حکیم کے باغی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کو پہچان چکے ہیں۔فطرت انکا احتساب جاری کر چکی ہے۔عوام ان سے نجات کا راستہ تلاش کر رہے ہیں۔ان واقعات نے پاکستان میں خانہ جنگی جاری کر رکھی ہے۔

نمبر۶۔ پاکستان کی مسلم امہ پر قرآن حکیم کے منافی اور متضاد ۵۱ فیصد حقوق نسواں کا مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کا کفر کا قانون کن کے حکم اور کن وجوہات کے تحت پاکستانی عوام پر مسلط کیا گیا۔ کیا یہ مجرمانہ استحصالی قانون ریفرنڈم کے ذریعے عوام کی رائے لے کر نافذ کیا گیا ہے یا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے ازخود یہ قانون مارشل کی گن پوائنٹ پر نافذ کیا تھا۔ اسکا استفادہ کن لوگوں نے اٹھایا۔ قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈروں، اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے وزیر اعظم شوکت عزیز، مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی، شجاعت حسین، ایم کیو ایم، کے الطاف حسین، اکلوتی سیاسی جماعت کے اکلوتے رہنما شیخ رشید اور انکی اتحادی حکومتی جماعتوں یا اپوزیشن کے تمام سینیٹرز، ایم این اے، ایم پی اے ملکی آئین توڑنے والے ملکی غدار، ملک دشمن اسمبلی ممبران نے حاصل کیا۔ کن وجوہات کی بنا پر مسلم امہ پر یہ نظام مسلط کیا گیا تھا، مسلم امہ کو مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کے ذریعے مغربی کلچر کا حصہ بنانے کیلئے یا مارشل لا کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر جاگیردار سرمایا دار ٹولہ کی مستورات کو حکومتی ایوانوں اور فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے حکومتی اداروں کی سربراہی کا دروازے کھولنے، ملکی وسائل اور خزانہ پر شب خون مارنے کیلئے یا پاکستان کی مسلم امہ اور انکی نسلوں کو فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کے نظام حکومت کے ذریعے قرآن حکیم کی تعلیمات کو ختم کرنے، دینی اقدار کو روندنے اسلامی تہذیب کو کچلنے کیلئے یا ایک تیر سے معاشی معاشرتی دینی اقدار کا قتال یا انکو کچلنے یا تمام اسلامی دستور حیات کو ناکارہ بنانے کیلئے یہ قانون بنایا گیا تھا۔ یا مسلم امہ کے ۱۸۔۲۰ کروڑ فرزندان اور چھ سات ہزار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے فوج شاہی افسر شاہی، منصف شاہی کے درمیان خانہ جنگی کی چتا جلانے کیلئے یہ مجرمانہ استحصالی قانون نافذ کیا گیا تھا۔ جو اب تک انکی باقیات جاری رکھے ہوئے ہیں۔





مغربی جمہوریت اور اسلامی جمہوریت کے ممبران کے چناؤ کا فرق

نمبر۷۔ پاکستان کی ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام کی ۵۱ فیصد مستورات میں سے ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں کی کسی ایک عورت کو بھی حکومتی ایوان اور سرکاری شاہی اداروں کے فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی میں شامل نہ کر کے حکومتی ایوانوں اور حکومتی اداروں سے محروم کر کے رکھ دیا ہے۔ ظلم و جبر اور بدقسمتی کی انتہا یہ ہے کہ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کے مرد و زن جو بھوک ننگ، تنگ دستی، غربت، بیروزگاری، خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والی مفلوک الحال عوام اور ضروریات سے محروم عوام کو انکا اور انکے شاہی ایوانوں کے شاہی اخراجات کا بجٹ ان کو مہیا کرنے کا پابند بنا دیا گیا ہے۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان انکی نسلوں کو حکومتی ایوانوں، حکومتی شاہی اداروں سے محروم کر کے انکو قیدی، غلام محکوم بنانے کیلیے یہ قانون بنائے گیا تھا۔ مارشل لا کے تمام سینیٹرز، ایم این اے، ایم پی اے پر مشتمل حکومتی ٹولہ ملک دشمن، ملکی غدار، ملکی دہشتگرد ہیں۔ انکے تمام تخلیق کیئے ہوئے استحصالی قوانین غیر آئینی، غیر اسلامی، غیر عادلانہ، غیر اخلاقی ہیں۔

نمبر۸۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلیں تنگ دستی، غربت، بیروزگاری کا ایندھن اور خودکشیوں خودسوزیوں کے دروازے انکے لئے ہمیشہ ہمیشہ کیلیے کھول دیئے گئے ہیں۔ یہ خانہ جنگی نہ ختم ہونے والی جنگ ہے۔ جو حکمرانوں، انکی جائیدادوں، انکی اولادوں کو صفحہ ہستی سے مٹا کر ختم ہونے والی ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر اور اسکے چند کور کمانڈر اپنا وقار، عزت و عظمت، کھو چکے ہیں۔ ۹۴ ہزار پاکستان کی جانثار، محب وطن، جری، بہادر سپاہ کو ہندوستان کا قیدی بنانا، ملک کو دولخت کرنا، پھر پاکستان کی چار صوبائی حکومتیں بنانا، ملکی وسائل اور خزانہ کو لوٹنا، ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر حکومتی ٹولہ کی مستورات کا قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف حکومتی ایوانوں حکومتی اداروں پر مسلط کرنا، انکے خلاف آواز اٹھانے والوں کو طالبان، دہشت گرد کا نام دینا، اہل وطن کا قتال کرنا، نو لاکھ سپاہ کی اہل وطن مسلم امہ کے دلوں میں انکی شان و آن اور حرمت کو ختم کر چکا ہے۔ وقت اپنی مسافتیں طے کر کے مغربی جمہوریت کے فوجی ڈکٹیٹر، انکے چند کور کمانڈرز اور فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔ بار بار پکار رہا ہے۔ کہ دینی اقدار کی بے حرمتی مت کرو۔ قہر خداوندی سے بچ جاؤ۔ پاکستان جن مقاصد کیلیے معرض وجد میں آیا تھا، اس دستور حیات کو نافذ العمل کر دو۔ تم بھی بچ جاؤ گے اور ملک بھی بچ جائیگا۔





مغربی جمہوریت اور اسلامی جمہوریت کے ممبران کے چناؤ کا فرق

نمبر۹۔ یاد رکھو! ظلم، جبر بند کرو، ورنہ جی ایچ کیو، وزیر اعظم ہاؤس، صدر ہاؤس، سپریم کورٹ بلڈنگ ۱۸۔۲۰ مسلم امہ کی دسترس سے باہر نہیں۔ یہ وہ حقائق ہیں جو کسی سے چھپے نہیں۔ مارشل لا مسلط کرنے والے فوجی ڈکٹیٹروں سے سندھ، سرحد، بلوچستان، پنجاب کے عوام مسٹر بھٹو اور بے نظیر کے قتال، نواب بگٹی اور اسکے رفقا کا قتال، لال مسجد اسلام آباد کے طلبا، طالبات کا اجتماعی قتال، سرحد اور شمالی علاقہ جات کے طالبان، دہشت گرد کے نام پر عوام کا قتال، شمالی علاقہ جات کی ۳۵ لاکھ عوام الناس کا ہجرت کرنا، عارفہ صدیقی، عالمی شہرت یافتہ سائنسدان جناب بشیر الدین محمود اور دوسرے اہل وطن کو امریکہ کے حوالے کرنے کی ملک دشمن پالیسیوں کی وجہ سے فوجی ڈکٹیٹروں اور انکے حکومتی ٹولہ سے نفرت کرتے ہیں۔ ان وجوہات کی بنا پر فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف جیل میں پابند سلاسل ہے۔ اسکے چند کور کمانڈر اور اسکا سیاسی حکومتی ٹولہ باہمی مشاورت سے اسکو چھڑانے کیلئے ایک سازش کے ذریعے ملک میں انارکی پھیلا رہا ہے۔ اگر ہارس ٹریڈنگ، نظریہ ضرورت کے مجرموں کو بار بار حکومت مہیا کرنے کا سلسلہ بند نہ کیا اور لوٹا ہوا ملکی خزانہ ان سے واپس نہ لیا، مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ جنہوں نے ملکی آئین توڑا، ملک سے غداری کی، ملک دشمن پالیسیاں عوام الناس پر مارشل لا کی گن پوائنٹ پر نافذ کیں۔ ان کو کیفر کردار تک نہ پہنچایا تو حالات مشرقی پاکستان سے بھی بدتر ہو جائیں گے۔

ذرا غور تو کرو۔۔۔! پاکستان کے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ انکی نسلیں جن میں ستر فیصد کسان انتیس فیصد مزدور محنت کش ہنر مند اور عوام الناس ہیں جو ملک کے وارث ہیں۔ ان پر چار فوجی ڈکٹیٹر اور انگریز کا پروردہ چھ سات ہزار جاگیردار سرمایادار ٹولہ، ملکی آئین توڑنے والا ملک دشمن، عوام دشمن، ملکی غدار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے ۴۹ فیصد مرد اور ۵۱ فیصد مستورات کی ریشو کے مطابق مارشل لا کی گن پوائنٹ پر حکومت، حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں پر قابض ہیں۔ جنہوں نے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کو قیدی، غلام، محکوم، مجبور، بے بس بنا رکھا ہے۔ انکے پیدا کردہ وسائل، ملکی مصنوعات، ملکی خزانہ مارشل لا کے فوجی ڈکٹیٹرز اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے تیار کردہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت استحصالی قوانین کے ذریعے معاشی معاشرتی دینی قتال کرتے آ رہے ہیں۔ کب تک چار فوجی ڈکٹیٹرز انکے چھ سات ہزار جاگیردار سرمایادار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ استحصالی نظام الیکشن پر مسلط رہے گا۔ کب تک انگریزی زبان کے ایچی سن نما اعلیٰ طبقاتی تعلیمی اداروں پر انکی اولادوں کا قبضہ رہیگا۔ کب تک برٹش لا، انڈین لا امریکن لا، جیوری پروڈینس کا مجرمانہ استحصالی نظام تعلیم، غیر اسلامی نظام حکومت ملک پر مسلط رہے گا۔ کب تک ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کو سماعت گویائی بینائی اور شعور سے محروم رکھا جائیگا۔ کب تک حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی منصف شاہی، فوج شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ پاکستان کو ایک رہزن، ایک ڈاکو کی طرح لوٹتا رہیگا۔ کب تک فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی باقیات ظلم و جبر کی مزید داستاں رقم کرتی رہے گی کب تک فوجی سیاسی این آر او کا حکومتی اور اپوزیشن کا مجرم ٹولہ اپنی اجارہ داری جاری رکھے گا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

کیا توپوں کے گولے، ڈرون حملے دہشت گردوں کو پہچانتے ہیں

نمبر۱۔اے علامہ طاہر القادری اور عمران خان صاحب کیا آپ اہل وطن مسلم امہ کو بتائیں گے کہ توپوں کے گولے، ڈرون حملے ملک دشمن، ملک دوست کی پہچان کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں وہ تو اجتماعی قتال کرتے ہیں۔ اس حکومتی ظلم و جبر اور انسانی قتال کو سمجھنے کیلئے کسی دانشور کی ضرورت نہیں۔ دراصل فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکا وزیر اعظم شوکت عزیز، مسلم لیگ ق کے شجاعت حسین، پرویز الہی، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی مسلم لیگ کے اکلوتے ممبر، اکلوتے رہنما شیخ رشید، انکے اتحادی ہی مارشل لا کی حکومت کے طالبان اور دہشت گرد ہیں۔ پاکستان اور افغانستان کے لاکھوں انسانوں کے قتال اور دونوں ملکوں کی تباہی کے یہی مجرم ہیں۔ پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کا حق نہیں بنتا تھا کہ وہ امریکہ کا ساتھ دے، افغانستان جیسے ہمسائے مسلم ملک کی اسلامی حکومت کو ختم کرے۔ ملک کا شمسی ائیر بیس امریکہ کو مہیا کرے اور پاکستان کو امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک کی فوجی چھاؤنی بنا دے۔ افغانستان کے پانچ چھ لاکھ انسانوں کا قتال کروا دے، تین چار لاکھ افراد کے اعضا فضا میں بکھیر کر انکو معذور بنا دے اور یہ سلسلہ جاری رکھے۔ تمام اتحادی ممالک کی فوجی خفیہ ایجنسیاں خاص کر انڈیا کی را، اسرائیل کی مساد، امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر پاکستان پر قابض ہو جائیں۔ وہ خود ساختہ طالبان کی تنظیمیں بنائیں انکو جدید اسلحہ مہیا کریں۔ افغانستان اور پاکستان میں طالبان کے نام پر مجاہدین اور عوام کا قتال جاری کر دیں۔ خاص کر افغانستان سے منسلک شمالی علاقہ جات کے دینی درسگاہوں کے طلبا کو طالبان کا نام دے کر ہر قسم کا دلسوز قتال خود کریں اور انکے کھاتے ڈالتے جائیں۔ دینی اداروں کے طلبا جو امریکہ کے خلاف جنگ لڑ رہے تھے انکو ختم کرنے کیلئے تمام شمالی علاقہ جات کو تباہ و برباد کرنے کیلئے پاکستان کی افواج فوجی ڈکٹیٹر کے حکم پر کارپٹنگ بمبارٹمنٹ اور امریکہ کے توپوں کے گولوں اور ڈرون حملوں سے شمالی علاقہ جات کو خاکستر کرتے جائیں، اہل پاکستان کا قتال جاری رکھیں۔ فوجی ڈکٹیٹر امریکہ کے حکم ڈو مور کو بجا لاتا رہے، لیکن کب تک۔!۔ لال مسجد کے طلبا طالبات کا قتال، شمالی علاقہ جات کے عوام الناس کا قتال، پاکستان کا شمسی ائر بیس امریکہ، اسکے اتحادی ممالک کے حوالے کرنے والے مجرم، افغانستان کے پانچ چھ لاکھ فرزندان اسلام کو شہادت اور تین چار لاکھ انسانوں کو معذور بنانے، بچے، بوڑھوں، مستورات کا قتال کروانے والے انسانیت کے قاتل، پاکستان کو دہشت گردی کی چتا میں دھکیلنے والے اور اسی، نوے ہزار ملکی فرزندان کے قاتل،





کیا توپوں کے گولے، ڈرون حملے دہشت گردوں کو پہچانتے ہیں

فوج اور عوام کو لڑانے والے ملک دشمن، ملکی آئین توڑنے والے ملکی غدار، اپنے ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر ملک کا سب سے بڑا اجتماعی معاشی ڈاکہ ڈالنے والا ملکی رہزن، فحاشی بے حیائی بدکاری، زناکاری کو پھیلانے والا بے حیا، بدبخت فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ۔ ملک کے اس المیہ کے خالق ہیں جو اپنے موت مرتے دم توڑتے سسکتے ذلیل ہوتے دکھائی دے رہے ہیں۔ عقل وشعور سے فارغ بزدل فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور شیخ رشید جیسے چرب زبان، درندہ صفات، بدنصیب اقتدار پرست کو اتنا بھی شعور نہیں تھا کہ اگر افغانستان پر امریکہ قبضہ کر لیتا تو انڈیا، اسرائیل، امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک پاکستان کا کیا حشر کرتے۔ اہل وطن اللہ تعالیٰ کا لاکھ شکر گذار ہیں کہ امریکہ انڈیا، اسرائیل اور مغربی ممالک اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ کیا آپ ان مجرموں کو ساتھ ملا کر انقلاب لانا چاہتے ہو۔ کیا تم بھی ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر ملک کے سب سے بڑے اجتماعی ڈاکے، این آر او کے مجرموں، انسانی قتال اور تمام ملک دشمن پالیسیاں اور ملکی غداروں کا باطل غاصب کفر کے مجرمانہ نظام حکومت کو جاری رکھنا چاہتے ہو۔ شرم کرو! عوام کو گمراہ نہ کرو۔

نمبر۲۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے باطل، غاصب، مجرمانہ استحصالی قانون کے خلاف آواز اٹھانیوالے معاشرتی دینی مقتولہ عوام امریکہ اسکے اتحادی ممالک کا افغانستان پر حملہ کرنے، فوجی ڈکٹیٹر کا شمسی ائیربیس مہیا کرنے، پاکستان کو امریکہ کی فوجی چھاؤنی بنانے اور دینی اداروں کے طلبا اور طالبات اور عوام الناس کو طالبان، دہشت گرد کا نام دے کر پولیس، رینجرز، افواج پاکستان کی سپاہ اور انڈیا کی را، اسرائیل کی مساد، امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر جیسی فوجی خفیہ ایجنسیوں کی سپاہ اور انکی تیار کی ہوئی بوگس، جعلی طالبان کی تنظیموں کے ذریعے اہل وطن مسلم امہ کے فرزندان کا قتال جاری رکھنا چاہتے ہو۔ پہلے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے شمالی علاقہ جات کے ۳۵ لاکھ مستورات، بچے بچیوں جوانوں بوڑھوں کو اس لئے ہجرت کروائی تاکہ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے قانون مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت اور امریکہ اسکے اتحادیوں کے ظلم وقتال کے خلاف آواز اٹھانے والے، احتجاج کرنے والے پاکستانی عوم اور خاص کر شمالی علاقہ جات کے مذہب پرست عوام الناس کا خاتمہ کرنے۔ امریکہ اسکے اتحادی ممالک کا افغانستان پر حملہ کرنے، شمسی ائیربیس امریکہ کو مہیا کرنے،





کیا توپوں کے گولے، ڈرون حملے دہشت گردوں کو پہچانتے ہیں

پاکستان کو امریکہ کی فوجی چھاؤنی بنانے کے خلاف احتجاج کرنے والے دینی درسگاہوں کے طلبا طالبات کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر اہل وطن مسلم امہ کے فرزندان جو اس غیر قرآنی قانون ملک دشمن پالیسی کے خلاف ایجی ٹیشن میں شامل تھے انکا قتال کرنے امریکہ، انڈیا، اسرائیل کی خفیہ فوجی ایجنسیوں، انکی تخلیق کردہ طالبان کی تنظیموں کے ذریعے اہل وطن کا قتال جاری رکھے آئے ہو۔ اس فوجی اپریشن کے قتال سے بچنے کیلئے ۳۵ لاکھ شمالی علاقہ جات کے عوام اپنے گھروں سے ہجرت کر کے دور دراز کے علاقوں میں چلے گئے۔ اسکے باوجود فوجی سیاسی بدنصیب حکومتی ٹولہ اس احتجاج کو روکنے میں بری طرح ناکام رہا۔ طالبان اور اہل وطن مسلم امہ کے فرزندان اسکے خلاف جہاد کرتے رہے۔ ملک خانہ جنگی کی چتا میں دھکیل دیا گیا۔

نمبر۳۔ خانہ جنگی کی یہ جنگ پورے ملک میں پھیل چکی ہے۔ اب ایک بار پھر طالبان اور دہشت گردوں کو ختم کرنے کیلئے انکی باقیات نے فوجی اپریشن جاری کر رکھا ہے۔ لاکھوں عوام کو اپنے گھروں، اپنی بستیوں کو خالی کر کے نقل مکانی کرنی پڑ رہی ہے۔ توپ کے گولے ڈرون حملے طالبان اور غیر طالبان، عوام اور دہشت گردوں ملک دوست اور ملک دشمن کی پہچان تو نہیں کر سکتے۔ ہماری اولادوں پر مشتمل انمول فوجی سپاہ اور ہماری پیاری اولادوں پر مشتمل مسلم امہ کے فرزندان کے قتال کے ذریعے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ امریکہ کے ساتھ مل کر اسکی ملک دشمن خفیہ پالیسیوں اور اپنی ۵۱ فیصد مستورات کے حکومتی ایوان اور حکومتی اداروں پر غاصبانہ قبضہ کی جنگ لڑ رہا ہے۔ فوجی کمانڈر اسکے چند کور کمانڈر اور مسلم لیگ ق اور پیپلز پارٹی کے ایک دوسرے کے قاتل حکمرانی میں اکٹھے ہو کر اور فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی باقیات مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کا مغربی کلچر بچانے اور ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے حکومتی ٹولہ کی مستورات کے حکومتی ایوان اور حکومتی اداروں پر حکومتی رٹ قائم رکھنے، ملکی وسائل، خزانہ کو لوٹنے، امریکہ، اسکے اتحادی ممالک کی بالادستی، انکے تحفظ اور اپنی حکومتی رٹ قائم رکھنے کی خاطر ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان کو خانہ جنگی کی چتا میں دھکیل رکھا ہے۔

نمبر۴۔ پاکستانی مسلم امہ مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت، اسکے قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف سیاسی جماعتوں کے فرقوں، مختلف منشوروں میں ملت کی جمعیت بکھر چکی ہے وہ قرآن حکیم کے آئین، نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کی روشنی میں لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے پرچم تلے ملت کی وحدت کو قائم کرنا چاہتی ہے۔ کسی فرقے، کسی صوفی محمد، کسی مولانا عمر، کسی طالبان، کسی دہشت گرد کے اسلام کا نفاذ نہیں چاہتے۔

کیا توپوں کے گولے، ڈرون حملے دہشت گردوں کو پہچانتے ہیں

اگر مغربی جمہوریت کی بیسوں سیاسی جماعتوں کے فرقے اور انکے اپنے اپنے منشور پاکستان پر حکومت کر سکتے ہیں تو قرآن حکیم کے آئین کی سرکاری سرفرازی اور اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت کیوں نافذ العمل نہیں کر سکتے۔ فطرت کا عمل جاری ہے۔ کب تک حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ، ملک کے وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت اور ملکی خزانہ سے مسلم امہ اور انکی نسلوں کو محروم رکھے گا۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اہل وطن مسلم امہ، انکی نسلوں کو کب تک قرآن حکیم کے نظریات کی روشنی میں اسلامی جمہوریت اور اسکے نظام مملکت کے اعتدال و مساوات، عدل و انصاف اور نظام عدل سے محروم رکھیں گے۔ مغربی جمہوریت کا کفر کا نظام حکومت اور اسکے مارشل لا کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کو مسلم امہ نفرت کرتی ہے۔ اے علامہ طاہر القادری اور عمران خان صاحب کیا آپ اس نظام حکومت کو جاری رکھنے، ملک کے ۵۱ فیصد مستورات اور ۴۹ فیصد مرد حضرات کے مارشل لا کے چار فوجی ڈکٹیٹرز کے غیر آئینی، غیر قانونی، غیر اسلامی ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی منصف شاہی فوج شاہی کے شاہی مراعات یافتہ شاہی طبقہ چار فوجی ڈکٹیٹرز انکی باقیات جو ملک کے وسائل، خزانہ اور ذرائع ابلاغ پر قابض ہیں۔ چار فوجی ڈکٹیٹرز، انکے چند کور کمانڈرز کا مارشل لا کی نوک پر تخلیق کیا ہوا مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت ، اسکی حکومتی رٹ کو جاری رکھنا ملک کے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے ستر فیصد کسانوں انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں، عوام الناس کا معاشی معاشرتی، دینی قتال جاری کرنے کے مترادف ہے۔ اے علامہ طاہر القادری اور مسٹر عمران خان صاحب آپ کی سکرین کے پیچھے تمام این آر او کے مجرم کھڑے اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ کب کوئی اور فوجی ڈکٹیٹر پاکستان پر ایک اور مارشل لا نافذ کرتا ہے۔ این ار او کے مجرموں کو تو تختہ ء دار پر لٹکنا تھا۔ لیکن کچھ حکومتی ٹولہ میں شامل ہیں اور بیشتر مسٹر عمران خان کی سکرین کے پیچھے اقتدار کے حصول کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے پاکستان میں ظلم و جبر، معاشی معاشرتی دینی قتال کی ات مچا رکھی ہے۔ خانہ جنگی کا خالق یہی ٹولہ ہے۔





مستورات کی تعلیم و تربیت اسلام کا بنیادی فریضہ ہے

نمبر۱۔ پاکستان میں ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے حقوق کا تحفظ کرنا اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کا بنیادی عنصر ہے۔ انکا قرآن حکیم کے نظریات کی روشنی میں چادر و چار دیواری کے دستور حیات کو قائم کرنا، انکے شرم و حیا، انکی عصمت و عفت کے تقدس کے تحفظ کا فریضہ ادا کرنا، انکو جسمانی و جنسی تحفظ فراہم کرنا، انکو ازدواجی زندگی مہیا کرنا، انکے والدین، انکے بعد انکے قریب ترین عزیز و اکارب کی ذمہ داری ہے۔ اسلامی نظام مملکت میں مستورات والدین کی جائیداد کی وراثت کی مالک ہیں انکے علاوہ مستورات کی تعلیم و تربیت کیلئے مردوں کی طرح الگ قرآن حکیم کے نظریات کی روشنی میں جدید علوم، جدید تعلیمی نصاب، ایک ہی معیار کے تعلیمی ادارے، قائم کرنا نظام مملکت چلانے والے ارکان کا فرض بنتا ہے۔

نمبر۲۔ قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں جہاں ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد مزدور، محنت کش، ہنرمند افراد اور عوام الناس کی بیٹیوں کی تعلیم و تربیت کرنا، انکے اخلاق و کردار کو سنوارنا، انکو اخوت و محبت کے درس سے نوازنا، انکو عبادت و ریاضت کی راہ دکھانا، انکو خدمت خلق کی آفادیت سے آگاہ کرنا، انکو انسانی رشتوں کے تقدس و حرمت سے آشنائی بخشنا، انکو اولاد کو ماں کی نگاہ اور مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا علم سکھانا، انکو سادہ و سلیس زندگی گذارنے کی آفادیت بتانا، انکو قلیل ضروریات حیات اور جدید علوم سے عظیم مقاصد کے حصول کی تعلیم و تربیت کرنا، انکو عصمت و عفت کی حفاظت کرنا، انکو آداب زندگی اور دنیا کی بے ثباتی کے نظام حیات پر غور و فکر کی دولت سے مالا مال کرنا۔ انکو خیر اور شر کا فرق بتانا اور خیر و بھلائی کے چراغ جلانا، انسانیت کے لئے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے کے جذبوں سے سرشار کرنا، دلوں میں اترنے اور دلوں سے اترنے کا گیان عطا کرنا، اماں ہاجرہ پاکؓ، بی بی مریم پاکؓ، بی بی آمنہ پاکؓ، مائی حلیمہ پاکؓ، اماں خدیجہ پاکؓ، اماں عائشہ پاکؓ، بی بی فاطمۃ الزہرہ پاکؓ جیسے کردار و تشخص سے آشنا کرنا، انکے حسین و جمیل نظام حیات کی پیروی کا درس دینا، انکی الہامی روحانی تربیت کرنا، ایسی خوب سیرت کردار کی بیٹیاں، بہنیں، بیویاں، مائیں پیدا کرنا، انکی تعلیم و تربیت کرنا اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کا طیب فریضہ ہوتا ہے۔ انہی خوبیوں سے آنیوالی نسلیں انکی گود میں پروان چڑھتی ہیں۔ اگر مستورات کی تعلیم و تربیت، قرآن حکیم کے نظریات کی روشنی میں اعلیٰ معیار، عمدہ اخلاق، اسوہ حسنہ، حسن خلق، جدید علوم کے تعلیمی نصاب کے مطابق پروان چڑھتی جائے تو آنیوالی نسل عظیم سے عظیم تر اور بہتر سے بہترین کردار و تشخص کی مالک بن سکتی ہے۔ اخوت و محبت کی خوشبو پھیلانے کا اہم فریضہ ادا کر سکتی ہیں۔

مستورات کی تعلیم وتربیت اسلام کا بنیادی فریضہ ہے

نمبر۳۔ چارفوجی ڈکٹیٹرز، انکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی منصف شاہی فوج شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ اورانکی باقیات پاکستان میں اپنے ٹولہ کے چھ سات ہزار جاگیردار سرمایادار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اورانکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی اجارہ داری مسلط رکھنے اور انکو حکومتی سطح پر پھیلانے، فروغ دینے اورانکی حکومتی گرفت مضبوط کرنے، انکی اجارہ داری کو وسعت دینے کی خاطر ایک فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو نے وفاقی حکومت کے علاوہ چار صوبائی حکومتیں اور ایک سینٹ کا اضافی ادارہ قائم کر کے چار اسمبلیوں کے ایم پی اے، اور سینٹ کی سپریم اسمبلی کے ممبران کی تعداد کا اضافہ کرلیا۔ وفاقی حکومت کے ایم این کی تعداد کو بھی بڑھالیا۔ دوسرے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر حکومتی ٹولہ انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کو وفاقی حکومت چار صوبائی حکومتوں، سینٹ کے شاہی سپریم ایوان کے حکومتی ایوانوں اور حکومتی اداروں پر فوجی حکومت کی گن پوائنٹ پر لابٹھایا۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ انکی نسلوں کے ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، خزانہ، ملکی ملکیتوں پر یک طرفہ مارشل لا کی گن پوائنٹ پر بالجبر قبضہ کر کے، فوج کی گن پوائنٹ پر اپنی حکومتی گرفت کو مضبوط بنانے کا عمل جاری کرلیا۔ ایک تو ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کا معاشی معاشرتی دینی قتال کر کے رکھ دیا دوسرا انکو نسل در نسل حکومتی ٹولہ کے چھ سات ہزار جاگیردار سرمایادار انگریز کے پروردہ ملکی غدار ٹولہ کے ۴۹ فیصد مردوں اور ۵۱ فیصد مستورات کا حکومتی ایوانوں اور حکومتی اداروں پر مارشل لا کی گن پوائنٹ پر قبضہ کر کے ۱۸۔۲۰ کروڑ اہل وطن مسلم امہ، انکی نسلوں کو انکے شاہی اخراجات برداشت کرنے کا پابند بنالیا۔ اس طرح فوجی ڈکٹیٹر اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اورانکی نسلوں کا معاشی معاشرتی، دینی قتال کر کے رکھ دیا۔ مظلوم، مجبور، بے بس، قیدی غلام، محکوم عوام، کو بالجبر، بالقتال مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کا پابند بنا کر رکھ دیا۔ کون ہے جو پاکستان میں انکے مخلوط تعلیم مخلوط تعلیمی اداروں، مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت کے فحاشی بے حیائی بدکاری، زنا کاری کے مخلوط معاشرہ کی حکومتی نظام کا بائیکاٹ یا ان کی حکومتی رٹ کو چیلنج کرسکتا ہے۔

نمبر۴۔ کونسا عالم دین، مشائخ کرام یا دیندار یا مسلم امہ کا کوئی ایسا فرد ہے جو سرکاری پابندی کے تحت اپنی بیٹی، بہن، بیوی، ماں یا کوئی اپنے بیٹے، بھائی، باپ کو انکے مخلوط حکومت، مخلوط معاشرہ، مخلوط تعلیم کے فحاشی، بیحیائی، بدکاری، زنا کاری کی چتا سے بچاسکتا ہے یا انکی سرکاری مستورات کے ٹی وی پروگرام میں شامل ہونے سے انحراف کرسکتا ہے۔





مستورات کی تعلیم و تربیت اسلام کا بنیادی فریضہ ہے

کیا کوئی ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز یا کسی عالم دین، مشائخ کرام یا کسی دیندار یا کسی مسلم امہ کے فرد، یا کسی فوجی سپاہ یا کسی معلم، یا کسی صوفی، درویش، فقیر یا انکی اولادوں کا اس مخلوط نظام حکومت کی اطاعت کرنے کے بعد وہ قرآن حکیم کے آئین نظریات تعلیمات کی عزت وحرمت کو پامال کرنے کے گناہ گار اور مجرم بن نہیں جاتے۔ چار فوجی ڈکٹیٹرز، انکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور انکی باقیات پاکستان میں غیر آئینی، غیر اسلامی، غیر اخلاقی حکومتی ایوانوں پر قابض ہیں۔ پاکستان کی ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کے نظریات اور کلچر میں کنورٹ کیئے جا رہے ہیں۔ انکے خلاف احتجاج کرنے والے عوام کو کرش کرنے کیلئے انتظامیہ اور سول کورٹ سے لیکر سپریم کورٹ تک ملک کے جج ومنصف اپنے حکومتی فرائض کو سختی سے ادا کرتے آرہے ہیں۔ چار فوجی ڈکٹیٹرز، انکے چند کور کمانڈر، انکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل انکا مراعات یافتہ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کا شاہی طبقہ ملک کا آئین توڑنے، ملک کے ساتھ غداری کرنے، ملک دشمن پالیسیاں نافذ کرنے، مشرقی، مغربی پاکستان کے دو صوبوں کو تو اکٹھا رکھ نہ سکے، لیکن انکا کمال دیکھو کہ انہوں نے مغربی پاکستان کے چار صوبے اور چار صوبائی حکومتیں قائم کیں ملک کی ون یونٹ کو توڑ کر اور ملک کی جمعیت کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ انکی تمام حکومتی باقیات جو واجب القتل تھے وہ حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں پر قابض ہو گئے۔ اسی طرح دوسرے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز کی حکومت اور حکومتی اداروں کی افواج کو ملک پر مسلط کر دیا۔ ملک کی دولت، وسائل، تجارت، ملکی ملکیتوں پر قبضہ کرنے والوں، ملک لوٹنے والوں عوامی قتال کرنے والوں، ملکی خزانہ لوٹنے والوں، فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے جرائم، تمام معاشی معاشرتی دینی قتال کے کیس، تمام قرضوں کے کیس، سرے محلوں، رائیونڈ ہاؤسوں، بنی گالا ہاؤسوں، شاہی پیلسوں، اندرون، بیرون ممالک پھیلی ہوئی جائیدادوں کے کیس، ملک دشمن پالیسیوں، ہندوستان کو سکھوں کی لسٹ مہیا کرنے جیسے کیس، ایک خودساختہ جیوری کے مجرم ممبران، جن میں ملک کے تمام ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز، وزیر، مشیر، سفیر، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، وزیر اعظم، صدر مملکت اور تمام بیرون ممالک، ملک دشمن، ملکی غدار ٹولہ اکٹھا ہوا۔





مستورات کی تعلیم و تربیت اسلام کا بنیادی فریضہ ہے

ایک این آر او کا قانون باہمی مشاورت سے ترتیب دیا اور پاکستان پر مسلط کر دیا۔ جسکے تحت تمام مجرموں کے تمام کیس ختم کر دیئے گئے۔ اسی قانون کے تحت ملک دشمن، افغان دشمن، ۱۴ ہزار پاکستانی سپاہ کے سیاہ چین کے گلیشر پر انڈیا کی ائیر فورس سے کارپٹنگ بمبارٹمنٹ کے ذریعے قتال کا کیس، اپنی حکومت بچانے کیلئے شمسی ائیر بیس امریکہ اور اسکے اتحادیوں کو مہیا کرنے کا کیس۔ پاکستان کو ملک دشمن افواج کی چھاؤنی بنانے کا کیس۔ انڈیا کی را، اسرائیل کی مساد، امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر کو پاکستان میں داخل ہونے کی اجازت۔ پاکستان، افغانستان کے خلاف ان خفیہ ایجنسیوں کی سپاہ کا بوگس طالبان کی تنظیمیں تیار کرنے کا کیس، جدید اسلحہ سے افغانستان اور پاکستان میں دہشت گردی پھیلانے کا کیس۔ ملک کو خانہ جنگی کی چتا میں دھکیلنے کا کیس۔ اپنی افواج سے اہل وطن کا قتال کروانے کا کیس۔ فوج اور عوام کے درمیان نفرت پیدا کرنے کا کیس۔ ۸۰۔۹۰ ہزار اہل وطن کا قتال کا کیس۔ کیا ہمارے اکابرین نے پاکستان ان چار فوجی ڈکٹیٹرز اور انکی باقیات کیلئے حاصل کیا تھا۔ کیا ہمارے اکابرین نے پاکستان انگریز کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کو انگریز کی بجائے بذریعہ چار فوجی ڈکٹیٹرز انکی باقیات کیلئے حاصل کیا تھا یا پاکستان چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایادار انگریز کے پروردہ ملکی غداروں کیلئے حاصل کیا تھا۔ یا پاکستان مسلم امہ اور انکی نسلوں کو انگریز کے کفر کے مغربی کلچر میں بدلنے کیلئے حاصل کیا تھا۔ یا پاکستان کو دو قومی نظریات کی روشنی میں قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، دینی اقدار اور نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ اور حسن خلق کی تربیت گاہ بنانے کیلئے اسلامی نظام مملکت، اسلامی دستور حیات، اسلامی نظام سلیکشن، اسلامی اعتدال و مساوات، اسلامی عدل و انصاف کو رائج کرنے کیلئے حاصل کیا گیا تھا۔ اہل وطن مسلم امہ کس کا ساتھ دیں اسلام کا یا کفر کا۔! اہل بصیرت، اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کی رہنمائی فرماویں۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت اور اسکے سیاسی جماعتوں کے فرقوں کا یا اسلامی نظام مملکت کا۔ پاکستان کو اسلامی جمہوریہ پاکستان بنائیں تاکہ اس اجڑے ہوئے گلستان میں اسلامی نرسری کی نشو نما کی جا سکے۔ اللہ تعالیٰ اہل وطن کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرماویں۔

اے رب رحیم ہم پر رحم فرما۔ آمین۔ ثم آمین

اسلام مستورات کو روزگار سے منع نہیں کرتا، مخلوط نظام سے منع کرتا ہے

نمبر۱۔ اسلام مستورات کی تعلیم وتربیت قرآن حکیم کے آئین، نظریات، اخلاقیات، دستور حیات کے جدید تعلیمی نصاب اور چادر و چاردیواری کی حدود و قیود کا پابند بناتا ہے۔ وہ کب ملازمتوں اور روزگار کے حصول پر پابندی لگاتا ہے۔ وہ تو مرد وزن کے آزادانہ ملاپ اور مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کے بے دین نظام حیات سے روکتا ہے۔ اسلام تو حسب ضرورت بچے بچیوں، مستورات کی علیحدہ تعلیم تربیت، انکے الگ تعلیمی ادارے سکول کالجز، یونیورسٹیوں کیلئے الگ معلمات۔ بچے بچیوں اور مستورات کے علاج معالجے کے الگ ہسپتال۔ مستورات کیلئے الگ بنک سسٹم رائج کرنے اور مستورات کو جاب دینے، ملازمتیں مہیا کرنے، پر کب پابندی عائد کرتا ہے۔ اسلام دینی اقدار کی روشنی میں مستورات کو گارمنٹس کی انڈسٹری اور شاپس پر کام کرنے سے کب روکتا ہے۔ اسلام مستورات کو چادر اور چاردیواری کی حدود قیود میں رہ کر بچوں کی پرورش سے لے کر انکو سوسائٹی کا اعلیٰ فرد بنانے، انکے کردار و تشخص کو سنوارنے سے کب روکتا ہے۔ اسلام نے جو مستورات کو پاکیزگی، طہارت اور رشتوں کی مالا ماں، بہن بیوی بیٹی کے عصمت وعفت کے تقدس، آسمانی رشتوں کی جو حرمت عطا کی ہے۔ مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کا کلچر مستورات کی عزت وعظمت، عصمت وعفت کے تقدس کو کچل کر رکھ دیتا ہے۔ فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کا ماحول مہیا کرتا ہے۔ دین انکے جسموں کو نوچنے والے درندوں سے محفوظ فرماتا ہے۔ انکی عزت وحرمت کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ مستورات کی عصمت وعفت کی حفاظت کرتا ہے۔ دین انسان کو حیوان ناطق سے نکال کر فطرت کا افضل المخلوقات کا حسین وجمیل شاہکار تیار کرنے کا راستہ بتاتا ہے۔ اسلام جیسی اعلیٰ وعمدہ تہذیب کی پاکیزگی اور طہارت جیسی معطر خوشبو کوئی اور نظریہ یا کوئی اور معاشرہ یا کوئی اور کلچر پیش نہیں کر پاتا۔ اسلام مستورات کو ماں، بہن، بیٹی، بیوی کے تقدس، عزت وعظمت کی حرمت بتاتا اور انکے بنیادی حقوق کو ادا کرنے کا سبق سکھاتا ہے۔

نمبر۲۔ اسلامی جمہوریت کے دستور حیات کی کوکھ سے جو معاشرہ جنم لیتا، پروان چڑھتا ہے اس جہان فانی میں وہی معاشرہ بنی نوع انسان کے لئے باعث رحمت ہوتا ہے۔ تمام اہل کتاب پیغمبران نے اپنی اپنی الہامی کتابوں اور آخری پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی الہامی کتاب قرآن حکیم نے جو حقوق مستورات کو عطا کئے ہیں اسکا اس جہان فانی میں کوئی نعمل بدل نہیں۔ ایک بیٹی، ایک بہن، ایک بیوی اور ایک ماں، اسی طرح ایک بیٹا، ایک بھائی، ایک خاوند، ایک باپ، الہامی رشتوں کی خوبصورت، دلکش، محبتوں سے سرشار حسین وجمیل دلکش مالا ہے۔





اسلام مستورات کو روزگار سے منع نہیں کرتا، مخلوط نظام سے منع کرتا ہے

جواز دواجی نظام حیات، میاں بیوی، ایک گھر، ایک خاندان کی بنیادی کڑی ہے۔ ہر بیٹی نے بیوی کا رول ادا کرنا ہوتا ہے۔اس نے اولاد یعنی بیٹی بیٹے کو جنم دینا ہوتا ہے۔انکی پرورش انکے ذمہ ہوتی ہے۔اولاد کی شکل میں ربوبیت اور شفقت اسکی سرشت کا حصہ ہوتا ہے۔ مستورات کی شان عظیم کا مقام تو دیکھو، ماں کے تقدس کا رتبہ تو دیکھو کہ ماں کے قدموں تلے اولاد کی جنت ہوتی ہے۔ مخلوط معاشرہ مستورات کی عصمت و حرمت کو چھین لیتا بلکہ روند کر رکھ دیتا ہے۔ مخلوط معاشرہ فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا مخلوط ماحول کے ذریعے اس سے رشتوں کی مالا کی محبت جیسا آسامی تحفہ چھین لیتا ہے۔ مخلوط معاشرہ مرد و زن کو جنسی چتا کا ایندھن بنا دیتا ہے۔ زندگی کے حسین رشتوں کی پاکیزگی اور محبت کا ورد مخلوط معاشرہ چھین لیتا ہے۔ مخلوط معاشرہ پاکیزگی، طہارت جیسی فطرتی دولت اور روحانی صلاحیتوں کو مفلوج کر دیتا ہے۔

نمبر ۳۔ تمام پیغمبران، انکی الہامی کتابوں اور قرآن حکیم کے نظریات تعلیمات کی روشنی میں ماں کا تقدس و حرمت، عزت و عظمت، ادب و احترام کا سلیقہ عطا کرتا ہے۔ ماں کے قدموں تلے جنت کی نوید سے اسلامی معاشرہ حقوق نسواں کے حقوق کے تحفظ کا سلسلہ اولاد کی شکل میں مستورات کو ایسے پاسباں مہیا کرتا ہے، جنکے علاوہ اس دار الفناہ میں نہ کوئی ایسا خدمت و ادب پیش کر سکتا ہے، نہ ہی مستورات کے عزت و حرمت کے تحفظ کے فرائض ادا کر سکتا ہے۔ ماں جیسے الہامی روحانی فطرتی رشتہ کی عزت و عظمت کے جذبوں کا اس جہان رنگ و بو میں کوئی نعم البدل نہیں۔ یہ کیسے بتاؤں کہ مخلوط تعلیم، مخلوط تعلیمی ادارے، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کے نفاذ سے پاکستان میں نہ کوئی پاک دامن مرد و زن جنسی تقدس کا وضو برقرار رکھ سکتا ہے۔ نہ کوئی درویش، ولی اللہ، نہ کوئی اہل بصیرت یا کوئی دیدہ ور، یا بزرگان دین قربت خداوندی کے راہی یا انکی اولادیں بارگاہ خداوندی اور بارگاہ رسالت ﷺ کے قرآن حکیم کے آئین نظریات تعلیمات دستور حیات کی تعلیمات کے منافی عمل سے مسلمان کہلانے کے مستحق رہ جاتے ہیں۔ مارشل لا انکی باقیات کے ذریعے کتنے ظلم و جبر کے ساتھ مخلوط معاشرے کا زہر مسلم امہ، انکی نسلوں کو پلایا جا رہا ہے۔ اسلامی تہذیب کو مغربی کفر کے کلچر میں کنورٹ کیا جا رہا ہے۔ چار فوجی ڈکٹیٹرز، انکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکی باقیات کے پاس کوئی جواز نہیں کہ وہ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر احکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو حکومتی ایوان، حکومتی ادارے مہیا کر کے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کو انکے شاہی اخراجات مہیا کرنے کا پابند بنائیں۔ یہ ظلم ہے۔ ظلم ہے، ظلم ہے۔ دولت لوٹنا، دین لوٹنا، فوری طور پر بند کر دو۔ ورنہ قہر خداوندی کا انتظار کرو۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۵۱ فیصد حقوق نسواں کے ذریعے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کی مستورات کے حقوق کو چھیننا ظلم اور جرم ہے

نمبر۱۔ مارشل کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت اور اسکے اسمبلی ممبران کا ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے تحفظ کا قانون پاس کرنا، قرآن حکیم کے الہامی نظریات تعلیمات اور عدل وانصاف کو ناقص تسلیم کرنا اور اسکو پاکستان کی مسلم امہ پر نافذ العمل کرنا، ۵۱ فیصد حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کو حکومتی ایوانوں اور حکومتی اداروں پر مسلط کرنا اور ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو اس حکومتی آفادیت سے محروم رکھنا، اسکے برعکس انکے پیدا کردہ وسائل، خزانہ کو ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے غاصبانہ قانون کے تحت اپنے حکومتی ٹولہ کی مستورات کو حکومتی ایوان اور انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کو حکومتی اداروں پر مسلط کرنا، ملکی وسائل اور خزانہ پر شب خون مارنا، ملکی وسائل، خزانہ کو صبح وشام لوٹنا اور ڈاکہ ڈالنا ایک سوزناک المیہ تھا۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کی معاشی، معاشرتی، دینی اقدار پر مشتمل دستور حیات کو لوٹ لینا، رائج الوقت رشوت کمیشن، کرپشن کو ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کو پاکستان میں پھیلا دینا، معاشرے میں عدم مساوات پیدا کرنا، مخلوط حکومت کے ذریعے اسلامی تہذیب کو کچلنا، مخلوط حکومت، مخلوط معاشرہ، مخلوط تعلیم، مخلوط تعلیمی اداروں کے ذریعے فحاشی، بےحیائی بدکاری، زناکاری کے مغربی کلچر کو حکومتی سطح پر مسلط کرنا، قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات اور اسلامی تہذیب کو کچلنا، اہل وطن مسلم امہ کو حکومتی سطح پر قرآن حکیم کی تعلیمات کے خلاف دین کا باغی بنانا، معاشی معاشرتی، دینی قتال کرنا، حکومتی ایوانوں اور حکومتی اداروں کے اقتدار وحکومت سے ۱۸۔۲۰ کروڑ افراد پر مشتمل ستر فیصد کسانوں اور انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں، عوام الناس اور انکی مستورات یعنی ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کی مستورات اور مردوں کے بنیادی حقوق اور انکا مال ومتاع، وسائل، خزانہ مارشل لا کی گن پوائنٹ پر چھین لینا، ایک ناقابل معافی جرم ہے۔ جسکا تدارک کرنا ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کی ذمہ داری ہے۔

نمبر۲۔ پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کو ختم کرنا صرف مقصود نہ تھا۔ بلکہ اسکے این۔آر۔او کے مجرموں اور اسکے مسلط کیئے ہوئے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر چھ سات ہزار جاگیردار سرمایادار حکومتی ٹولہ کی مستورات، انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی جیسے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے معاشی، معاشرتی، دینی قتال کو فوری طور پر ختم کرنا درکار تھا۔



بابا جی عنایت اللہ



۵۱ فیصد حقوق نسواں کے ذریعے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کی مستورات کے حقوق کو چھیننا ظلم اور جرم ہے

ملک میں جدید علوم پر مشتمل ایک تعلیمی نصاب، ایک جیسے تعلیمی ادارے قائم کرنا، قومی زبان اردو کو ذریعہ تعلیم بنانا اہل وطن کا حق تھا اور نہ کہ انگریز کے مسلط کئے ہوئے ایچی سن نما طبقاتی انگلش میڈیم تعلیمی اداروں جنکے ذریعے برٹش لا، انڈین لا، امریکن لا، جیوری پروڈینس کی تعلیمات کی روشنی میں ایسے سکالر تیار ہوتے جو ملک کے حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں کا نظم ونسق چلاتے۔ افسر شاہی، منصف شاہی کے نام پر پہچانے جاتے۔ حکومتی ایوانوں پر انگریز کے باطل، غاصب مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت پر انگریز کا چھ سات ہزار پروردہ جاگیردار سرمایادار ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل انتظامیہ اور عدلیہ کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ حکومتی اداروں پر مسلط ہوتا رہا۔ انگریز ملک سے فارغ ہوگیا۔ لیکن انگریز کا پروردہ چھ سات ہزار جاگیردار سرمایادار حکومتی ٹولہ، انگریز کا ہی مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب مجرمانہ استحصالی نظام حکومت، اسکے انتظامیہ، عدلیہ کے حکومتی ادارے، اسکے ایچی سن کالجز نما انگلش میڈیم تعلیمی ادارے، اسی طرح سرکاری حکومتی سکالر تیار کرتے رہے۔ جنکے شاہی اخراجات صرف یہی ٹولہ، طبقہ برداشت کرسکتا تھا۔ ان پر انکی ہی اجارہ داری مسلط رہی۔ اسکے علاوہ چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ کی مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت اور اسکے نظام الیکشن پر انکی اجارہ داری اسی طرح جاری رہی اور ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان انکے ووٹر بنادئے گئے۔ امریکہ نے مارشل لا کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف سے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کا آرڈیننس پاس کروایا اور اسلامی نظریات، تعلیمات کو ختم کرنے کے لئے چھ سات ہزار حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کو حکومتی ایوانوں اور اداروں پر مسلط کردیا۔ مارشل لا کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اہل وطن ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کا معاشی معاشرتی قتال کر کے رکھ دیا۔ انکے شاہی اخراجات کا بجٹ ڈبل سے بھی زیادہ کرگیا۔ جو اہل وطن کے ساتھ ایک بہت بڑا ظلم اور جرم ہے۔ اسکے بعد یہی ۵۱ فیصد مستورات حکومتی ایوانوں اور حکومتی اداروں کی افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی ملک کی انتظامیہ، عدلیہ، فوج کی رشوت، کمیشن، کرپشن کی فیکٹریاں بن چکی ہیں۔ انتظامیہ کے بدکردار افسران جھوٹے کیس درج کرتے ہیں اور عدلیہ کے بدنصیب منصف انہی جھوٹے کیسوں پر سچے فیصلے سناتے ہیں۔ قرآن حکیم کی روشنی میں فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، ملکی آئین توڑنے والے ملکی غدار، ملک دشمن پالیسیاں رائج کرنے والے مارشل لا کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ انکے تمام باطل قوانین، مجرمانہ غاصب آرڈیننس کو ختم کرنا ضروری تھا۔ پیپلز پارٹی کے پانچ سالہ دور حکومت میں مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کے دین کش نظام حکومت کو پروان چڑھایا گیا۔





۵۱ فیصد حقوق نسواں کے ذریعے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کی مستورات کے حقوق کو چھیننا ظلم اور جرم ہے

نمبر۳۔   اسی فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے امریکہ کو شمسی ائیر بیس دینے، امریکہ کا پاکستان کو فوجی چھاؤنی بنانے، ہندوستان کی را، اسرائیل کی مساد، امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر جیسی خفیہ فوجی ایجنسیوں کو پاکستان کی سرزمین مہیا کرنے، افغانستان جیسے برادر مسلم ملک پر بغیر کسی جواز کے حملہ کرنے، چھ سات لاکھ افغانیوں کا قتال کروانے اور تین چار لاکھ انسانوں کو معذور بنانے کا شرف اسی بدنصیب فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کا مقدر بنا۔ اہل وطن مسلم امہ کی مذہبی تنظیموں نے آواز اٹھائی اور تمام ملک انکے ساتھ ہوگیا۔ اسی بدنصیب فوجی ڈکٹیٹر نے فوج، عوام اور مذہبی تنظیموں کا آمنا سامنا کروادیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف پر کئی حملے ہوئے، کئی فوجی افسران اور فوجی سپاہ اور عوام الناس کا قتال کرواکے رکھ دیا۔ وہ جان بچا کر پاکستان چھوڑ گیا۔ ملک چھوڑنے سے قبل تمام ملک دشمن، ملک بدر سیاستدانوں کو پاکستان بلالیا۔ اپنی جان بچانے کیلئے این۔ آر۔ او کا ایک آرڈیننس اور ایک خفیہ معاہدہ کیا جسکے تحت تمام سیاستدانوں کے لوٹ کھسوٹ، قتال۔ ملکی ملکیتوں، ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں، سرے محلوں، سوئس بنکوں میں پڑے ہوئے کم وبیش تین سو ارب ڈالرز اور تمام قرضوں کی معافی اور انکے تمام قرضے ختم کردئے گئے۔ اسکے بدلے میں فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کا ملکی آئین توڑنے، ملک کے ساتھ غداری کرنے، اور نو سال تک ملک کو مارشل لا کی گن پوائنٹ پر لوٹنے والے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مسلم لیگ ق کے شوکت عزیز، شجاعت حسین، پرویز الٰہی، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی مسلم لیگ کے اکلوتے اسمبلی ممبر اور اکلوتے وزیر شیخ رشید نے اہل وطن کو طالبان اور دہشت گرد بنا کر انکا خوب قتال جاری رکھا۔ تمام مذہبی تنظیمیں اسکے گلے لگ گئیں اس پر کئی خودکش حملے ہوئے اسکو ملک چھوڑنا پڑا۔ ملک این آر او کے مجرموں کے حوالے کرگیا۔ ملک کے کرپٹ ٹولہ کے شہنشاہ کے ساتھ مک مکا کیا اور آصف علی زرداری کو ملک کی حکومت حوالے کرگیا۔ اسکی خاطر صدر مملکت کا تعلیمی معیار ختم کیا۔ میٹرک پاس ڈرائیور، فوجی سپاہ، پولیس کانسٹیبل، کلرک، اردلی، ٹیچر، گن مین اور صدر مملکت کا معیار تعلیم ایک کردیا۔ اسکے ماتحت گورنمنٹ کے سیکٹریز، کمشنرز، ڈی سی، آئی جی، ایس پی، سپریم کورٹ، ہائی کورٹس، سیشن کورٹ کے ججز یعنی تمام انتظامیہ اور عدلیہ اسکے ماتحت بنادی گئی۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۵۱ فیصد حقوق نسواں کے ذریعے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کی مستورات کے حقوق کو چھیننا ظلم اور جرم ہے

نمبر۴۔ مارشل لا کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی مستورات کی باقیات اور ان کے این آر او کے مجرموں نے ملک کی حکومت سنبھال لی۔ پیپلز پارٹی کے مسٹر آصف علی زرداری کو صدر مملکت بنا دیا گیا۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے رہنماؤں ورانکی باقیات نے اتفاق رائے سے این آر او کے مجرموں اور انکی مستورا، ت کو افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کے مراعات شاہی طبقہ کو حکومتی ایوانوں اور حکومتی اداروں پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے ۴۹ فیصد مردوں اور ۵۱ فیصد مستورات کو پاکستان کو نہ ختم ہونے والے معاشی معاشرتی، دینی کینسر میں مبتلا کر دیا۔ مارشل لا کی باقیات کے تمام فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ۴۹ فیصد مردوں اور ۵۱ فیصد انکی مستورات کو پھانسی کے پھندے پر لٹکانے کی بجائے ان تمام مذہبی تنظیموں کے طالبان کو جنہوں نے امریکہ اور اسکے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو حکومت چھوڑنے پر مجبور کیا۔ اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی باقیات نے ان دینی جماعتوں کے دینی اداروں کے طلبا کو طالبان کی تنظیموں کو دہشت گرد بنا کر آج تک انکا قتال جاری ساری رکھا ہوا ہے۔ ملک کی کوئی سیاسی جماعت یا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے این آر او کے مجرم اور ۵۱ فیصد مستورات مارشل لا کے غیر اسلامی، غیر اخلاقی، غیر قانونی آرڈیننس کو ختم کرنا، فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں کی اجارہ داری کو ختم کرنے کیلئے کوئی تیار نہیں۔ انکی باقیات کا قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کے خلاف حکومتی نظام، حکومتی ٹولہ انکی حکومتی رٹ کو پاکستان کی عوام قبول کرنے کو تیار نہیں۔ ملک خانہ جنگی کی طرف بتدریج بڑھ رہا ہے۔ حکومتی ٹولہ اور دینی درسگاہوں کے طالبان اور ملک کے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان این آر او کے مجرموں اور فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے ۵۱ فیصد مستورات کے نام پر ملکی وسائل، مال و دولت، ملکی خزانہ پر ڈاکہ ڈالنے والوں کو یہ مسلم انکو کبھی معاف نہیں کرے گی۔

نمبر۵۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں نے نواز شریف تیری امریکہ کی ملک دشمن پالیسی کی اذیتوں کی قربانی کو یاد رکھا۔ تیرے ایٹمی دھما کا قرض ادا کر دیا۔ امریکہ اسکے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق کے شوکت عزیز، پرویز الٰہی، شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین۔ اکلوتی سیاسی عوامی مسلم لیگ کے اکلوتے رہنما اور اکلوتے وزیر شیخ رشید مارشل لا کی گن پوائنٹ پر نو سال تک غیر آئینی حکومت کا حصہ بنے رہے۔





۵۱ فیصد حقوق نسواں کے ذریعے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کی مستورات کے حقوق کو چھیننا ظلم اور جرم ہے

فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی باقیات کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مسلم لیگ ق اور پیپلز پارٹی کے مجرموں کو بری طرح مسترد کر چکی ہے۔ جنہوں نے قرآن حکیم، ۱۹۷۳ کے آئین کو توڑا، ملکی کے ساتھ غداری کے مرتکب ہوئے، ملک کے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کیلئے نو سال تک پاکستان کو جیل اور عوام کو اسکا قیدی غلام محکوم بنائے رکھا۔ حقوق نسواں کے نام پر ایک اجتماعی ڈاکہ ڈالہ اور این آر او کا مجرمانہ قانون پاس کیا۔ انکو کیفر کردار تک پہنچانا آج کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کا فرض بنتا ہے۔ عزیزم نواز شریف اور فوجی جرنیل صاحب ورنہ عوام سمجھنے پر مجبور ہو جائیں کہ ملک ابھی تک پرویز مشرف کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی باقیات کی گرپ میں ہے۔ اہل وطن عوام الناس کو امریکہ کے کہنے پر طالبان، دہشت گرد نہ بناؤ۔ انکا قتال بند کر دو۔ کبھی کوئی مسئلہ بھی عوام قتال سے حل نہیں ہوا۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان اس مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت اور اسکے ظلم و جبر کو مزید برداشت نہیں کریں گے۔ حالات کو قابو نہ کیا گیا تو ملک کو خوفناک دہشت گردی کی چتا میں جلنے اور ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے کوئی بچا نہیں سکے گا۔ امریکہ اسرائیل، انڈیا اور اسکے اتحادی ممالک، ملک میں خانہ جنگی کو ہوا دے رہے ہیں۔ قتال انکی سی آئی اے، بلیک واٹر، مساد اور را کرواتی ہے۔ امریکہ کے ڈومور کے حکم کے مطابق، فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ملک کے دینی درسگاہوں کے طلبا کو طالبان اور دہشت گرد کا نام دے کرا انکا قتال جاری کیئے ہوئے ہے۔ انہی طالبان نے روس اور امریکہ کو سرزمین افغانستان سے بگایا اور پاکستان کو بچایا۔ روس کے ٹکڑے ہوئے اور امریکہ دم دبا کر بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ اب وہ یہ کام پاکستان کی افواج سے لینا چاہتا ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے این آر او کے مجرموں اور ۵۱ فیصد حکومتی ٹولہ کی مستورات کو حکومتی ایوانوں اور اداروں سے فارغ کریں۔ اسلامی دستور حیات نافذ کرو، ورنہ اہل وطن مسلم امہ مارشل لا کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے این آر او کے مجرموں اور انکی ۵۱ فیصد مستورات کو حکومتی ایوانوں حکومتی اداروں، ملکی وسائل، ملکی خزانہ مزید لوٹنے کی اجازت نہیں دیں گے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور سیاسی رہنما مسٹر بھٹو کا دور حکومت

نمبرا۔ ایک فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور سیاسی رہنما مسٹر بھٹو مارشل لا کی گن پوائنٹ پر ملک پر قابض ہوئے۔انہوں نے ملک دولخت کیا، مشرقی پاکستان کا نام بنگلہ دیش اور مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھ دیا۔۹۴ ہزار فوجی سپاہ کو ہندوستان کا قیدی بنا دیا۔ظلم بالائے ظلم ان مجرموں کو تختہ ءدار پر لٹکانے کی بجائے انکو نئے پاکستان کی حکومت سپرد کر دی گئی۔انہوں نے سب سے پہلے ون یونٹ کو توڑا۔اسی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے بغیر ریفرنڈم یا عوامی رائے حاصل کرنے کے، نئے پاکستان کی چار نئی صوبائی حکومتیں، ایک سینٹ کا سپریم ادارہ قائم کر کے انگریز کے پروردہ جاگیردار سرمایا دار ٹولہ کو چاروں صوبوں کے حکومتی ایوان، انکی اولادوں کو حکومتی ادارے مہیا کر دیئے۔فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو نے باہمی مشاورت سے اپنے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے تمام مجرموں اور ملک کے معاشی، معاشرتی، دینی، حکومتی قاتلوں اور دہشت گردوں کو وفاق سے نکال کر چار صوبائی حکومتوں تک پھیلا دیا اور سپریم سینٹ اسمبلی ممبران کا ادارہ بھی بڑھا لیا۔چار وزیر اعلیٰ، چار گورنر، چار سپیکر، چار اسمبلی ہال، چار کلبوں کی تعمیرات کے اخراجات، چاروں صوبوں کے ایم پی اے، وزیر و مشر، وزیر اعلیٰ، گورنرز اور انکے مراعارت یافتہ شاہی طبقہ کی افسر شاہی منصف شاہی فوج شاہی کی شاہی افواج کے شاہی اخراجات کا بجٹ، انکے علاوہ وفاقی حکومت، اسکے ایم این اے، سینیٹرز، وزیر و مشیر، سفیر، وزیر اعظم، صدر مملکت اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے بے شمار شاہی اخراجات کا بجٹ بھوکی ننگی، تنگ دست، بیروزگار، بیمار، اپاہج، معذور، بے بس، مجبور ۱۸۔۲۰ کروڑ اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کے ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں اور عوام الناس کو نسل در نسل برداشت کرنے کا مارشل لا کا قانون فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ سے مل کر نافذ کر دیا۔انکے حکومتی ایوانوں اور حکومتی اداروں کے شاہی اخراجات کا بجٹ ملک کے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو مہیا کرنا ان کا نصیب بنا دیا گیا۔اہل وطن کا مال و دولت، وسائل اور خزانہ لوٹ لیا گیا، انکی ملکی ملکیتوں پر قبضہ اور انکی وراثت سے محروم کر دیا گیا۔ملکی وسائل اور خزانہ ملک کے ایم پی اے، ایم این اے، سینٹرز کی ملکیت، عوام کو انکا قیدی، غلام، محکوم بنا دیا گیا۔انکی شاہی تنخواہیں شاہی مراعات، لاکھوں انمول گاڑیوں، پروٹوکول سٹاف، شاہی ایوان، شاہی رہائشی محل، کروڑوں سے نکل کر اربوں کے زرمبادلہ کا پٹرول، گیس، ڈیزل کو دھواں میں بدلنے کا عمل جاری کر دیا گیا۔انکے زیر نگرانی حکومتی سطح پر رشوت، کمیشن، کرپشن کا دھندا پھلتا پھولتا چلا گیا۔





فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور سیاسی رہنما مسٹر بھٹو کا دورِ حکومت

حکومتی ایوان ایم پی اے ایم این اے سینیٹرز کے زیر اثر پروان چڑھنا شروع ہو گئے۔ حکومتی ادارے تھانے کچہریاں پٹوار خانے بکنے شروع ہو گئے۔ کرپشن بتدریج بڑھتی گئی۔ عوامی مشکلات میں بے پناہ اضافہ ہوتا گیا۔ ملک کے وسائل اور خزانہ سے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان کو صوبائی سطح پر بھی محروم کر دیا گیا۔ پاکستان کو مارشل لا کے چار صوبائی حکومتوں کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی ملکیت بنا دیا گیا۔ مسٹر بھٹو نے غریب عوام، بیروزگار عوام، تنگ دست، بھوک ننگ سے دوچار، مارشل لا کے کچلے ہوئے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو روٹی کپڑا اور مکان کا جھانسا دیا۔ اہل وطن کے ساتھ جھوٹ بولا، دغا کیا، جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کو چاروں صوبوں کی صوبائی حکومتیں اور حکومتی ایوان، انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی منصف شاہی، افسر شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے حکومتی ادارے سپرد کر گیا۔ مسٹر بھٹو ملک کے چاروں صوبوں کے جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کو چاروں صوبوں کی صوبائی حکومتیں اور حکومتی شاہی ایوان اور انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کو حکومتی ادارے اور انکی رہائشوں کے لئے عمدہ بلڈنگز انکی ملکیت بنا دی گئیں۔ چاروں صوبوں کی حکومت، حکومتی ادارے، وسائل، خزانہ، مال و دولت انکی پیداوار اور تیار کردہ مصنوعات اور ضروریات حیات ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں سے چھین کر انکو جاگیردار سرمایادار حکومتی ٹولہ کے حوالے کر دیا گیا۔ اتنا بڑا اجتماعی ڈاکہ پاکستان کی تاریخ میں اس سے قبل کسی رہزن یا ڈاکو یا دہشت گرد ٹولہ یا مارشل لا کے کسی فوجی، سیاسی رہنما نے نہ ڈالا تھا۔ ملکی وسائل اور خزانہ ہر لمحہ، ہر روز، ہر ماہ بے دردی کے ساتھ لوٹنے کا عمل جاری کر لیا گیا۔ اسکے علاوہ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو غلام، قیدی، محکوم بنا کر ان کی ملکی وراثت کو مارشل لا کی گن پوائنٹ پر بالجبر چھین لیا اور عوام الناس کو اس سے محروم کر دیا گیا۔ مسٹر بھٹو نے مسلم امہ اور انکی نسلوں کو کیا دیا اور جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کو کیا دیا۔ مسٹر بھٹو نے مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کے ذریعے ملک پر قبضہ کر لیا۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کے کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں کی دن رات کی محنت سے تیار کئے ہوئے لاتعداد ذرائع آمدن، بیشمار مال و دولت اور بہت بڑے ملکی خزانہ، اسکے شاہی ایوانوں، شاہی اداروں سے سجے سجائے حسین و جمیل ملک پر رائج الوقت مجرمانہ نظام حکومت کے ذریعے بالجبر قبضہ کر لیا۔ ملک کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کی داشتہ بنا لیا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور سیاسی رہنما مسٹر بھٹو کا دور حکومت

۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کو چھ سات ہزار جاگیردار سرمایادار ٹولہ کے شاہی ایوانوں اور انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کے شاہی اداروں کی فصیلوں ں میں پابند سلاسل کر لیا۔ اسکا فیصلہ غریب، مجبور، بے بس، بیروزگار، ضروریات حیات سے محروم، تعلیم سے محروم، خوراک سے محروم، ادویات سے محروم، بیماری اور تنگ دستی کی لامتناہی اذیتوں سے دوچار اور خودسوزیوں خودکشیوں کی چتا میں جلنے والی ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلیں جو ملک کے وسائل، ذرائع آمدن، مال و دولت اور خزانہ سے محروم اور حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل طبقہ کی اجارہ داری مسلط کر دی گئی ہے۔ اہل وطن کھل کر بات کریں، فیصلہ کریں اور بتائیں۔۔! کہ مسٹر بھٹو ۱۸۔۲۰ کروڑ اہل وطن غریبوں کا رہبر یا رہزن یا جاگیردار سرمایادار حکومتی ٹولہ یا انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا ایجنٹ تھا۔ مسٹر بھٹو نے مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کی حسین وجمیل داشتہ کو جاگیردار سرمایادار ٹولہ کے ایوانوں اور انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کے شاہی اداروں کے مجرم کدہ کی بلند وبالا فصیلوں میں پابند سلاسل کر لیا۔ ان فصیلوں کو توڑنا اور پاش پاش کرنا ہوگا۔ ون یونٹ کو بحال کرنا، تمام صوبائی حکومتوں اور وفاقی حکومت اور سینٹ کے سپریم اداروں کے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز اور انکے ساتھ انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کو ختم کرنا، انکی حکومتی بالادستی کو ختم کرنا، انکے شاہی اخراجات کا اضافی بجٹ اور انکے مجرمانہ شاہی اخراجات اور مراعات کو ختم کرنا، انکو گھر بھیجنا، این آر او کے تمام مجرموں کی کرپشن سے لوٹا ہوا ۳۰۰ سو ارب ڈالرز کو مغربی ممالک کے سوکس بنکوں سے واپس لانا، انکے ملک، غیر ممالک میں پھیلے ہوئے سرے محلوں، رائیونڈ ہاؤسوں، بنی گالا ہاؤسوں شاہی پیلسوں، ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں، تجارتی اداروں کو بحق سرکار ضبط کرنا، انکے علاوہ حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی منصف شاہی، فوج شاہی کو چاروں صوبوں سے واپس بھیجنا۔ بقایا کی شاہی تنخواہوں، شاہی مراعات، شاہی رہائشی محلوں کے مجرمانہ نظام حکومت کو ختم کرنا۔ انکو ایک گن مین اردلی، سپاہی، ڈرائیور، معلم کے مطابق قومی خزانہ سے ضروریات حیات مہیا کرنا، حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، فوج شاہی منصف شاہی، کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو نظام عدل سے گذارنا، پاکستان میں اعتدال ومساوات کو قائم کرنا ہوگا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور سیاسی رہنما مسٹر بھٹو کا دور حکومت

انکو ایک کسان، مزدور، محنت کش، ہنرمند، بیروزگار، تنگ دست، غریب و بے بس اہل وطن کی کٹیا کے مطابق انکی شاہی رہائشوں کو بدلنا ہوگا۔ انکے شاہی اخراجات کو روکنا، انکی غیر ضروری سرکاری مراعات کو ختم کرنا، سب کو پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا کرنا ہوگی۔ نہ رشوت نہ کمیشن نہ کرپشن ہوگی۔ ہر سال بجٹ پر مہنگائی الاؤنس ہر کس و ناکس فوجی سپاہ اور جرنیل، افسر و ماتحت، جسٹس و اردلی، وزیر و مشیر، گن مین و وزیر اعلیٰ، باڈی گارڈ و گورنرز، پروٹوکول سٹاف اور وزیر اعظم، فوجی دستہ اور صدر مملکت کی اضافی تنخواہوں کے عدل کش اضافوں کا سلسلہ بند کرنا ہوگا۔ پروٹوکول سٹاف کو واپس انکے محکمہ جات میں بھیجنا ہوگا۔ حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو حسب مرتبہ طبقاتی تنخواہ کے ۲۵ ہزار اور دوسرے سرکاری ملازم کو دس بارہ سو روپے کا اضافہ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ پر یہ ریاستی ظلم بند کرنا ہوگا۔ رائج الوقت نظام حکومت اور نظام عدل ہمیں انگریز سے ورثہ میں ملا جو ایک مقید قوم کو قیدی غلام، محکوم بنانے کیلئے حکومتی عہدیداروں کو حسب طبقہ انعام و کرام سے نوازتا تھا جو آج تک جاری ہے۔ پاکستان کے ۱۸۔۲۰ کروڑ اہل وطن کسانوں، مزدوروں محنت کشوں، ہنرمندوں کے وسائل، خزانہ اور ملکی وراثتوں کو حکومتی ٹولہ اور حکومتی مراعات یافتہ شاہی طبقہ سے واپس لینا از حد ضروری ہے۔ ستر سالوں میں حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ نے اہل وطن کا معاشی معاشرتی، دینی نظام روند کر رکھ دیا ہے۔ حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو عدل و انصاف، اعتدال و مساوات کے دستور حیات سے گذارنا اور عادلانہ نظام رائج کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ ون یونٹ کو توڑنا، صوبائی حکومتوں کا وجود میں لانا، مارشل لا کے ایک فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے رہنما مسٹر بھٹو کے ملک دشمن اور ملکی غداروں کے مجرموں کا مجرمانہ غیر آئینی استحصالی قانونی ایک ایسا ڈاکہ ہے جسکے ذریعے چاروں صوبوں کے ایم پی اے، ایم این، سینٹ کے سپریم اسمبلی کے ممبران حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں کی، دلکش ملکی وسائل اور خزانہ کو چمٹ چکے ہیں۔ ملکی وسائل، مال و دولت، خزانہ انکی ملکیت اور حکمرانی انکا مجرمانہ پیشہ بنا ہوا ہے۔ اس باطل، غاصب مجرمانہ نظام حکومت نے رشوت، کرپشن، کمیشن کو پھیلایا اور این آر او جیسے ملک لوٹنے والے مجرم ہیرو پیدا کئے۔ حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو ختم کرنا اور ان سے تین سو ارب ڈالرز سرے محل، شاہی پیلسز، بنی گالا ہاؤسز، رائے ونڈ ہاؤسز اور تمام ملکی، غیر ملکی ملکیتوں، ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں، تجارتی اداروں کو بحق سرکار ضبط کرنا ہوگا۔

فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور سیاسی رہنما مسٹر بھٹو کا دور حکومت

نمبر۲۔ دوسرے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے مارشل لا کی گن پوائنٹ پر پاکستان کو فتح کیا۔ ملک کے سیاہ وسفید کا مالک بن گیا۔ اس نے حکومتی ٹولہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو حقوق نسواں کے نام پر پاکستان کی حکومت اور حکومتی اداروں کا حصہ بنا کر ملک وملت کے وسائل، خزانہ پر ایک رہزن کی طرح اجتماعی ڈاکہ ڈال لیا۔ مارشل لا کے فوجی ڈکٹیٹر اور اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے وزیر اعظم شوکت عزیز اور مسلم لیگ ق کے شجاعت حسین، پرویز الٰہی، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، اکلوتی سیاسی جماعت کے اکلوتے رہنما شیخ رشید اور انکے اتحادی سیاسی جماعتوں پر مشتمل مسلط کی ہوئی حکومت کوئی آئینی، اخلاقی، دینی، نظریاتی حکومت نہ تھی۔ اس مجرم حکومتی ٹولہ نے مارشل لا کی گن پوائنٹ پر مسلط کیا ہوا مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کا قانون قرآن حکیم کے دستور حیات نظریات تعلیمات کے سراسر منافی، متضاد اور خلاف تھا۔ جس کے ذریعے ملک دشمن، ملکی غدار حکومتی ٹولہ نے ملکی آئین کے خلاف قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات کی حرمت کو مسخ کر کے رکھ دیا۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے اسمبلی ممبران کا تخلیق کیا ہوا، ۵۱ فیصد حقوق نسواں کا باطل، غاصب قانون ختم کرنا۔ قرآن حکیم کے نظریات کو بحال کرنا۔ نو سال تک ملک کا لوٹا ہوا خزانہ ان مارشل لا کے فوجی سیاسی غیر آئینی مجرم حکومتی ٹولہ کے مجرموں سے واپس لینا۔ چادر و چار دیواری کے مخلوط نظام حکومت اور مغربی کلچر کو ختم کرنا۔ معاشی معاشرتی، دینی باطل، غاصب، استحصالی نظام حکومت اور انکی باقیات کو ختم کرنا۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، نو لاکھ افواج پاکستان کی سپاہ، تمام سیاسی جماعتوں کے ورکروں، ملک کے تمام تعلیمی اداروں، دینی مدرسوں کے طلبا، طالبات کا دینی فریضہ ہے۔ ایک فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈرز اسکا وزیر اعظم شوکت عزیز مسلم لیگ ق کے شجاعت حسین پرویز الٰہی، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی مسلم لیگ کی سیاسی جماعت کے اکلوتے رہنما شیخ رشید اور اسکے اتحادی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے نو لاکھ فوجی سپاہ اور ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کو قرآن حکیم کا باغی، منکر، منافق بنا کر دائرہ اسلام سے خارج کر رکھا ہے۔ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کا قانون اور مخلوط کلچر جو فحاشی، بے حیائی بدکاری، زنا کاری کو پھیلاتا، ماں، بہن، بیوی، بیٹی کی عصمت وعفت کو لوٹنے کا راستہ دکھاتا، اس کو ختم کرنا، وفاق، صوبوں، سینٹ کے حکومتی ایوانوں اور حکومتی اداروں سے حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو فوری طور پر حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں سے ختم کرنا،

فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور سیاسی رہنما مسٹر بھٹو کا دورِ حکومت

وفاقی حکومت تمام صوبائی حکومتوں انکے سینٹ، ایم این اے، تمام ایم پی اے کی مستورات کو ان ایوانوں سے باہر پھینکنا، انکو ختم کرنا، انکے شاہی اخراجات کا بجٹ ختم کرنا، این آر او کے مجرموں کی کرپشن سے لوٹا ہوا، ۳۰۰ سو ارب ڈالرز کو مغربی ممالک کے سوکس بنکوں سے واپس لانا، حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو ختم کرنا، بقایا کی تنخواہوں کو ایک گن مین اردلی سپاہی، ڈرائیور، چوکیدار، معلم کے مطابق قومی خزانہ سے ایک جیسی نارمل تنخواہیں ادا کرنا، حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، فوج شاہی، منصف شاہی، کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو نظام عدل سے گذارنا۔ انکو ایک کسان، مزدور محنت کش ہنر مند، بیروزگار، تنگ دست، غریب و بے بس کی کٹیا کے مطابق انکی شاہی رہائشوں کو بدلنا اور انکے شاہی اخراجات کو روکنا، انکی غیر ضروری سرکاری شاہی مراعات کو ختم کرنا، ۱۶ لاکھ قیمتی گاڑیوں کے کلچر کو ختم کرنا اور سب کو پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا کرنا، نہ رشوت نہ کمیشن نہ کرپشن ہوگی۔ ہر سال بجٹ پر ہر کس و ناکس فوجی سپاہ اور جرنیل، افسر و ماتحت جسٹس و اردلی، وزیر و مشیر، وزیر اعلیٰ گورنرز، وزیر اعظم، صدر مملکت کی طبقاتی تفاوتی تنخواہوں، شاہی مراعات کا نظام ختم کرنا ہوگا جو ہمیں انگریز سے ورثہ میں ملا۔ جو ایک مقید قوم کو قیدی، غلام، محکوم، بے بس، مجبور بنانے، مالی طور پر انکو معذور بنانے اور انکو قابو رکھنے کیلیئے حکومتی عہدیداروں کو انکی بہتر کارکردگی کی بنا پر بطور انعام، بخشش دیتا تھا، اسکو ختم کرنا ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے ستر فیصد کسانوں اور انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنر مندوں کی مستورات کے حقوق کو غصب کرنا، حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی اجارہ داری مسلط کرنا، انکے خون پسنے سے تیار کیئے ہوئے ملکی وسائل، ذرائع آمدن اور خزانہ کو مارشل لا کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے ملکی آئین توڑنے والے ملکی غداروں، دہشت گردوں، رہزنوں سے واپس لینا، مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کے معاشی معاشرتی، دینی ڈاکے کو ختم کرنا اور انکو ملکی آئین توڑنے کے غداری کے کیس کے تحت کیفر کردار تک پہنچانا، اسلامی تہذیب کو بحال کرنا، ملک کے وسائل اور خزانہ کو محفوظ کرنا قرارداد پاکستان اور ۱۹۷۳ کے آئین کی بنیادی کڑی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔!



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

ملکی آئین توڑنے والا، ملک دشمن، ملکی غدار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ

نمبر ۱۔ اے علامہ طاہر القادری اور عمران خان صاحب کیا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈرز، انکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے وزیر اعظم شوکت عزیز مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین اکلوتی مسلم لیگ کے اکلوتے رہنما شیخ رشید، دوسری اتحادی سیاسی جماعتیں اور انکی باقیات، ملک کا آئین توڑنے والی ملک دشمن ملکی غدار، پاکستان پر مارشل لا کی گن پوائنٹ پر نو سال کے طویل عرصہ تک حکومتی ایوانوں پر قابض ہو کر ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کے وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، مال و دولت، ملکی خزانہ، ملکی غیر ملکی قرضے، آئی ایم ایف کے قرضے، اربوں ڈالرز کی خریداری میں کروڑوں ڈالروں کی کمیشنیں، بڑی رشوتیں، حکومتی اداروں میں رشوت، سفارشوں سے بھرتیاں کرنے، ملک لوٹتے اور اہل وطن کو تھانے کچہریوں میں ذلیل وخوار کرتے آرہے ہیں۔ لیکن ان مجرموں کے خلاف آج تک کوئی کاروائی عمل میں نہ لائی گئی۔ کیونکہ انکی باقیات ہی پاکستان کے حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں پر مسلط ہوتی آرہی ہیں۔ مجرم بھی یہ، حکومتی ٹولہ بھی یہ، مراعات یافتہ شاہی طبقہ بھی یہ، انتظامیہ عدلیہ بھی یہ، جرنیل بھی یہ، ملکی آئین توڑنے والے فوجی ڈکٹیٹر بھی یہ، مارشل لا لگانے والے بھی یہ، انکی باقیات بھی یہ، انکے ہمنشیں ہم مشرب، ہم پیالہ، ہم نوالہ بھی یہ۔ چار فوجی ڈکٹیٹرز انکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ، انکی باقیات غور سے سن لو کہ اب یہ مجرمانہ کھیل زیادہ دیر چل نہیں سکتا۔ تم اپنے بیوی بچوں، بہن بھائیوں، عزیز وا کارب اور اپنی جان بچالو۔! تم اہل وطن مسلم امہ، انکی نسلوں کا معاشی معاشرتی، دینی قتال بڑی دیر سے کرتے آرہے ہو۔ خدارا کوئی راستہ نکال لو۔ خود بھی بچ جاؤ، ملک بھی بچالو۔ ورنہ ملک کے ۱۸۔۲۰ کروڑ مظلوم طالبان ایک وقت کا انتظار کر رہے ہیں کہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اہل وطن مسلم امہ کا کب تک معاشی، معاشرتی، دینی قتال بند کرتا ہے۔ انکے عبرتناک انتقام سے بچ جاؤ۔ عدل قائم کر جاؤ، اعتدل و مساوات کا جام پی اور پلا جاؤ۔ اللہ تعالیٰ آپکو توفیقِ خاص عطا فرماویں۔ آمین

نمبر ۲۔ پاکستان میں بڑی بڑی ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، تجارتی ادارے، ذاتی ملکیتیں، اندرون، بیرون ممالک چار فوجی ڈکٹیٹرز انکا این آر او کا مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ، انکی باقیات حکومتی بالادستی کی بنا پر تیار کرتا آرہا ہے۔ پاکستان میں ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر قرآن حکیم کے نظریات تعلیمات کے متضاد، خلاف کفر کا قانون پاس کیا اور ملک پر نافذ العمل کر دیا۔

ملکی آئین توڑنے والا، ملک دشمن، ملکی غدار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ

اس قانون کے ذریعے مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کا نظام حکومت پاکستان کی مسلم امہ پر مسلط کر دیا۔ جسکے ذریعے اپنے حکومتی ٹولہ کی ۵۱ فیصد مستورات کیلیئے حکومتی ایوانوں، اپنی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے حکومتی اداروں کے شاہی دروازے کھول لئے۔ مرد و زن کے آزادانہ ملاپ سے ملک پاک سرزمین کو ریڈ لائیٹ ایریا بنا کر رکھ دیا۔ کلبوں، کنوینشن ہالوں، شاہی ایوانوں کو شراب نوشی، زنا کاری بدکاری کے سرکاری مراکز بنا لیئے۔ ملک کا ۵۱ فیصد حکومتی اخراجات اور شاہی مراعات کا اضافی ڈبل سے بھی زیادہ بجٹ لوٹ لیا۔ پاکستان کو ریڈ لائیٹ ایریا میں بھی بدل دیا۔ ۵۱ فیصد مستورات کے نام پر رشوت، کمیشن، کرپشن میں اضافہ بھی کر لیا۔ مارشل لا کی حکومت ختم ہو گئی لیکن انکی باقیات نے انکا ۵۱ فیصد حقوق نسواں کا استحصالی قانون ختم نہیں کیا۔ کیونکہ ملک کا جاگیردار سرمایادار حکومتی ٹولہ کے این آر او کے مجرم، انکی اسمبلیوں کی باقیات کے ممبران نظام حکومت پر قابض ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے چند کور کمانڈرز پر مشتمل فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، اسکا وزیر اعظم شوکت عزیز، مسلم لیگ کے پرویز الٰہی، چوہدری شجاعت حسین یا ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی مسلم لیگ کی اکلوتی جماعت کے اکلوتے رہنما شیخ رشید ہوں یا انکی اتحادی سیاسی جماعتوں کے رہنما ہوں، انکے مسلط کیئے ہوئے استحصالی قوانین اور ملک دشمن پالیسیاں اسی طرح جاری ہیں۔ مارشل لا کا فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان یا اسکا ساتھی سیاسی جماعت پیپلز پارٹی کا رہنما مسٹر ذوالفقار علی بھٹو ہو یا انکے اتحادی سیاسی جماعتوں کے رہنما ہوں، ون یونٹ توڑنا، چار صوبائی حکومتیں اور ایک سینٹ کی سپریم اسمبلی کے ممبران کا حکومتی ایوانوں اور اداروں کا اضافہ اور ملکی وسائل، خزانہ لوٹنے کا مجرمانہ عمل اسی طرح جاری ہے۔ انکی شاہی تنخواہوں، سرکاری شاہی سہولتوں اور مراعات کا اجرا ملکی خزانہ سے بتدریج بڑھایا جا رہا ہے۔ پاکستان کی ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کا معاشی، معاشرتی، دینی قتال اور حکومتی دہشتگردی کا تدارک کون کریگا جو اسی طرح جاری ہے۔ چار مارشل لا کے فوجی ڈکٹیٹرز، انکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ یا انکی باقیات اسکا تدارک کریں گی۔ چار فوجی ڈکٹیٹرز انکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی باقیات کے مجرم مارشل لا کی گن پوائنٹ پر انگریز کے کردار سے زیادہ بھیانک رول ادا کرتے آرہے ہیں۔ وقت کے عبرتکدہ میں اتنا ظلم، اتنا جبر اور اتنی من مانی اچھی نہیں ہوتی۔ فطرت کے خاموش نشتر کا انتظار نہ کرو۔





بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

ملکی آئین توڑنے والا، ملک دشمن، ملکی غدار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ

نمبر۳۔ کیا یہ قرآن حکیم یا ملکی آئین کا حصہ ہے یا مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کے سرکاری کلچر کا حصہ ہے۔ فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کو پھیلانے کی اسلام دشمنی کی غیر ملکی سازش ہے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اس نظام حکومت کے خلاف بات سننے کو تیار نہیں۔ اس نظام الیکشن، اس پر حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری کی وجہ سے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کی رسائی حکومتی ایوانوں تک ممکن نہیں۔ الیکشنوں، اسمبلیوں اور حکومتی ایوانوں پر جاگیردار، سرمایا دار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکی باقیات کی اجارہ داری جاری ہے۔ انکے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت، انکے قرآن حکیم کے آئین کے خلاف قوانین کی بات یا احتجاج کرنے والوں کو طالبان اور دہشت گرد کا نام دے کر انکا قتال کرنا، بقایا کو تھانے اور جیلوں کی اذیتوں میں مبتلا کرنا، ملک کے تمام ٹی وی کے ادارے، انکے تنقید نگار اور حکومتی اسمبلیوں کے ممبران اور انکے سرکاری مرد و زن حکومتی مبلغ اسلام کے نام لیوا، ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام کو طالبان، ملک دشمن قرار دے کر انکا قتال کرنے کا عمل کب تک جاری رکھیں گے۔ یہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ نہ اسمبلیوں میں اٹھارہ بیس کروڑ عوام کی شمولیت ہوگی، نہ اسمبلی ممبران کی اکثریت حاصل کر سکیں گے نہ یہ مجرمانہ استحصالی نظام حکومت، نہ یہ قرآن حکیم کے منافی قانون سازی، نہ انکی حکومتی اجارہ داری ختم ہو سکے گی۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انکی باقیات ملک کو خانہ جنگی کی طرف دھکیل رہا ہے۔ اب حکومتی ٹولہ عمران خان اور علامہ طاہر القادری کے دھرنوں کو حکومت کی ناکام پالیسیوں کی وجہ بتا کر نئے الیکشنوں کا کھیل جاری رکھنے، نئے سرے سے نئے حکمرانوں کا حکومتی جواز بنا کر مغربی جمہوریت کے غیر قرآنی، غیر اسلامی نظام حکومت کو جاری رکھنا انکی حکومتی اجارہ داری کا ذریعہ ہے۔ عوام الناس کو حقائق سے آشنائی حاصل کرنا، اسکا سختی سے تدارک کرنا عوام الناس کا فریضہ ہے۔ ایک فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈرز نے نو لاکھ سپاہ اور چھ سات ہزار جاگیردار سرمایا دار مغربی جمہوریت کے حکومتی ٹولہ اور انکی باقیات نے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ انکی نسلوں کو قیدی، غلام اور محکوم بنا رکھا ہے۔

نمبر۴۔ مارشل لا کے چار فوجی ڈکٹیٹروں کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ جو ملک کا آئین توڑتا، ملک کے ساتھ غداری کا مرتکب ہوتا اور ملک دشمن پالیسیاں مسلط کرتا رہا۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کے ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، ملکی تجارت، ملکی، غیر ملکی قرضوں، آئی ایم ایف کے قرضوں کو مارشل لا کی گن پوائنٹ پر اپنی ملکیتوں میں بدلتا آرہا ہے۔





ملکی آئین توڑنے والا، ملک دشمن، ملکی غدار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ

فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان اسکے سیاسی جماعت پیپلز پارٹی کے رہنما مسٹر بھٹو نے باہمی مشاورت سے مشرقی پاکستان پر فوج کشی کی۔ مجیب الرحمان کو حکومت بنانے نہ دی۔ ملک دولخت کیا۔ ۹۴ ہزار فوجی سپاہ کو انڈیا کا قیدی بنا دیا۔ مشرقی پاکستان کا نام بنگلہ دیش اور مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھ دیا گیا۔ پھر نئے پاکستان کی چار صوبائی حکومتیں بنائیں۔ الیکشن ہوئے، ملک کا جاگیردار سرمایا دار ٹولہ ایم پی اے، مشیر، وزیر، وزیر اعلیٰ، گورنر کے حکومتی ایوان اور انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کا جال چاروں صوبوں میں پھیلا دیا۔ غریبوں کی پارٹی کے رہنما مسٹر بھٹو نے پاکستان کے ۱۸۔۲۰ کروڑ ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد مزدوروں اور عوام الناس کو غلام قیدی، محکوم اور ملک کے جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ کو حکومتی ایوان، اور انکی اولادوں کو فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے حکومتی ادارے مہیا کر دیئے اور انکی وراثت بنا دیئے۔ مارشل لا کے فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان اور پیپلز پارٹی کے رہنما مسٹر بھٹو نے مل کر ملکی وسائل، ذرائع آمدن، ملکی خزانہ پر شب خون مارا اور اسکو جاگیردار سرمایا دار حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی منصف شاہی کی ملکیت اور وراثت بنا دیا۔ اہل وطن مسلم امہ کو مارشل کی گن پوائنٹ پر لوٹ لیا۔ پاکستان کے ۱۸۔۲۰ کروڑ کسان مزدور محنت کش، ہنرمند مسٹر بھٹو کے عیاری مکاری، دھوکہ، فریب، چالاکی کے جال میں پھنس گئے۔ وہ پانچ چھ ہزار جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کے جلادوں کی حکومتی گرفت کے قیدی، غلام، محکوم، بے بس، مجبور اور معاشی، معاشرتی، دینی قتال کر کے رکھ دیا۔

نمبر ۵۔ چوتھے مارشل لا کا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف امریکہ کی ساز باز کے تحت نواز شریف کی الیکٹیڈ حکومت پر قابض ہوا۔ اسکے محرکات، واقعات کیا تھے۔ نواز شریف نے امریکہ کے حکم کے باوجود ایٹمی دھماکہ کر دیا۔ جو اسکو ناگوار گذرا، وہ امریکہ کا کوئی ملک دشمن حکم یا کوئی کام کرنے کو تیار نہ تھا۔ اس بنا پر فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے مارشل لا لگایا۔ پھر امریکہ کے ہاتھوں بلیک میل ہوتا گیا۔ اس نے امریکہ کے کہنے پر ۵۱ فیصد حقوق نسواں کا آرڈیننس نافذ کیا۔ جسکے تحت پاکستان میں مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کا نظام مسلط کر دیا گیا۔ اسطرح اس نے ملک کی ۵۱ فیصد جاگیردار سرمایا دار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی مستورات کو حکومتی ایوان حکومتی ادارے مہیا کر دیئے۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو فحاشی بے حیائی، بدکاری زناکاری کی لامتناہی چتا کا ایندھن بنا دیا۔ اہل وطن مسلم امہ کا اسلامی کیریکٹر و کردار اور تشخص مسخ اور معاشی معاشرتی دینی قتال کر کے رکھ دیا۔

ملکی آئین توڑنے والا، ملک دشمن، ملکی غدار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ

سنا ہے کہ دولت لٹ جائے تو نقصان پورا ہو جاتا ہے۔ صحت خراب ہو جائے تو نقصان ہوتا ہے لیکن کم جو بحال کر لیا جاتا ہے۔ اگر کریکٹر خراب ہو جائے تو ملک وملت تباہ ہو جاتے ہیں۔ اس کا تدارک کون کریگا۔ ملکی آئین توڑنے والا، ملکی غدار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ یا انکی باقیات جو ملکی ایوانوں اور اداروں پر قابض ہے یا ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلیں اس کا تدارک کریں گی۔

نمبر ۶۔ اے عالم دین مولانا طاہر القادری صاحب آپ اپنے ساتھ زانی، شرابی، بدکردار، رہزن، این آر او کے مجرم اور چاروں مارشل لا کے فوجی ڈکٹیٹروں کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکی اولاوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کے ملکی غدار ٹولہ، ملک دشمن، عوام دشمن، دین دشمن قاتلوں کو ساتھ لے کر چلے ہو۔ تو خدا خیر کرے۔ اس دور کے عالم دین، مفکر اسلام اور گفتار کے غازی مولانا طاہر القادری کو اب سوچنا ہوگا کہ کفر کے مجرم ٹولہ سے نجات کیسے اور انکو کیفر کردار تک کیسے پہنچانا ہے۔ یہ کیسے بتاؤں کہ دین کی خاط ہر قدم اٹھایا ہوا جہادی قدم ہوتا ہے۔ اور کفر کے ساتھیوں کے ساتھ اٹھایا ہوا ہر قدم کفر کا قدم ہوتا ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان سے لیکر فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان تک۔ فوجی ڈکٹیٹر ضیاالحق سے لیکر فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف تک کے چار فوجی ڈکٹیٹرز اور انکی آج تک کی باقیات کی غیر آئینی، غیر اخلاقی، غیر اسلامی مارشل لا کے مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے نظام حکومت کی مجرمانہ استحصالی حکومتیں چلی آ رہی ہیں۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی باقیات کو، انکے معاشی معاشرتی ، دینی قتال کو روکنا کسی صاحب اعجاز کا فریضہ ہے۔ آؤ مل کر آنیوالے عظیم انسان کے پنڈال کو تو سجائیں۔ یہ الفاظ اسکی شان اور آن ہیں۔ اسکی عزت وحرمت کے نشان ہیں۔ آؤ مل کر اس قافلے کو تیار کریں۔ اگر آپ اکیلے یہ فریضہ ادا نہیں کر سکتے تو آؤ اس عظیم وبرتر طیب فریضہ کو مل کر ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی ومددگار ہو۔ امین





اے عالم دین، اے مفکر اسلام، اے علامہ طاہر القادری صاحب

نمبر ۱۔ اے عالم دین، اے مفکر اسلام علامہ طاہر القادری صاحب کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے تحت ۱۸۔۲۰ کروڑ اہل وطن مسلم امہ پر مشتمل ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنر مندوں اور عوام الناس کی مستورات میں سے کسی ایک بیٹی، ایک بہن، ایک بیوی، ایک ماں کو ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے تحفظ کے قانون کی روشنی میں پورے ملک میں ایک ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر مشیر وزیر، وزیر اعلیٰ سپیکر، گورنر، سفیر، وزیر اعظم، صدر مملکت یا کسی ایک مستورات کو مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی یا جرنیل، جج، کمشنر کا کوئی ایک عہدہ ۱۹۴۷ سے لیکر آج تک مہیا کیا ہے تو ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کو بتا دیں۔ پاکستان پر انگریز کے پروردہ چھ سات ہزار جاگیردار سرمایادار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی حکومتی اجارہ داری مسلط ہے۔ پاکستان میں جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ نے ملکی وسائل خزانہ اور ملکی حکومت اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے حکومتی اداروں، انگلش میڈیم شاہی اخراجات والے تعلیمی اداروں جہاں سے یہ حکومتی سکالر اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ تیار ہوتا ہے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان کو اس سے محروم کر کے اس پر اپنی اجارہ داری مسلط کر رکھی ہے۔ کیا مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت اور اس پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی مجرمانہ حکومتی اجارہ داری کو ختم کرنا نہیں چاہیئے! کیا ملک کے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ انکی نسلوں کے ملکی وسائل، خزانہ، لوٹا ہوا مال و دولت، ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، اندرون ملک اور بیرون ممالک پھیلی ہوئی ملکیتیں ان این آر او کے مجرموں سے واپس لینا اور آئیندہ کیلیئے ان رہزنوں کو ختم کرنا اہل وطن کا حق نہیں بنتا۔ کیا آپ اہل وطن مسلم امہ کی رہنمائی فرما سکتے ہیں۔

نمبر ۲۔ اے عالم دین، مفکر اسلام علامہ طاہر القادری صاحب ملک کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے رہزنوں نے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ انکی نسلوں کو ۵۱ فیصد حکومتی ایوانوں حکومتی اداروں پر مسلط کی ہوئی مستورات کا بجٹ، انکے شاہی اخراجات، انکی رشوت کمیشن، کرپشن کو کس نے برداشت کرنا ہے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ یا ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ انکی نسلوں کے مجبور و محکوم، قیدی و غلام بے بس عوام نے برداشت کرنا ہے۔ کیا یہ ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام الناس کا مارشل لا کی گن پوائنٹ پر معاشی، معاشرتی، دینی قتال کرتے نہیں آرہے!۔

اے عالم دین، اے مفکر اسلام، اے علامہ طاہر القادری صاحب

نمبر۳۔ اے عالم دین، مفکر اسلام علامہ طاہر القادری صاحب کیا یہ عدل کش، دین کش مغربی جمہوریت کا مخلوط نظام حکومت قرآن حکیم کے آئین یا نظریات کا حصہ ہے یا مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مارشل لا کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے اسمبلی ممبران کا تخلیق کیا ہوا استحصالی نظام حکومت ہے۔ جسکے ذریعے حکومتی ٹولہ کے ۴۹ فیصد مرد اور ۵۱ فیصد مستورات نے ملکی وسائل، ملکی خزانہ اور حکومتی ایوانوں اور انکی اولادوں نے پاکستان کے فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے حکومتی اداروں پر قبضہ کر کے ایک رہزن، ایک ڈاکو ایک دہشت گرد کی طرح لوٹ لیا ہے۔ کیا انکی مجرمانہ حکومتی رٹ اور اجارہ داری کو ختم کرنا نہیں چاہیئے۔

نمبر۴۔ اے عالم دین، مفکر اسلام، علامہ طاہر القادری صاحب کیا مغربی جمہوریت کا مخلوط تعلیمی نظام، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کا حصہ ہے یا مغربی کلچر کے نظام حکومت کا حصہ ہے۔ کیا اس نظام حکومت کی اطاعت کرنے کے بعد ہم منکرِ اسلام، کافر، منافق یا مسلمان کہلا سکتے ہیں! اپنا فیصلہ عوام الناس کو مطلع کریں کہ اس مخلوط نظام حکومت کی اطاعت اور حکمرانی کے بعد آپ کو اور ملت اسلامیہ کو کس نام سے پکارا جائے۔ اپنا فتویٰ جاری فرما دیں تا کہ آپ ملک وملت کی رہنمائی کا فریضہ ادا کر سکیں۔

نمبر۵۔ اے عالم دین، مفکر اسلام، علامہ طاہر القادری صاحب کیا مغربی جمہوریت کا طبقاتی نظام تعلیم طبقاتی معاشرہ طبقاتی نظام حکومت، طبقاتی معاشی معاشرتی تقسیم قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، اخلاقیات یا مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کا حصہ ہے۔ کیا قرآن حکیم کے نظریات تعلیمات کی روشنی میں طبقاتی مخلوط نظام تعلیم طبقاتی مخلوط تعلیمی اداروں، طبقاتی مخلوط معاشرہ، طبقاتی مخلوط مارشل لا کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اطاعت کرنے کے بعد ہم قرآن حکیم کے منکر، کافر، منافق یا مسلمان کہلا سکتے ہیں۔ آپ اپنے فتویٰ سے مسلم امہ کو مطلع فرما دیں۔ یاد رکھو! مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط مغربی جمہوریت کا کفر کا مجرمانہ نظام حکومت قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کا کینسر ہے۔ آپ کس نظام حکومت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔





اے عالم دین، اے مفکر اسلام، اے علامہ طاہر القادری صاحب

نمبر۶۔ اے عالم دین، مفکر اسلام، علامہ طاہر القادری صاحب کیا مغربی جمہوریت کے مخلوط تعلیمی نظام، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت اور طبقاتی نظام تعلیم، طبقاتی معاشرہ، طبقاتی نظام حکومت طبقاتی معاشی تقسیم کے ذریعے صرف حکومتی ٹولہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر حکومتی ایوانوں حکومتی اداروں کی سربراہی کا نظام حکومت، ملکی وسائل، ذرائع آمدن اور خزانہ حوالے کرنے سے ملک کی ۱۸۔۲۰ کروڑ اہل وطن کی مستورات کا حق ادا کیا جاسکتا ہے یا قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کے مطابق غیر طبقاتی اور غیر مخلوطی طور پر مرد و زن کی الگ الگ تعلیم و تربیت کرنا، مستورات کو چادر اور چاردیواری کا تحفظ فراہم کرنا، مستورات کو مستورات کے حکومتی اور غیر حکومتی شعبوں میں جاب مہیا کرنا، انکے حقوق کا تحفظ فراہم کرنا، بچے بچیوں کی ایک خاص عمر تک تعلیم و تربیت کے فرائض انکے سپرد کرنا، مستورات کی درسگاہوں کا تعلیمی نظام انکے سپرد کرنا، ہسپتالوں میں مستورات کو بچے بچیوں کے علاج معالجہ کا نظام سپرد کرنا، مستورات کے علاج معالجہ کیلئے الگ ہسپتال مستورات کی نگرانی میں قائم کرنا، مستورات کیلئے الگ بنکوں کا نظام قائم کرنا، زندگی کے ہر شعبہ میں مستورات کو چادر و چاردیواری کے نظام کو ملحوظ رکھ کر انکو جاب مہیا کرنے میں کوئی قباحت یا کوئی مجبوری ہے۔ یاد رکھو! ایسا کرنے میں نہ کوئی دشواری ہے اور نہ کوئی پابندی ہے۔ قرآن حکیم کا آئین، نظریات، تعلیمات تو مستورات کی تعلیم و تربیت کرنے، انکے حقوق کے تحفظ کا سبق سکھاتا ہے۔ قرآن حکیم کا آئین کب مستورات کی حق تلفی کی راہ دکھاتا ہے۔ قرآن حکیم، اسکے نظریات کے خلاف فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے مارشل لا کی گن پوائنٹ کے ذریعے بالجبر مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کا نظام حکومت ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ انکی نسلوں پر نافذ العمل کر رکھا ہے۔ قرآنی نظریات کے خلاف چادر و چاردیواری کا تقدس ختم کر دیا گیا ہے۔ پاکستان میں مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کے ذریعے چادر اور چاردیواری کے اسلامی نظام حیات کو ختم کر کے فحاشی، بے حیائی بدکاری، زناکاری کے مخلوط نظام حکومت کو جاری کر دیا۔ مخلوط نظام حیات کے کفر کے مغربی کلچر کو عملی طور پر پاکستان پر مسلط اور فروغ دینا اور ۵۱ فیصد ملکی بجٹ لوٹنا شروع کر رکھا ہے۔ اس سے قبل طبقاتی تعلیم، طبقاتی تعلیمی اداروں، طبقاتی معاشرہ، طبقاتی نظام حکومت پر جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کے مردوں کی اجارہ داری جاری ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



اے عالم دین، اے مفکر اسلام، اے علامہ طاہر القادری صاحب

اب انکی ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر جاگیردار، سرمایادار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی ۵۱ فیصد مستورات کی مخلوط طبقاتی تعلیمی اداروں، مخلوط طبقاتی معاشرہ، مخلوط طبقاتی نظام حکومت پر انکی اجارہ داری مارشل لا کی گن پوائنٹ پر مسلط کردی ہے۔ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر حکومتی ٹولہ کی مستورات کو مخلوط طبقاتی تعلیمی اداروں اور مخلوط طبقاتی نظام حکومت کے حکومتی ایوانوں پر قابض بنادیا گیا ہے۔ ایک طرف تو فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے قرآن حکیم کے آئین، نظریات اور تعلیمات کو مسخ کر کے رکھ دیا۔ دوسری طرف ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے قانون کے تحت ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی مستورات کو، ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی خزانہ سے محروم کردیا ہے۔ علاوہ ازیں، ملکی اقتدار، ملکی حکومت، حکومتی ایوانوں اور انکی شاہی مراعات یعنی، شاہی رہائشی محلوں، پروٹو کول سٹاف اور انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے حکومتی اداروں اور ۱۶ لاکھ سرکاری قیمتی گاڑیوں سے محروم کردیا گیا ہے۔ کروڑوں اربوں کے گیس پٹرول ڈیزل کو دھواں بنانے کا عمل جاری کردیا ہے۔ ملت اسلامیہ کے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کے ملکی وسائل خزانہ اور دینی اقدار لوٹنے کا عمل جاری کر چکے ہیں۔ انکو غربت، تنگ دستی، بیروزگاری، بے دینی کی چتا میں جھونکے جا رہے ہیں۔ کیا علامہ طاہر القادری صاحب آپ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو نجات دلانے آئے ہیں یا این آر او کے مجرموں کا ساتھ دینے اور انکے جرائم کو جاری رکھنے کیلئے تشریف لائے ہیں۔

این آر او کے مجرموں کے ہاتھ حکومت دینا ایک نا قابل معافی جرم ہے

نمبرا۔ اے عالم دین، مفکر اسلام علامہ طاہر القادری صاحب کیا یہ حقیقت نہیں کہ قرآن حکیم مسلم امہ کی مستورات کو ازدواجی زندگی کا نظام حیات عطا کر کے انکی عزت و حرمت کو ایک نئی شان عطا کرتا ہے۔ میاں بیوی کے مقدس رشتہ، کنبہ، ایک خاندان کو جنم دیتا ہے۔ ہر مستورات نے بیوی، بیٹی، بہن، ماں کے مقدس رشتوں کی مالا کا حصہ بننا ہوتا ہے۔ خاندان، قبیلہ اور قبیلے مل کر معاشرہ پروان چڑھاتے ہیں۔ قرآن حکیم کے نظریات کی روشنی میں وحدت خیال سے ملت تیار ہوتی ہے۔ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے پرچم تلے جمعیت قائم ہوتی ہے۔ ملت اسلامیہ قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کی روشنی میں ایک اسلامی نظام مملکت کی وارث ہے۔ اس نظام مملکت کو چلانے کیلئے اسلامی جمہوریت کے ارکان کا چناؤ ایک یونین کونسل کی سطح پر کیا جا سکتا ہے۔ جنکے چناؤ کی بنیاد حضور نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ، حسن خلق، حسن سلوک، ، امانت و دیانت، عدل وانصاف کے قریب ترین اصولوں پر مشتمل اعلیٰ صفات، اعلیٰ اہلیت والے افراد کا چناؤ کیا جاتا ہے۔ وہ سلیکشن ایک یونین کونسل کی سطح پر کی جاتی ہے کیونکہ اہل حلقہ ایک دوسرے کے کردار و تشخص اور اعلیٰ اہلیت سے آشنا ہوتے ہیں۔ انکے سپرد نظام مملکت کیا جاتا ہے۔ جسکو وہ احسن طریقہ سے چلاتے ہیں۔ جو خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وہ انسانیت کیلئے بے ضرر اور منفعت بخش کردار کے مالک ہوتے ہیں۔ جس سے ملت کے وسائل اور خزانہ امین ہاتھوں میں محفوظ ہوتا ہے۔ تمام اہل وطن کا ہر فرد نظام مملکت چلانے والے ممبران کے احتساب کا حق اور اختیار رکھتا ہے۔ اے عالم دین، مفکر اسلام جناب علامہ طاہر القادری صاحب آپ کو اسلامی نظام مملکت کے حصول کیلئے کسی مغربی جمہوریت کے این آر او کے مجرموں کو ساتھ لے کر چلنے کی ضرورت نہ ہے۔ اپنی ناکامی کی وجہ تو معلوم کر لو۔۔۔۔۔۔۔۔! حضور اپنا قبلہ تو درست کر لیں۔ مغربی جمہوریت کا باطل، غاصب کفر کا مجرمانہ استحصالی نظام حکومت اہل اسلام اور اسلامی تہذیب اور اسلامی جمہوریت کے نظریات، دستور حیات کا حصہ تو نہیں۔ پھر آپ رائیگاں کوشش کیوں کرتے آرہے ہیں۔

نمبر۲۔ اے عالم دین، مفکر اسلام علامہ طاہر القادری صاحب آپ نے ٹی وی پر آسٹریلیا، کینڈا، برطانیہ، امریکہ، فرانس، جرمن، ناروے، ڈنمارک، جاپان اور دنیا کے تمام ممالک کے مغربی جمہوریت کے آئین کی بڑی خوبیوں اور انسانی حقوق کی ادائیگی کی وضاحتیں بیان کیں۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کی وضاحت سے انحراف مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے پرچار میں مضمر ہے۔ کیا مغربی جمہوریت اور مغربی کلچر قرآن حکیم، اسکے آئین، نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کا حصہ ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو اس کی خوبیوں کا تذکرہ کیوں!

این آر او کے مجرموں کے ہاتھ حکومت دینا ایک ناقابل معافی جرم ہے

نمبر۳۔ اے علامہ طاہر القادری صاحب کیا پاکستان میں این آر او کے مجرموں کی ہارس ٹریڈنگ کی مالی رشوتوں کے علاوہ مشاورتوں، وزارتوں، وزیر اعلیٰ، گورنروں، صوبوں، سفیروں، وزیر اعظم، صدر مملکت کے حکومتی عہدوں کی بندر بانٹ کے ذریعے حکومتیں بنانا، قرآن حکیم یا ملکی آئین کا حصہ ہے۔ کیا مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کے مجرم حکومتی ٹولہ کے این آر او کے مجرموں کو بار بار حکومتیں مہیا کرنا اور ان مجرموں کو ساتھ ملا کر ملک میں انقلاب کی بات کرنا، بے دین احمقوں کی دنیا میں شامل ہونے کا کوئی اور بھی طریقہ ہے۔ کیا مغربی جمہوریت کی بیس پچیس سیاسی جماعتوں کے سیاسی فرقوں اور مختلف سیاسی منشوروں نے مسلم امہ کی جمعیت کو مختلف فرقوں اور مختلف منشوروں میں بکھیر نہیں رکھا۔ کیا قرآن حکیم کی تعلیمات اور کلمہ شریف کے پرچم تلے مسلم امہ کی وحدت کو بحال کیا نہیں جا سکتا۔ کیا اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت کا نفاذ کرنے، قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں جدید علوم پر مشتمل ایک تعلیمی نصاب اور ایک جیسے تعلیمی ادارے قائم کرنے سے پاکستان میں مغربی جمہوریت کے مخلوط طبقاتی نظام تعلیم، مخلوط طبقاتی تعلیمی ادارے، مخلوط طبقاتی معاشرہ، مخلوط طبقاتی نظام حکومت اور حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری، خود بخود ختم ہو نہیں جاتی۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے ذریعے، اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کا اسلامی ٹارگٹ مکمل نہیں کیا جا سکتا۔ اے علامہ طاہر القادری صاحب کیا آپ کو پاکستان میں اسلام کے نفاذ اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت اور این آر او کے مجرموں کے خلاف بات کرنے میں کوئی دشواری ہے۔ کتنے ظلم کی بات ہے کہ آپ اور عمران خان صاحب کی سکرین کے پیچھے ملک کے نامور جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کا معاشی معاشرتی، دینی قاتلوں کا جم غفیر چھپا بیٹھا ہے۔ آپ اس دور کے دانشور، مغرب مشرق کے علوم سے آشنا ہیں۔ کیا چار فوجی ڈکٹیٹرز انکا تخلیق کیا ہوا مذہب کش مغربی جمہوریت کا باطل، غاصب کفر کا مجرمانہ استحصالی نظام حکومت، انکا مارشل لا کی گن پوائنٹ پر تیار کیا ہوا، اپنی اپنی پسند کا جاگیردار سرمایہ دار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور انکی باقیات آج بھی غیر آئینی، غیر اسلامی، غیر اخلاقی، غیر قانونی مارشل لا کے چار فوجی ڈکٹیٹرز کے جرائم کی پیداوار نہیں ہیں۔

این آر او کے مجرموں کے ہاتھ حکومت دینا ایک ناقابل معافی جرم ہے

نمبر۴۔ کیا ہم بھول چکے ہیں کہ ہمارے اکابرین علامہ محمد اقبالؒ اور قائداعظم محمد علی جناحؒ نے انگریز اور ہندو قیادت سے دوقومی نظریات کی روشنی میں ایک الگ ملک پاکستان کو حاصل کرنے کی جنگ کیوں لڑی تھی۔ اسکا کیا جواز تھا، اسکے کیا محرکات تھے۔ اسکی کیا وجوہات تھیں کہ انگریز اور ہندو قیادت اسکو تسلیم کرنے پر رضامند ہو گئے۔ کیا ہندوؤں کا دھرم اور اس سے تیار ہونے والا کلچر اور مسلمانوں کا دین اور اسکی تہذیب ایک دوسرے کا تضاد نہیں۔ کیا ہندو بت پرست، مسلمان بت شکن نہ تھے۔ ہندوازم میں چار طبقات براہمن، کھتری، کھشتری، شودر یعنی براہمن و شودر کے نظام کے پیروکار ہیں۔ ہندو شودروں کو حقیر جانتے اور مسلمانوں کو شودروں سے بھی بدتر جانتے۔ اسکے برعکس مسلمانوں میں گورے کو کالے پر کوئی فوقیت حاصل نہ ہے۔ مسلمانوں میں مساوات، عدل و انصاف کا نظام برابری کی سطح پر قائم ہے لیکن ہندو دھرم میں براہمن، شودر کو حقیر سمجھتے۔ علاوہ ازیں مسلمان گائے کو ذبح کر کے کھاتے اور ہندو اسکی عبادت کرتے، ہندو مردہ انسان کو جلاتے اور مسلمان دفن کرتے اور ہندو مرنے والے فرد کی بیوی ستی کی رسم ادا کرتی جبکہ مسلمانوں میں بیوہ کو دوسری شادی کرنے کی اجازت ہے۔ ان نظریاتی تضاد کی بنا پر ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریباں رہتے اور انکا اکٹھے رہنا ناممکن تھا۔

نمبر۵۔ انگریز اور ہندو قیادت ان وجوہات، ان جواز کی بنا پر مسلمانوں کو ایک الگ ریاست دینے پر رضامند ہو گئے۔ مسلمانوں نے دوقومی نظریات کی بنیاد پر یہ الگ ملک قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، اسلامی دستور حیات اسلامی نظام مملکت اسلامی نظام سلیکشن کو رائج کرنے کیلئے حاصل کیا تھا۔ اسوہ حسنہ، حسن خلق، امانت و دیانت، اخوت و محبت اعتدال و مساوات، عدل و انصاف معاشی معاشرتی دینی اقدار کی تعلیم و تربیت کرنے، مسلم امہ انکی نسلوں کا کردار و تشخص اسلامی نظریات، تعلیمات کی اسلامی نرسری، دینی اقدار، دینی دستور حیات براہمن و شودر سے پاک غیر طبقاتی معاشرہ، غیر طبقاتی معاشی، معاشرتی تقسیم، غیر طبقاتی جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ، غیر طبقاتی افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی کا غیر طبقاتی مراعات یافتہ شاہی طبقہ، غیر طبقاتی انگلش میڈیم تعلیمی اداروں اور انگریزی زبان کی سرکاری بالادستی کی بجائے قومی اردو زبان کی سرکاری سرفرازی اور قومی اردو زبان کا جدید علوم پر مشتمل دین کی روشنی میں ایک تعلیمی نصاب، ایک جیسے سادہ و سلیس تعلیمی ادارے، تمام ترقی یافتہ ممالک کی زبانوں کے تعلیمی سکالر تیار کر کے، تمام ممالک کے علوم کو ملک کی قومی زبان اردو میں منتقل کرنا تھا۔ پاکستان کو دارالعلم، اور دارالاسلام بنانا تھا۔

این آر او کے مجرموں کے ہاتھ حکومت دینا ایک ناقابل معافی جرم ہے

یہ طے شدہ فیصلہ تھا کہ انگریز کے پروردہ، جنکی ہمدردیاں اور ضمیر انگیریز نے جاگیریں اور سرمایا سے نواز کر خرید کر رکھی تھیں۔ اس جاگیردار، سرمایادار ٹولہ سے انگریز کی بخشیش اور عطا کی ہوئی بہت بڑی بڑی جاگیریں اور سرمایا، ان سے ضبط کر کے اہل وطن مسلم امہ کا معاشی معاشرتی دینی قتال واستحصال ختم کیا جائیگا۔ انگریز کی یہ تمام ملکیتیں، وراثتیں ضبط کر کے پاکستان کے بیت المال میں جمع کی جائیں گی۔ انگریز کی یہ تمام جاگیریں، وراثتیں، مال ومتاع ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کی ملکیت بنایا جائیگا۔ لیکن بدقسمتی سے ایسا نہ ہوسکا۔

نمبر ۶۔ ابھی ملک وملت سنبھلی ہی نہ تھی کہ ۱۹۴۸ کو قائداعظم محمد علی جناح وفات پا گئے اور پاکستان اسی انگریز کے پالتو جاگیردار سرمایادار حکومتی ٹولہ کے ہاتھ لگ گیا۔ انکی آپس کی حصول اقتدار کی جنگ اور چپقلش کا آغاز بتدریج پروان چڑھتا گیا۔ حکومتی ایوانوں کی چھینا جھپٹی شروع کر دی۔ ان حالات کی وجہ سے ملک میں پہلا مارشل لا فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان نے ۱۹۵۸ میں نافذ کر دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان نے ملک کے دہشت گرد ظالم، غاصب، ملکی غدار جاگیردار سرمایادار ٹولہ کو ساتھ ملایا اور فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ تخلیق کیا اور ملک کے ایوان اور ملکی ادارے انکی ملکیت بنا دیئے۔ فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان خود صدر مملکت بن بیٹھا۔ پاکستان کی مسلم امہ پر ملک امیر محمد خان جیسے سفاک، درندہ صفت اور مسٹر بھٹو جیسے عیار مکار دھوکہ باز اور اسکے علاوہ ہر قسم کے ہرفن مولا ملکی غدار جاگیردار، سرمایادار ٹولہ پاکستان پر مسلط ہو گیا۔ دس سال کے طویل عرصہ تک انہوں نے مسلم امہ کے فرزندان کا معاشی معاشرتی دینی استحصال قتال، ظلم وجبر جاری رکھا۔ مارشل لا کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے ظالم جلادوں کے خلاف آواز اٹھانے، احتجاج کرنے والوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کا انگریز کے دور کا عمل جاری رکھا۔ ملک کی صورتحال دگرگوں ہوتی گئی۔ فوجی ڈکٹیٹر ایوب خان نے دوسرے فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان کو مارشل لا کی حکومتی سپرداری دے دی۔ فوجی ڈکٹیٹر یحیٰی خان کے زیر کمانڈ مذہب کش مغربی جمہوریت کے باطل غاصب کفر کے مجرمانہ استحصالی نظام حکومت کے الیکشن کروائے مشرقی پاکستان کے عوامی لیگ کے مجیب الرحمان کے ممبران کی تعداد پیپلز پارٹی کے رہنما مسٹر بھٹو سے زیادہ تھی حکومت بنانا مجیب الرحمان کا حق تھا۔ اسکو حکومت بنانے نہ دی۔ مسٹر بھٹو نے ادھر تم ادھر ہم کا نعرہ لگا دیا۔

این آر او کے مجرموں کے ہاتھ حکومت دینا ایک ناقابل معافی جرم ہے

مشرقی پاکستان میں فوجی ڈکٹیٹر کے خلاف احتجاج شروع ہوا۔فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو نے باہمی مشاورت سے مشرقی پاکستان کی عوامی آواز اور احتجاج کو ختم کرنے اور مسٹر بھٹو کی حکومت مسلط کرنے کیلئے انکو ملک کا باغی اور غدار کا نام دیکر فوج کشی کر دی۔ مکتی باہنی تنظیم نے فوج کے خلاف جنگ لڑنا شروع کر دی۔ ہندوستان نے اپنی فوجیں مشرقی پاکستان میں اتار دیں۔

نمبر ۷۔ ہندوستان کے خلاف کیس یو این او کی عدالت میں چلایا گیا۔ پاکستان کی پیروی کرنے کیلئے مسٹر بھٹو کو یو این او میں بھیجا گیا۔ پولینڈ نے ہندوستان کے خلاف فوری طور پر فوجیں مشرقی پاکستان سے نکالنے کی قرارداد پیش کی۔ مسٹر بھٹو نے اس قرارداد کو یو این او کے ممبران کے روبرو پھاڑ دیا۔اس کیس کی پیروی میں حصہ نہ لیا۔اس فوجی سیاسی قیادت، فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان، مسٹر بھٹو کی باہمی مشاورت سے ۹۴ ہزار جدید اسلحہ سے لیس پاکستان کی افواج کو ہندوستان کی افواج کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا ۔دونوں زانی شرابی فوجی سیاسی قیادت نے پاکستان کو دولخت کر دیا۔ مشرقی پاکستان کا نام بنگلہ دیش، اور مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھ دیا۔ مسٹر بھٹو کا ادھر تم ادھر ہم کا نعرہ مکمل ہو گیا۔ پھر فوجی سیاسی قیادت نے پاکستان کے ون یونٹ کو توڑا۔ وفاقی حکومت کے علاوہ چار نئی صوبائی حکومتیں اور ایک سپریم سینٹ کا شاہی ایوان مزید تیار کر لیا۔ ملک کی جمعیت کو صوبوں میں بکھیر کر رکھ دیا۔ کتنے ظالم غاصب ملک دشمن، عوام دشمن، ملکی آئین توڑنے والے ملکی غدار فوجی سیاسی قیادت کے حکومتی دہشت گرد تھے جو دو صوبوں کو تو اکٹھے رکھ نہ سکے انہوں نے بقایا پاکستان کے مزید چار صوبائی حکومتیں بنا ڈالیں۔ (ہوئے تم دوست جسکے اسکا دشمن آسماں کیوں ہو) اہل وطن مسلم امہ فوجی سیاسی ملکی غدار ٹولہ کے ایک عظیم اذیتناک المیہ کے جال میں پھنس گئی جو آج تک پھنستی جا رہی ہے۔۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے ستر فیصد کسانوں انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں ہنر مندوں کے گھر ماتم کدے بن گئے ۔فوجی، سیاسی قیادت اور انکے حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے گھر شہنائیاں بجنا شروع ہو گئیں۔ کم وبیش ۱۵۰ ایم این اے وفاقی حکومت کے ممبران کی بجائے ۱۵۰۰ سو سے بھی زیادہ چاروں صوبوں کے ایم پی اے، ایم این اے سینیٹرز کے دہشت گردوں، انگریز کے پروردہ جاگیردار سرمایادار، ملکی غدار ملک دشمن عوام دشمن ٹولہ کو حکومتی ایوانوں انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی منصف شاہی فوج شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی افواج کو حکومتی اداروں پر مسلط کر دیا۔ تھانے، کچہریاں، پٹوار خانے بکنے شروع ہو گئے۔ رشوت کمیشن کرپشن بتدریج بڑھتی گئی۔ ملک اور ملکی عوام تباہی کی منازل طے کرتے رہے



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



این آر او کے مجرموں کے ہاتھ حکومت دینا ایک ناقابل معافی جرم ہے

نمبر۸۔ چوتھے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے نواز شریف کی منتخب حکومت کا تختہ الٹا، اسکو قیدی بنایا۔ اسکی وجوہات، اسکے محرکات، اسکے پیچھے چھپا ہوا ہاتھ کس کا تھا۔ یہ سمجھنے کیلئے کسی افلاطوں کی ضرورت نہیں۔ سادہ سا کسان، مزدور بھی جانتا اور پاکستان کی فوجی سیاسی قیادت بھی اچھی طرح جانتی ہے کہ یہ سب کچھ کس کے کہنے پر کیا گیا اور اب تک کیا جا رہا ہے۔ امریکہ نے نواز شریف کو ایٹمی عالمی طاقت بننے اور ایٹمی دھماکہ کرنے سے سختی اور نرمی سے روکا۔ اسکے عوض کثیر رقم دینے کی آفر بھی کی۔ اسکے باوجود اس نے ایٹمی دھماکہ اور ایٹمی طاقت بن کر دکھا دیا۔ جو امریکہ کبھی بھول نہیں سکتا۔ امریکہ، انڈیا، یا اسرائیل ہو انکا سامنا ایک باوقار، اعلیٰ صلاحیت اور جرات مند قیادت کا ہونا ازحد ضروری ہے جو ہماری چار مارشل لا کی فوجی سیاسی قیادت میں نایاب تھی۔ امریکہ کو معلوم تھا کہ نواز شریف اسکو پاکستان کی سرزمین افغانستان کیخلاف استعمال کرنے کی کبھی اجازت نہیں دیگا اور نہ کوئی اور ایسی ڈیمانڈ امریکہ کی پوری کریگا جو اسلام دشمن یا ملک دشمن ہوں۔ ان وجوہات کی بنا پر اس فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈرز جنکے تعلقات امریکہ کے ساتھ تھے۔ دو تنخواہیں لیتے، ایک حکومت پاکستان اور دوسری بطور رشوت امریکہ سے اسکی خفیہ ایجنسی سی آئی اے کے ذریعے وصول کرتے۔ ملک کے جرنیلوں سیاستدانوں، مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو سی آئی اے کے ذریعے امریکہ خریدتا چلا آ رہا ہے۔ ریٹائرمینٹ کے بعد مخصوص جرنیلوں کی اولادیں امریکہ میں سروس کرتی، عیش کی زندگی گذارتی آ رہی ہیں۔ اپنی وفا کے ثبوت میں ملک کی تمام خفیہ دستاویزات امریکہ کو پہنچاتے رہتے ہیں۔ پاکستان کا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈر اس ملکی ملی غداری کے سبب انہوں نے پاکستان کی سرزمین امریکہ اسکے اتحادی ممالک کو دیدی۔ شمسی ایئر بیس بھی مہیا کر دیا۔ پاکستان کو امریکہ اور اسکے اتحادی سیاسی ممالک کی فوجی چھاؤنی بنا کر رکھ دیا۔ ہندوستان کی را، اسرئیل کی مساد، امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر اور دنیا بھر کی فوجی خفیہ ایجنسیوں کا پاکستان کو قلعہ بنا دیا۔ یوں لگتا کہ پاکستان امریکہ، انڈیا، اسرائیل کی خفیہ ایجنسیوں کا مفتوحہ ملک بن چکا ہے۔

نمبر۹۔ ان ممالک کی فوجی خفیہ ایجنسیاں اور انکے خرید کیے ہوئے طالبان پاکستان میں دہشت گردی کا رول ادا کرتے اور کرتے ہی آ رہے رہیں۔ کم وبیش تمام دھماکے اور قتال یہ ایجنسیاں کرتی اور کرواتی رہتی ہیں، جیسے امریکہ کا ۹۔۱۱، انڈیا کا بمبئے کے قدیم ہوٹل، پاکستان کے تمام بڑے واقعات خاص کر پشاور کے بچوں کا قتال امریکہ اور انکے اتحادی ممالک کی خفیہ فوجی ایجنسیوں کے کارنامے ہیں اور نام پاکستان افغانستان کے طالبان کے کھاتے ڈالے جاتے ہیں۔

این آر او کے مجرموں کے ہاتھ حکومت دینا ایک ناقابل معافی جرم ہے

ہمارے فوجی ڈکٹیٹر اور انکی باقیات کے حکم پر پولیس رینجرز، افواج اپنے ہی دینی درسگاہوں کے طلبا طالبات اور عوام الناس کو مورد الزام ٹھہراتے اور قتال کرتے آرہے ہیں۔ روس کے خلاف فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور امریکہ کے حکم کے مطابق یہی طلبا، طالبان، اہل وطن پاکستانی جنگ لڑیں تو مجاہدین، غازی اور شہدا کا نام دے کر انکا قتال کرواتے رہیں۔ اہل وطن مسلم امہ انکی نسلوں کو کبھی بھولنا نہیں چاہئے کہ امریکہ، انڈیا اسرائیل پاکستان کے اسلامی آئین، اسلامی نظریات، اسلامی تعلیمات، اسلامی دستور حیات، اسلامی جمہوریہ ء پاکستان کے نظام مملکت اور اسلامی تہذیب کو روئے زمین میں ختم کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے پاکستان کے مارشل لا کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈرز اور اسکے تخلیق کیے ہوئے مسلم لیگ ق کے شوکت عزیز، شجاعت حسین، پرویز الٰہی، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی مسلم لیگ کے اکلوتے ممبر اور اکلوتے رہنما شیخ رشید اور تمام اتحادی سیاسی جماعتوں نے ملک کا آئین توڑا، ملک کے ساتھ غداری کے مرتکب ہوئے۔ مارشل لا کی گن پوائنٹ پر نو سال تک پاکستان میں ظلم و قتال کا کھیل کھیلا۔ امریکہ کو شمسی ائیر بیس افغانستان جیسے برادر ہمسائے مسلم ملک کے خلاف فوجی کاروائی کیلئے مہیا کیا۔ پاکستان کو امریکہ انڈیا اسرائیل اتحادی ممالک کی فوجی چھاؤنی بنا کر رکھ دیا۔ ڈیزی کٹر اور نائٹروجن بموں اور جدید اسلحہ سے چھ سات لاکھ افغانیوں کا قتال اور چار پانچ لاکھ کے اعضا فضا میں بکھیر کر رکھ دیئے۔ انکو معذور بنا دیا گیا۔ کم و بیش ایک لاکھ کے قریب اہل وطن کا قتال کروا کے رکھ دیا۔ امریکہ کی سی آئی اے، انڈیا کی را، اسرائیل کی مساد پاکستان کے ذریعے افغانستان میں فوجی حکمت عملی کو پروان چڑھاتی اور پاکستان میں بیٹھ کر طالبان کی بوگس، جعلی تنظیمیں تیار کرتی رہیں۔ انکو جدید اسلحہ اور ڈالرز کے ذریعے افغانستان کو فتح کرنے کیلئے اہم رول اور پاکستان کو خانہ جنگی میں الجھا کر نشانہ ء عبرت بنانے کا فریضہ ادا کرتی آرہی ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ انکی باقیات امریکہ کے ڈومور کے حکم کے مطابق اپنے ہی طلبا اور انکی تنظیموں اور اہل وطن کو جنہوں نے روس کی جنگ جیتی اور امریکہ کے دانت کھٹے کیے، اپنے ہی مجاہدین جیسے ہراول دستہ اور عوام الناس کا اجتماعی قتال کرتے آرہے ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ملکی غدار اور تمام قتال کے مجرم ہیں۔ پھانسی کا پھندہ انکا منتظر کھڑا ہے۔

این آر او کے مجرموں کے ہاتھ حکومت دینا ایک ناقابل معافی جرم ہے

نمبر۱۰۔ مارشل لا کے اسی فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے ہمنوا چند کور کمانڈرز، اسکے مسلم لیگ ق کے وزیراعظم شوکت عزیز، شجاعت حسین پرویز الٰہی ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی مسلم لیگ ق کے شیخ رشید اور انکی اتحادی سیاسی جماعتوں نے قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات کے خلاف مجرمانہ طور پر ۵۱ فیصد حقوق نسواں کا آرڈیننس فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ سے پاس کروایا۔ اس سے ایک تو دین لوٹ لیا اور دوسرا ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ کے وسائل، خزانہ پر سب سے بڑا تاریخی ڈاکہ ڈال کر اسکو ہمیشہ کیلئے سرکاری سطح پر جاری کر لیا۔ جس کی آفادیت حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو حاصل ہوئی۔ ۱۸۔۲۰ کروڑ عوام الناس، جن میں ستر فیصد کسان، انتیس فیصد مزدور، محنت کش، ہنرمند اور اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلیں شامل ہیں انکو مارشل لا کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے رہزنوں نے لوٹ لیا اور ضروریات حیات چھین کر انکو زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا کر دیا۔ اے بدبخت فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کیا یہ اسلامی دستور حیات کا حصہ ہے۔

نمبر۱۱۔ کتنی بدقسمتی کی بات ہے کہ ہمارے فوجی ڈکٹیٹرز انکی باقیات کے سربراہان امریکہ جاتے ہیں تو امریکی انکو سپیشل پروٹوکول دیتے اور انکو ڈو مور کا سبق یاد کروانے اور اپنی پسند کے ملک دشمن، عوام دشمن واقعات کو بجالانے کے احکام دیتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی کمی بیشی رہ جائے تو پرویز مشرف کی باقیات کو قابو کرنے کے انکے پاس لاتعداد ذرائع موجود ہیں۔ وہ جب چاہیں ہمارے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کو آنکھیں دکھانے میں کوئی کمی نہیں چھوڑتے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، ملکی آئین توڑنے والا، ملک دشمن، عوام دشمن، ملکی غدار، امریکہ کے خوف سے کہ وہ انکو اور انکے حکومتی ٹولہ کو پھانسی کے پھندے تک پہنچا دے گا۔ جسکی وجہ سے فوجی جرنیل پیشہ ور بزدل بن چکے ہیں۔ انکی وجہ سے چھ سات لاکھ افغانستان کے مسلمانوں کا قتال چار پانچ ہزار افغانیوں کے اعضا فضا میں بکھیرنے کی اذیتیں بے بس، معذور، مجبور اہل وطن کو طالبان اور دہشت گرد قرار دے کر انکا قتال مسلم امہ کے فرزندان کا کینسر بن چکا ہے۔ پاکستان اور اسکے شمالی علاقہ جات کے کم و بیش ایک لاکھ افراد جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔ یہ خانہ جنگی، یہ سب قتال فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی باقیات کا نصیب بن چکا ہے۔ مارشل لا کے چار فوجی ڈکٹیٹرز، انکے چند کور کمانڈرز ہوں یا انکی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی باقیات ، انکے معاشی معاشرتی، دینی قتال اور ملک کے ساتھ غداری کے جرائم کی وجہ سے ملک خانہ جنگی کی آگ میں جھلس رہا ہے۔ اسکا تدارک کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ ورنہ نہ ملک بچے گا، نہ فوجی ڈکٹیٹرز انکے کور کمانڈرز، انکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، منصف شاہی، فوج شاہی اور نہ انکی نسلوں کا سراغ ملے گا۔

این آر او کے مجرموں کے ہاتھ حکومت دینا ایک نا قابل معافی جرم ہے

نمبر۱۲۔ الف۔اگر پاکستان، اسکے ۱۸۔۲۰ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کو زندہ و پائندہ دیکھنا چاہتے ہو تو ملک میں ون یونٹ اور وفاقی حکومت کو بحال کردو۔تمام صوبائی حکومتوں کے ایم پی اے، وفاقین حکومت کے اضافی ایم این اے ،سینٹرز کے ممبران کا خاتمہ پاکستان کی بقا کیلیے ضروری ہے۔

ب۔ مارشل لا کی نوک پر مسلط کیا ہوا، ۵۱ فیصد حقوق نسواں کا قانون ختم کردو۔فوجی ،سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے افسر شاہی ،منصف ،فوج شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی تمام مستورات کو حکومتی ایوانوں حکومتی اداروں سے فارغ کردو تو ملک بچ جائیگا۔

پ۔وفاقی حکومت کے غیر ضروری ممبران کی تعداد ختم کردو۔ملک میں رشوت، کمیشن، کرپشن، فحاشی بے حیائی بدکاری، زناکاری کا خاتمہ ہوگا۔پاک دھرتی پوتر ہوجائیگی

ت۔ ملکی وسائل اور خزانہ کی امانتیں، امین ہاتھوں میں دےدو۔ملک بچ جائیگا۔

ٹ۔ شاہی ایوانوں، شاہی محلوں، شاہی اداروں، شاہی مراعات کے نظام کو ختم کردو۔

ث۔ سرکاری قیمتی گاڑیوں کا کلچر ختم کرکے حکومتی سطح پر پبلک ٹرانسپورٹ کا نظام نافذ کردو۔اربوں ڈالرز کا گاڑیوں اور پٹرول کے اخراجات کا بجٹ بچ جائیگا۔

ج۔ کسان، مزدور، محنت کش، ہنرمند، ڈرائیور، سپاہی، معلم، کی کٹیا جیسی کٹیا تمام حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو مہیا کردو۔ملک بچ جائیگا

چ۔ طبقاتی، براہمن و شودر کے نظام کو ختم کرکے معاشی معاشرتی دینی نظام نافذ کردو۔

ح۔ تمام سرکاری، غیر سرکاری اہل وطن کو ایک جیسی تنخواہیں، ایک جیسی مراعات، ایک جیسی بنیادی ضروریات حیات مہیا کرنے کا نظام رائج کردو۔ملک بچ جائیگا

خ۔ پاکستان میں جدید علوم پر مشتمل ایک تعلیمی نصاب، ایک جیسے تعلیمی ادارے، ایک جیسے بنیادی حقوق مہیا کرنا اہل وطن کا فطرتی حق ہے۔طبقاتی نظام ختم ہوگا

د۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے نظام الیکشن کی بجائے اسلامی جمہوریت کا نظام سلیکشن یونین کونسل کی سطح پر نافذ کردو۔ملک کے چھ سات ہزار جاگیردار سرمایادار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکی اولادوں پر مشتمل افسر شاہی، منصف شاہی ،فوج شاہی کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی حکومت، حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں پر اجارہ داری خود بخود ختم ہوجائیگی۔ملک کے وسائل، خزانہ امین ہاتھوں میں ہوگا۔ملک بچ جائیگا

ڈ۔ سنت رسول ﷺ کی روشنی میں عام معافی کا اعلان کرکے نبی کریم ﷺ کی سنت پوری کرنی ہوگی۔معاشی، معاشرتی، دینی قاتلوں کو معاف کرنا، بالیقین اہل وطن مسلم امہ کا بھلا ہوگا۔لیکن ملک کا تمام لوٹا مال ومتاع وسائل، خزانہ بیت المال میں جمع کروانا لازم ہوگا۔جو ان احکام کی خلاف ورزی کرے گا اسکا قتال واجب ہوگا

بابا جی عنایت اللہ کی تصانیف



۱۔ آئینۂ وقت
۲۔ صدائے وقت
۳۔ ندائے وقت
۴۔ آوازِ وقت
۵۔ نادِ وقت
۶۔ چراغِ وقت
۷۔ انقلابِ وقت
۸۔ مسیحائے وقت
۹۔ نوشتۂ وقت
۱۰۔ بلائے وقت